New Era Magazine

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دو دیوانے

از امرحہ شیخ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

نہیں نہیں امی خدا کا خوف کریں کیوں بچی کی جان لینے پر تُلی ہیں۔۔

منزہ تمیز سے میرے ہاتھ لگ جاؤ ورنہ ٹانگیں توڑ دونگی تمھاری۔۔مدیحہ بیگم نے جھاڑو کو ہاتھ میں بلند کئے اُسے غصّے سے کہا جو کب سے انہیں اپنی حرکتوں سے زچ کر رہی تھی۔۔۔

لو بھلا میں خود ہی آپ کے پاس آؤں کے میری پیاری امی میری یہ ٹانگیں توڑ دیں وہی ٹانگیں جنہیں بچپن میں اپنے ہی ہاتھوں سے مالش کرتی تھیں وہی ٹانگیں جنکے ایک قدم چلنے پر آپ نے پورے محلے میں مٹھائی بٹوائی تھی ہائے اللہ اور آج یہ کیسا روپ اپنایا ہے ایک کٹوری کھیر کی کھانے پر ماں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

توبہ ہے ڈرامہ کوئین۔۔۔مدیحہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گئیں جو کہنے کے ساتھ ساتھ اپنی جیکٹ پر اسکارف سہی کرتی اپنے قدم پیچھے لے کر جا رہی تھی مدیحہ بیگم کی بات پر شرارت سے مسکرا کر بھاگی۔۔۔

سوری امی آئی لو یو میں مغرب کی اذان سے پہلے ہی آجاؤں گی۔۔۔منزہ نے تیزی سے بیرونی دروازے کی دوڑ لگاتے ہوئے اپنی ماں کو کہتے جھپک سے باہر نکل گئی جب کے پیچھے مدیحہ بیگم سر پیٹ کر رہ گئیں۔۔۔۔

یہ تھی ہماری ہیروئن اور انکی والدہ۔۔۔اب چلتے ہیں ذرا منزہ کے والد محترم اور چھوٹی بہن کی طرف۔۔۔۔

امی چلی گئیں آپی۔۔۔۔۔مہر نے مسکراتے ہوئے ساتھ آکر صوفے پر بیٹھ کر

سامنے رکھی ٹیبل پر کتابیں رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔مہر میٹرک کی طالب علم تھی جب کے منزہ سیکنڈ ایئر کی دونوں میں تین سال کا فرق تھا منزہ بیس سال کی تھی تو مہر سترہ۔۔۔ایک پڑھاکو تھی تو دوسری کتابوں سے دور بھاگنے والی یہی وجہ ہے کے فیل ہونے باوجود اسے کوئی فرق نہیں پڑھا

امی کوئی نہیں یار اگلی بار دیکھئے گا کیسے پاس ہوتی ہوں یوں یوں یوں۔۔۔چٹکی بجاتے پریسکوں انداز میں اس نے شربت پیتے ہوئے کہا تھا جب مدیحہ بیگم نے کھول کر پیروں سے چپل اتار کر تاک کے نشانہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

صرف دو ہی ایسے شخص تھے جن کی وجہ سے وہ ابھی تک نا چاہتے ہوئے بھی پڑھنے پر مجبور تھی یہ نہیں تھا کے وہ کڑمغز تھی وہ ایک ذہین لڑکی تھی لیکن دلچسپی والا سسٹم اس میں انسٹال نہیں تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیمور صاحب ایک بینک میں مینیجر تھے یہ چھوٹی فیملی خوش حال زندگی گزار رہی تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کہاں تھے آپ میں کب سے ویٹ کر رہی تھی۔۔۔نور نے جلدی سے صوفے سے کھڑے ہوتے احکم کو اندر آتے دیکھ کر اسکی جانب قدم بڑھائے۔۔۔نور اسکی خالہ زاد کزن تھی احکم سے وہ ایک سال چھوٹی تھی نور احکم کو پسند کرتی تھی وہ تھا بھی ایسا کے اسے پسند کیا جائے۔۔پر وہ ہر کسی

سے جلد دوستانہ رویہ نہیں رکھتا تھا ہینڈسم دیکھنے والا احکم غصّے کا تیز تھا منزہ اسکی بچپن کی دوست اور پڑوسی تھی ایک وہی تھی جس کے ساتھ وہ بلکل ہی مختلف احکم لگتا ہے۔۔۔وہ جانتا تھا نور اسے پسند کرتی ہے لیکن احکم اسے کزن سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا تھا۔۔۔

احکم کی فیملی میں اسکا انیسس سالہ بھائی ہنزلہ اور سولہ سالہ بہن رباب تھی۔۔رباب میٹرک ہنزلہ کالج جب کے احکم یونیورسٹی کا طالب علم تھا ابراھیم صاحب کا اپنا چھوٹا ریسٹورانٹ تھا۔۔جہاں کبھی کبھی احکم بھی چلا جایا کرتا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں؟ میرا انتظار کس لئے کر رہی تھی؟

وہ اس لئے کیوں کے مجھے آپ کے ساتھ گھر جانا ہے ابراھیم خالو گھر پر نہیں ہیں س لئے خالہ نے کہا ہے آپ انے والے ہیں آپ مجھے لے جائیں گے۔۔۔احکم کے سنجیدگی سے پوچھنے پر نور نے مسکراتے ہوئے اسے کہا جو اندر جاتے ایکدم روک کر سر گھوما کر اسے دیکھنے لگا تھا۔۔

تم آئی کیسے تھی ؟

ابو چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔اچھا آپ یہیں ٹھریں میں خالہ کو بول کر آتی ہوں ٹھیک ہے۔۔۔نور تیز تیز بولتی کچن کی طرف بھاگی جب کے وہ کندھے جھٹک

کر رہ گیا موبائل جیکٹ کی جیب سے نکالتا کال ملانے لگا۔۔

ہیلو ارسلان کہاں ہے؟ اچھا سن میں آدھے گھنٹے میں ملتا ہوں۔۔کون منزہ؟ کس نے بتایا ؟ ابے ہار ایک تو یہ لڑکی چلو آتا ہوں بیس منٹ میں۔۔نہیں کرنے دے۔۔۔احکم دوسری طرف کی بات سنتا چونکہ پھر دھیرے سے مسکراتا بات ختم کر کے کال ڈسکنیکٹ کر گیا۔۔

یہ غنڈہ گردی نہیں چلے گی سمجھے یہاں سے نو دو گیارہ ہوجاؤ ورنہ اگر میرا میٹر گھوما نہ تو اسی بلے سے تبدلا بجا دونگی۔۔منزہ نے گھورتے ہوئے مدثر کو دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اے مرد مارنی میرے بیٹے کو دھمکا رہی ہے چل نکل یہاں سے کوئی نہیں کھیلے گا اب کرکٹ۔۔۔پورے محلے کو سر پر اٹھایا ہوا ہے اتنا ہی شوق ہے تو اپنے ان بدمعاشوں کے ساتھ جا کر کھیل غنڈے تو وہ ہیں جو غنڈہ گردی کرتے پھرتے ہیں۔۔۔مدثر بیٹا آجا تو اندر بریانی پک گئی ہے ساتھ رائتا بھی ہے آجا شاباش۔۔۔ریحانہ جھڑک کر بولتیں کنکھیوں سے اسے دیکھ کر اپنے بیٹے کو بلانے لگیں۔۔۔

منزہ نے بریانی کا سن کر صبر کا گھونٹ لیا۔۔

مدثر اپنے دوستوں۔۔

چل بھاگ ندیدی موٹی اپنے گھر جا اب نہیں کھیلوں گا تمہارے ساتھ کھیلنا آتا نہیں ہے باس ہونے کا فائدہ اٹھاتی رہتی ہے ہر وقت۔۔

تم سب نے بھی اگر اس کی ٹیم میں رہنا ہے تو رہو۔۔۔

ہاں ہاں جاؤ جاؤ۔۔۔تم لوگوں کے ساتھ میری جوتی بھی کھیلنا پسند نہ کرے۔۔اور تم لوگوں نے بھی اگر اس لنگور کی ٹیم میں جانا ہے تو جاؤ منزہ کو روتی شکلوں کے ساتھ کھیلنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔منزہ نے غصّے سے مدثر کو جاتا دیکھ کر پلٹ کر اپنے دوستوں سے کہا اس سے قبل کوئی کچھ بولتا۔۔ایکدم تیز ہوتی آواز پر پلٹی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے ہی چار پانچ ہیوی بائیکس انکے قریب اکر روکی تھیں۔۔

منزہ کی نظر درمیان میں بلیک ہیوی بائیک پر بیٹھے شخص پر پڑی جس نے پینٹ شرٹ پے لیدر کی جیٹ پہنی ہوئی تھی۔۔منزہ کے دیکھنے پر اس نے ہیلمٹ اُتار کر بالوں کو سٹائل سے سیٹ کرتے مسکرا کر اُسے اشارہ کیا۔۔۔

آجاؤ۔۔۔

یہ لو۔۔۔احکم کے اشارے پر منزہ نے کہتے ہی ہاتھ میں تھاما بلا پیچھے کھڑے لڑکے کی طرف اچھالا وہاں سب محلے کے ہی لڑکے اور لڑکیاں تھے جو بچپن سے ہی ایک ہی محلے میں پلے بڑے ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔.

منزہ بلا دیتی اپنے کندھوں سے تھوڑے نیچے تک آتے گھنگریالے بالوں کی پونی کو کستی احکم کی طرف بڑھنے کے بجائے شہریار کے مقابل جاکر کھڑی ہوئی۔

--

وہ مدثر بہت عزیز ہے جو اپنے بھائی جان کو بھی بلا لیا ہے تم نے ہونہہ کہ دو اپنے بھائی سے مجھے خود نبٹنا آتا ہے کسی بھی ایرے غیرے کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔منزہ ناک چڑھاتی ایک نظر احکم اور اسکے تینوں دوستوں کو تیوری چڑھا کر دیکھتی پلٹ کر مدثر کے گھر جانے لگی جب احکم کی آواز پر ایک دم رکی۔۔

کیا کرنے جا رہی ہو کیوں تم آنٹی کا بی پی شوٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہو چلو گھر ورنہ بات نہیں کروں گا سوچ لو اچھی طرح۔۔احکم نے سنجیدگی سے اپنی بھاری دھیمی آواز میں اُسے دھمکی دی منزہ نے پیر زور سے زمین پر مارا شہریار کے ہاتھ سے ہیلمٹ جھپٹ کر پہنتی احکم کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

چلو اور یہ آئندہ دھمکیاں اپنی ان نازک گرل فرینڈ کو دینا یا اپنی اس کزن کو جس کے ساتھ گھوم رہے تھے۔

منزہ نے بیٹھے ساتھ ہی دانت پیس کر بولتے ہیلمٹ پہنا احکم مسکرا کر بائیک سٹارٹ کر چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آگئی مہارانی صاحبہ لڑ کر لوگوں سے آنے دو تمھارے باپ کو سب بتاتی ہوں شریف بچوں کو مارتی پھرتی ہے پھر انکی مائیں مجھے فون کرتی ہیں کے اپنی اولاد کے کرتوت دیکھو میں۔۔۔۔اس سے قبل مدیحہ بیگم اور کچھ بولتیں احکم کو دیکھ کر خاموش ہوگئیں۔۔

السلام علیکم !! کیسی ہیں آپ ؟

وعلیکم اسلام اللہ کا شکر ہے تم سناؤ ؟ مدیحہ بیگم نے مسکرا کر اسے جواب دیا جو خود بھی دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں آنٹی آج کل آپ گھر نہیں آرہیں امی سے پھر شکوے شکایتیں ہوگئیں ؟ احکم نے شریر لہجے میں ان سے پوچھا۔۔۔مدیحہ بیگم اسکی بات پر ہلکے سے ہنس دیں منزہ دونوں کو باتوں میں لگا دیکھ کر تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔

کہیں بھی بھاگ لو بیٹا میں بھی تمہاری ماں ہوں آج تمھیں یوں بخشنے والی نہیں ہوں۔۔۔مدیحہ بیگم نے اسے بھاگتا دیکھ کر زور سے کہا پھر اسے دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

اسے منا کرو احکم بیٹا بچپن میں چلو لڑکوں کی طرح کا حلیہ برداشت کر لیتی تھی لیکن اب تو اسے دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے سنتی بھی نہیں ہے میں نے ہی ریحانہ کی کال پر کہا تھا کے شہریار کو کہے تمھیں بتائے اچھی لگتی ہے یوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب سے لڑتی پھرتی ہے۔۔۔

آپ فکر مت کریں میں سمجھاؤں گا اُسے اچھا میں چلتا ہوں اب انکل کو سلام دیجئے گا۔۔۔

احکم انکی بات سن کر نرمی سے بولتا گھر سے نکل گیا۔۔

ابے تمیز سے بات کر جانتا نہیں ہے ہمیں۔۔۔

ہاہاہا!! احکم بھائی سُنا بچہ ہمیں تمیز سیکھانے گا ہاہاہا! ارسلان ہنس کر مذاق اڑاتا احکم سے بولا جو اپنی ہیوی بائیک پر بیٹھا سگریٹ پیتے دونوں کی گفتگو سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔ایکدم ہی اُسکا موبائل بجا۔۔۔۔

احکم نے چونک کر موبائل نکال کر اسکرین پر منزہ کالنگ دیکھ کر فارغ کر کا اشارہ کرتے کال ریسیو کرتا ان لوگوں سے فاصلے پر جا کر موبائل کان سے لگا چکا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔

پندرہ منٹ ہیں تمھارے پاس گھر آجاؤ ورنہ میری ماں نے مجھے بھوکا ہی اس دنیا سے رخصت کر دینا ہے۔۔۔

اوکے لیکن یہ بتاؤ اب کس سے مار دھاڑ کر کے آئی ہو ؟ احکم نے مسکراتے ہوئے ایک نظر اپنے پیچھے دیکھا جہاں

اسکے دوستوں نے دونوں کو گھیر لیا تھا۔

مسکرانا بند کرو سمجھے جہاں بھی ہو فوراً پہنچو ورنہ اپنی اس چپکو گرل فرینڈ کو ہسپتال میں ملنے جانا پڑے گا۔۔۔

منزہ نے سلگ کر دھمکی دیتے کال ڈسکنیکٹ کردی احکم یہ انداز اپنے دوستوں تک کا برداشت نہیں کرتا تھا منزہ ہی تھی جسے وہ کبھی کچھ نہیں کہتا تھا۔۔

مدیحہ کیا ہوگیا ہے تمہیں روز میری بیٹی کے پیچھے لگی رہتی ہو مجھے بھروسہ ہے اپنی بچی پر بہت مضبوط ہے وہ۔۔۔تیمور صاحب جو دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے مدیحہ بیگم کے شکایت لگانے پر مسکرا کر منزہ کو دیکھ کر بولے جو سامنے ہی کھڑی معصومیت سے بار بار باپ کو دیکھتی تو کبھی دال چاول کو۔۔۔۔

آپ اسے سر پر چڑھا رہے ہیں تیمور پڑھائی میں اس کا دل نہیں لگتا فیل ہوتی رہتی ہے جانے کس پر چلی گئی ہے لڑکیاں تو اتنے شوق سے پڑھتی ہیں۔۔۔

امی وہ لڑکیاں ہیں۔۔۔منزہ کی ایکدم زبان پھسلی۔۔۔

زبان دیکھ رہے ہیں اسکی چل جا کمرے میں کتابیں کھول کر بیٹھ باہر جانے کی کوشش کی یا کسی چمچی چمچے کو بلایا تو اچھا نہیں ہوگا ٹانگیں توڑ دوں گی سب کی آئی بڑی لڑکیاں ہیں۔

یہ پانی پیو اتنا غصّہ صحت کے لئے ٹھیک نہیں ہے اور منزہ جاؤ بیٹا اپنے کمرے

میں۔۔۔تیمور صاحب نے گلاس اٹھا کر انکے سامنے کرتے ہوئے دونوں کو حکم دیا۔۔

جی ابّو میں جا رہی ہوں۔۔۔منزہ سر ہلاتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کمرے میں آتے ہی بالوں سے بینڈ نکال کر جیکٹ اتاری شرٹ کی آستینوں کو کہنیوں تک چڑھاتی دوبارہ نمبر ملانے لگی۔۔

ہیلو۔۔۔تمہارا بھائی کہاں ہے؟

منزہ آپی وہ آپ کے پاس آرہے تھے ؟ شہریار نے ایک نظر اس لڑکے کی درگت بنتے دیکھ کر جلدی سے تھوک نگھلا۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا یہ ابھی تک وہیں ہے؟

نہیں منزہ آپی دراصل حکم بھائی آرہے تھے جب اس لڑکے نے ماں کی گالی دی اب غصہ تو آئے گا ہی۔۔

کیا ؟ کہاں ہو ؟ مجھے بھی دیکھنا ہے بلکہ اس گھونچو نے گالی دی میں اسکا جبڑا پھاڑ دوں گی۔۔۔منزہ سنتے ہی پرجوش ہوتی اپنے جوگرز پہننے لگی دوسری طرف ... شہریار نے سر پیٹ لیا

منزہ آپی سدھر۔۔۔میرا مطلب احکم بھائی جو کرنا تھا کر چکے ہیں آپ کو آنے کی ضرورت نہیں ہے میں کہتا ہوں اُنہیں آپ کا فون آیا ہے۔۔شہریار گڑبڑا کر بات بدلتا جلدی سے بولا۔

میں سن چکی ہوں اور کہ دینا اپنے بھائی سے اب نہ آئے امی جان غصّے میں ہیں کہیں سچ میں ہی عزت کا فالودہ نہ ہوجائے سمجھ گئے نہ ؟

جی سمجھ گیا اللہ حافظ۔۔۔شہریار نے جلدی سے کہتے بات بدلی موبائل جیب میں ڈالتا ان کی طرف بڑھا۔۔۔

یہ دیکھ رہا ہے اس کی دھار بہت تیز ہے۔۔اب کبھی تو نے ماں کی گالی نکالی نا سالے تیری زبان کے اس سے اتنے ٹکڑے کرونگا کے گن نہ سکے گا چل بھاگ یہاں سے۔۔

احکم چاقو دکھاتا غصّے سے کہتے دھکا دے کر پیچھے ہٹا۔

میں اپنے بھائی کو بتاؤں گا تم سب کا۔۔لڑکے نے ہونٹ کے کنارے سے خون پوچھتے ہوئے انہیں دھمکی دی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہاہاہا۔۔۔۔جا بتا۔۔اسکی بات پر سب قہقہ لگانے لگے۔۔

میں سچ میں بتاؤں گا جانتے نہیں ہو اسے تم سب کو مار ڈالے گا۔۔۔لڑکے نے اپنی بات کا اثر نہ ہوتے دیکھ کر دوبارہ کہا۔۔احکم نے دونوں مٹھیوں سے گریبان جکڑ کر اسے جھٹکا دیا۔۔۔

اس جیسے بہت دیکھے ہیں یونیورسٹی کا بکری تیرا بھائی جانتا ہوں سارے گیدڑوں کو۔۔۔چل شاباش نکل۔۔

احکم نے ایک ہاتھ سے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے کہا جو ہونٹ بھینچ چکا تھا۔۔

احکم اُسے چھوڑتا اپنی بائیک کی طرف بڑھنے لگا جب شہریار نے اسے جلدی سے منزہ کا بتایا۔

مہر بیٹا بلا لاؤ بھائی کو جا کر آکر کھانا کھا لے۔۔۔

بھائی کو؟ مہر نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا کیا بیٹے کی کمی اتنی شدّت اختیار کر گئی تھی۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب مدیحہ بیگم نے پلٹ کر اسے گھورا۔۔۔

منزہ کی بات کر رہی ہوں بھائی کی ضرورت ہی کیا ہے وہ چلتا پھرتا بھائی نہیں لگتی۔۔

اوہ ! امی آپ بھی نہ اتنی اچھی آپی ہیں میری۔۔مہر انکی بات پر ماتھا پیٹ کر مسکرا کر سر ہلاتی کمرے کی طرف بڑھ گئی پیچھے مدیحہ بیگم بڑبڑنے لگیں۔۔

منزہ آ۔۔۔۔مہر نے دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر قدم رکھا سامنے کا منظر دیکھ کر بات منہ میں ہی رہ گئی۔۔۔

کھاؤ گی؟ منزہ پیزا کا سلائس اسے دکھاتی مزے سے کھاتے ہوئے بولی جو لارج سائز پیزا رکھے ساتھ کوک پی رہی تھی۔۔۔

منزہ آپی یہ سب کہاں سے آیا؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شش !! آہستہ بولو وہ لایا ہے۔۔۔مہر کے پرجوش انداز میں اونچا بولنے پر منزہ نے چپ کرواتے ہوئے کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔مہر نے جیسے ہی کھڑکی کی طرف دیکھا ہنزلہ کو کھڑکی پر بیٹھے پیزا کھاتے دیکھ کر اسکی آنکھیں پوری کھول گئیں۔۔۔

ہنزلہ بھائی۔۔

مہر آنکھیں نیچے گر جائیں گی۔۔۔منزہ نے مسکرا کر اسکی شکل دیکھ کر کہا۔۔۔

ہنزلہ بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔

تمہاری بھوکی آپی کی وجہ سے

اوئے ہنزلہ کے بچے ادھر کرو واپس میرا پیزا جس کا کھا رہے ہو اسی کی برائی کر رہے ہو گنہگار شخص۔۔۔منزہ نے اس کے چڑ کر بولنے پر گھورتے ہوئے اسے کہا۔۔۔

میرے بھائی نے اپنی جیب سے پیسے دئے ہیں سمجھیں آپ اور انکے لاڈلے بھائی کو یونہی کھڑکی میں لٹکایا ہوا ہے گنہگار آپ خود ہیں بھائی کو جا کر سب بتاؤں گا سن لیں آپ۔۔۔

ہاں تو تمہارا مطلب ہے میں تمھیں صوفے پر بیٹھنے کی دعوت دوں احکم کو بتاؤں گی دو پیس تم نے کھائے ہیں دو رباب کے لئے لے کر جا رہے ہو۔۔۔ گھورو مت دفع ہوجاؤ اب پیزا حرام۔۔۔۔منزہ نے اٹھ کر اسکی جانب قدم

بڑھائے جو جلدی سے کھڑکی سے غائب ہوا تھا۔کمرے کی کھڑکی پیچھلی جانب سنسنا گلی میں کھلتی تھی اونچائی زیادہ نہ ہونے کی وجہ بآسانی ہنزلہ اتر گیا تھا۔۔۔

منزہ آپی آپ۔۔

خاموش رہو اور لاک لگاو کھڑکی کو اور ہاں دو تمہارے ہیں ہونہہ دو ہی تو سلائس کھائیں ہیں اور مجھے بھوکی کہہ کر گیا ہے بدتمیز۔۔

میں ایک لے لیتی ہوں لیکن اس سے پہلے یہ سب چھپائیں امی بلا رہی ہیں کھانے کے لئے۔۔۔

نہیں چھپانا کیا ہے یہ لے جاؤ پوچھیں تو کہہ دینا آرڈر کروایا تھا اسے کیا دیکھ رہی ہو جاؤ۔۔۔منزہ کوک پیتے ہوئے لاپرواہی سے بولی

آپ ایسا کیسے کر لیتی ہیں جانتی ہیں نہ امی کو یہ سب پسند نہیں ہے اب پھر وہ آکر آپ کو ڈانٹیں گی۔۔مہر ڈبہ بند کر کے اٹھاتے ہوئے افسوس کرتے ہوئے بولی۔

مجھے انکا ڈانٹنا اچھا لگتا ہے۔۔۔۔جو ماں باپ اپنے بچوں کو نہیں ڈانٹتے وہ لاپرواہ اور غافل ہوتے ہیں۔۔۔اتنی آنکھوں کو مت کھولا کرو لڑکی گر جائیں گی ہاہاہا۔۔منزہ اسے کہتی مہر کے دوبارہ حیرت سے آنکھیں پھیلانے پر بولتی باتھروم چلی گئی جب کے مہر گہری سانس لے کر اٹھ گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلام علیکم منزہ آپی۔۔۔۔

وعلیکم اسلام احکم کو بولا دو۔۔منزہ نے کوفت سے اپنی کتابوں کو دیکھ کر رباب سے کہا۔۔۔

ہاہاہا !! اچھا تو آج پڑھائی ہونے جا رہی ہے لیکن احکم بھائی تو ابھی تک نہیں آئے یونیورسٹی سے۔۔۔

کیوں نہیں آئے اب تک۔۔منزہ نے جیسے ہی کہنا شروع کیا ہیوی بائیک کی آواز پر ایکدم چپ ہو کر گھومی۔۔احکم اُسے دیکھتے ہی ہیلمٹ اتار کر بالوں میں انگلیاں چلاتے مسکرا کر اترا۔۔

لگتا ہے آج پڑھنے کا پورا موڈ بنا کر آئی ہو۔۔

اب آ رہے ہو ؟ منزہ نے منہ بنا کر اسکی بات نظر انداز کی۔۔۔

السلام علیکم!! رباب نے مسکرا کر سلام کیا اور اندر چلی گئی۔۔۔رباب کے جاتے ہی منزہ بائیک کی طرف بڑھی۔۔

کہاں جا رہی ہو؟

چلو گول گپے کھا کر آتے ہیں۔۔۔

تم پڑھنے آئی تھی۔۔۔احکم نے کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ارادہ بدل دیا۔۔۔۔اب چلو۔

میں امی سے مل کر آجاؤں پھر چلتے ہیں۔احکم مسکرا کر پلٹنے لگا جب ایکدم روک کر پلٹا۔۔

کل پیزا مل گیا تھا۔۔۔

ہاں اور تمہارا وہ ندیدہ بھائی بھی کھا کر گیا تھا پورا نہیں کھایا لالچی پیزا حرام۔۔۔منزہ کی اونچی بڑبڑاہٹ پر احکم مسکرایا۔۔

اب یہ پیزا حرام کیا ہے۔۔۔۔

جیسے نمک حرام ہوتے ہیں وہ میرا پیزا کھانے کے بعد مجھے ہی بھوکی کہہ رہا تھا۔اس حساب سے پیزا حرام منزہ بائیک پر دونوں ٹانگیں ایک ہی طرف کئے بیٹھتی منہ بنا کر بتانے لگی احکم کا قہقہ نکل گیا۔۔۔منزہ نے چونک کر اسے ہنستے دیکھا تو تھم سی گئی دل ایکدم زور سے دھڑکا۔۔۔

ہاہاہا تم اور تمہاری باتیں۔۔۔۔چلو میں آتا ہوں۔احکم ہنسی روکتا اسے بول کر اندر کی جانب بڑھنے لگا منزہ اسکی آواز پر چونک کر اسے جاتا دیکھتی خیالوں کو جھٹکتی مسکرا دی۔۔۔

تم کیوں نہیں کھا رہے۔۔۔منزہ نے ایک گول گپا اٹھاتے ہوئے اس سے پوچھا جو بائیک سے ٹیک لگائے سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

تم جانتی ہو میں نہیں کھاتا۔۔۔

ایک ٹرائ کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔لو۔۔۔منزہ نے آگے بڑھ کر اسکی طرف گول گپپا بڑھایا۔۔

منا کر دیا نہ تم کھاؤ ورنہ چلو۔۔۔احکم نے سنجیدگی سے اسے دیکھا وہ کب سے اسٹول پر بیٹھے دو لڑکوں کو برداشت کر رہا تھا جو منزہ کو کمینگی سے دیکھتے ایک دوسرے سے سرگوشی کر رہے تھے۔۔۔

نہیں ایک تو۔۔۔

ارے یار وہ نہیں کھا رہا تو ہمیں دے دو۔۔۔اس سے قبل منزہ احکم کو کچھ بولتی لڑکے کی آواز پر چونکی۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔منزہ نے احکم کے سینے پر ہاتھ رکھ کے روکا جانتی تھی وہ حشر بگاڑ دے گا ان دونوں کا۔۔

منزہ نے آگے بڑھ کر پلیٹ سے پیالہ اٹھایا۔۔۔

کس کی آواز تھی؟

میری تھی کیوں ؟۔۔۔دونوں میں سے ایک نے اٹھ کر سینہ تان کر کہا منزہ نے مسکرا کر ہاتھ اونچا کرتے سارا پیالہ اسکے سر پر انڈیل دیا ایک لمحے کے لئے وہاں کھڑے سب لوگ ساکت ہوگئے۔۔

پیٹ بھر گیا یا اور دوں ہمم ؟ منزہ نے معصومیت سے آنکھیں جھپکا کر پوچھا۔

تیری۔۔۔۔۔اس سے قبل وہ منزہ کو کچھ کرتا کسی نے پوری قوت سے اسکے منہ پر پنچ مارا دوسرا گھبرا کر جلدی سے پیچھے ہوا

آوچ!! منزہ آہستہ سے کہتی سیٹی کے انداز میں ہونٹوں کو گول کرتی احکم کو دیکھنے لگی۔۔۔

آہ!! سالے۔۔۔آاااا چھوڑ دو چھوڑ دو بھائی۔۔۔میری ٹانگ۔۔۔لڑکا تڑپ کر اپنی ٹانگ سے احکم سے التجا کرنے لگا جس نے اسکی ٹانگ پر موڑ دی تھی۔۔۔

یس۔۔۔انکل ایک اور گول گپے کی پلیٹ جلدی دیں۔۔۔منزہ مزہ لیتی پرجوش ہوئی ،احکم نے منزہ کو ایک نظر دیکھ کر اسے چھوڑ کر آگے بڑھ کے منزہ کا بازو پکڑ کر کھنچا۔۔

چلو۔۔۔

ارے کیا ہوگیا مقابلہ تو کرو اس نے تمہاری دوست کو چھیڑا ہے۔۔۔افففف چھوڑو تو۔۔۔منزہ روانی سے بولتی اپنا بازو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی احکم نے بازو چھوڑ کر ہیلمٹ اسکے سر پر پہنایا منزہ کی آواز وہیں بند ہوگئی۔۔

بیٹھو منزہ۔۔۔احکم ضبط سے بولتا بیٹھ گیا جب کے منزہ نے ایک نظر پیچھے دیکھا دونوں لڑکے غائب تھے پھر خود بھی جلدی سے بیٹھ گئی۔

اسلام علیکم!! کیسی ہیں آنٹی؟ منزہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی سامنے ہی مدثر کی امی کو دیکھ کر ڈھیلے انداز میں چیونگم چباتی مسکرا کر مہر کے ساتھ آکر بیٹھی..

وعلیکم السلام! میں تو ٹھیک ہوں تم کہاں سے آرہی ہو پھر سے تو کسی سے لڑائی تو نہیں کر رہی تھی تم سے یہ امید کی جا سکتی ہے.... ریحانہ بیگم نے ناگواری سے اس کے لباس اور انداز کو دیکھ کر پوچھا؟

.ہاہاہاہا! فکر مت کریں میں شریفوں سے نہیں لڑتی

...منزہ کمرے میں جاؤ اپنے.....مدیحہ بیگم نے ایکدم اسے مخاطب کیا

چلی جاؤں گی امی ہمارے گھر مہمان آئے ہیں مہمان نوازی تو کرنے دیں ورنہ آنٹی جاکر سب کو بتائیں گی کہ مدیحہ کی بڑی لڑکی کو زرا تمیز نہیں ہے آتے ہی سلام کیا اور کمرے میں....

تمہیں سنائی نہیں دے رہا منزہ میں کیا کہ رہی ہوں جاؤ..... مدیحہ بیگم نے اسکی بات سختی سے کاٹتے ہوئے غصّے سے کہا منزہ ایک نظر انہیں دیکھ کر کندھے جھٹکتی اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جب کے پیچھے ریحانہ بیگم اندر ہی اندر مسکرا کر چائے پینے لگیں۔۔

معاف کرنا وہ زیادہ ہی بول جاتی ہے۔۔

کوئی بات نہیں مدیحہ لیکن برا نا مانو تو یہی کہوں گی تم لوگوں نے بہت ڈھیل دی ہوئی ہے شادی ہونا بھی مشکل ہوجاتا ہے ایسی لڑکیوں کا۔۔

ریحانہ شادی قسمت کا کھیل ہے کون کس کا نصیب بن جائے وقت خود بتا دے گا۔۔تم بیٹھو میں بی سی کے پیسے لاکر دیتی ہوں۔۔۔مدیحہ بیگم بات مکمل کرتیں اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

ہنہہ ایسی مرد مارنیوں کے کیا نصیب یہ صرف خود کو برباد کرلیتی ہیں۔۔ریحانہ بیگم بڑبڑاتی ہوئیں سامنے بیٹھی مہر کو دیکھ کر زبردستی مسکرائیں جب کے مہر مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔

احکم کہاں جا رہے ہو ؟ راضیہ بیگم نے اسے تیار باہر جاتے دیکھ کر پوچھا۔۔

امی ریسٹورانٹ جارہا ہوں۔۔آپ کو کام ہے ؟ احکم نے مسکرا کر ان سے پوچھا۔۔

ہاں آتے ہوئے نور کو لے آنا گھر سے آج ہفتہ ہے روکنے آرہی ہے۔۔

کیوں ؟ احکم نے ناگواری سے ماں سے پوچھا۔۔

کیا مطلب کیوں ؟ اپنی خالہ کے گھر نہیں آسکتی میں بہت بار تمہارا رویہ دیکھ چکی ہوں احکم نور بہت پیاری بچی ہے سب سے بڑی بات ایک نارمل لڑکی ہے جسے پہننے اوڑھنے کا ڈھنگ ہے اور یاد رکھنا تمھارے لئے اسی طرح کی لڑکی

چاہیے ہمیں اس لئے خیال رہے دوستوں کو دوست ہی رکھنا۔۔راضیہ بیگم نے گھورتے ہوئے اسے کہا۔۔

آہ!! کیا اب میں جا سکتا ہوں؟ احکم نے انکی بات سن کر گہری سانس لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہے اور آتے ہوئے لے آنا نور کو۔۔۔راضیہ بیگم حکم دیتیں سر جھٹک کر کچن کی طرف بڑھ گئیں۔۔

احکم جیسے ہی بائیک سٹارٹ کرنے لگا کوئی جلدی سے آکر اسکے ساتھ بیٹھا۔احکم نے جلدی سے ہیلمٹ اتارا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اترو۔۔۔

کیوں؟ احکم کے سنجیدگی سے کہنے پر منزہ نے اسکے کندھے پر تھوڑی رکھ کے پوچھا۔۔۔

کیوں کے میں ڈیٹ پر رومانٹک مووی دیکھنے جا رہا ہوں اب تم وہاں کباب میں ہڈی والا کام کرتی اچھی لگو گی۔۔۔۔

ہاں تو میں کون سا تمہاری اس چھوئی موئی کو چھیڑنے جا رہی ہوں ایک سیٹ پر پڑی رہوں گی پاپ کارن اور پیپسی کے دو کین کے ساتھ۔۔منزہ اسکی بات سنتی کندھے اچکا کر بولی۔۔۔

مطلب تم نہیں سنو گی۔۔۔

بلکل نہیں۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن آؤ گی کیسے واپسی پر نور کو بھی لانا ہے امی کا حکم ہے۔۔۔احکم نے مسکراہٹ دبا کر اس سے پوچھا منزہ نور کا نام سنتے ہی جھٹکے سے اتر کر جانے لگی جب احکم نے تیزی سے اسکی کلائی پکڑی۔۔

ہاہاہا!! اوئے روکو تو یار ویسے تمہیں نور پسند نہیں ہے ؟

مجھے کوئی بھی نہیں پسند۔۔احکم کی بات پر منزہ دانت پیس کر بولتی جھٹکے سے اپنا ہاتھ آزاد کرواتی اپنے گھر کی طرف بڑھ گئی جب کے احکم اسے جاتا دیکھ کر گہری سانس لیتا ہیلمٹ پہنتا بائیک سٹارٹ کر کے زن سے لے گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہونہہ نور لنگور اس کا تو گلا دبا دوں گی کسی دن اوپر سے وہ نازک پری میک اپ کا پلندہ پتہ نہیں احکم کو کیا پسند آگیا اس میں۔۔۔۔منزہ کمرے میں آتی آیئنے کے سامنے کھڑی ہوکر بڑبڑاتی خود کو دیکھنے لگی۔۔۔بڑی بڑی ڈارک براؤن آنکھیں جن میں ہمیشہ شرارت ناچتی رہتی ہے گورا رنگ درمیانے قد کی حامل وہ پیاری لڑکی تھی لیکن اپنے حلیے سے لڑکی سے زیادہ لڑکا دیکھتی تھی۔۔

اچھی خاصی پیاری معصوم دلبرا تو لگتی ہوں ایک تو لڑکے بھی نہ اچھی چیز پسند نہیں آتی شو پیس کے پیچھے بھاگتے ہیں بعد میں جب جوتے پڑتے ہیں

پھر۔۔۔پھر۔۔۔اب پھر کیا کرتے ہیں کمبخت۔۔ہاہ!! چھوڑو میں کیا اپنا وقت برباد کر رہی ہوں۔۔۔چلو منزہ لمبی تان کر سو جاؤ تمہارا ہیرو تو ہاتھ آنے سے پہلے ہی اجنبی ہوگیا۔۔۔۔خود سے باتیں کرتی وہ بیڈ پر بیٹھتی جوگز اتار کر بیڈ پر گرنے کے اندا میں لیٹتی انگڑائی لیتے آنکھیں موند گئی۔۔

گیارہ بجے کا وقت تھا جب مہر منزہ کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

افففف!! سوتے ہوئے کوئی دیکھ لے انہیں گھڑی کی سوئی بنی ہوتی ہیں وہ بھی تین بج کے چالس منٹ والی۔۔۔۔

منزہ آپی جلدی اٹھیں۔۔۔مہر بڑبڑاتی ہوئی جلدی سے اسکے قریب پہنچی۔۔

ہمم۔۔۔

کیا ہمم اٹھیں ابو کے دور کے کزن آئے ہیں اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔مہر نے پھر اسے کندھے سے ہلایا۔۔

ہاں تو دور رہیں۔۔۔۔منزہ نے بند آنکھوں کے ساتھ ہی کہا۔۔اس سے قبل مہر پھر کچھ بولتی ایکدم کمرے کی کھڑکی بجی۔۔مہر ڈر کر اُچھل پڑی جب کے منزہ جو اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی جھٹکے سے اٹھتی تکیے کے پاس سے اسکارف اٹھا کر گلے میں ڈالتی کھڑکی کھولنے لگی پیچھے ہی مہر حیرانگی سے اپنی بہن کو دیکھنے لگی۔۔

تم ؟ مجھے لگا احکم ہے۔۔۔۔منزہ نے جھانک کر ہنزلہ کو دیکھا جو ہاتھ میں جوس تھامے پی رہا تھا۔۔

وہ نور آپی کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں اس لئے میں آگیا۔۔

چل بھاگ یہاں سے ہنزلہ کے بچے صبح صبح میرا میٹر مت گھوما۔۔ہنزلہ کے مسکرا کر بتانے پر منزہ نے غصے سے اسے کہا۔۔

منزہ آپی کیا ہوگیا ہے۔۔

تم چپ رہو اور تم کیا کرنے آؤ ہو یہاں شرم نہیں آتی شریف لڑکی کے کمرے کی کھڑکی بجاتے ہوئے۔۔۔منزہ کی بات پر جہاں مہر کو جھٹکا لگا وہیں ہنزہ کو ٹھسکا۔۔۔

ہاں ہاں کھانس کھانس کے گر جاؤ یہیں۔۔۔

ہاہاہا!! لڑکی۔۔۔۔آپ اور لڑکی ہاہاہا۔۔کہاں سے۔۔۔ہنزلہ پیٹ پر ہاتھ رکھے اسکا مذاق بنا رہا تھا منزہ نے غصّے سے اپنی چپل لا کر نیچے کھڑے ہنزلہ پر پھینکی ہنزلہ جلدی سے پیچھے ہوا۔۔

نکلو یہاں سے۔۔۔

اس طرح کرنے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی خود کو کبھی دیکھا ہنہہ لڑکی۔۔

روک ذرا نیچے آنے دے تیرا شیر قورمہ بناتی ہوں۔۔۔ہنزلہ کی بات پر منزہ آستیں چڑھاتی آگ بگولہ ہوئی۔۔

لوگوں کا ہی بنا سکتی ہیں آپ کیوں کے کچن کا کوئی بھی کام تو آتا نہیں ہے انڈا ہی اُبال لیں تو بڑی بات ہے۔۔۔

ہنزہ بھائی چپ ہوجائیں کیوں اپنی موت کو دعوت دے رہے ہیں جائیں یہاں سے اور آپ منزہ آپی چلیں ورنہ امی آگئیں تو بہت برا ہوجائے گا۔۔۔

چپ کرو تم۔۔اور تم۔۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ غصّہ کرنے والی کیا بات ہے اس میں اگر میں غلط بول رہا ہوں تو ایک انڈا فرائی کر کے دیکھائیں۔۔ہنزہ نے جلدی سے اسے کہا کہیں واقعی وہ نیچے ہی نہ آجائے۔۔

تم منزہ تیمور کو چیلنج کر رہے ہو۔۔۔

بلکل میں منزہ تیمور کو ہی چیلنج کر رہا ہوں.۔۔۔ہنزہ نے شکر کا سانس لیتے سر اثباب میں ہلایا۔۔

ٹھیک ہے پھر کل اسی وقت پر گھر آجانا۔۔چلو مہر۔۔منزہ گردن اکڑا کر بولتی مہر کو کھڑکی بند کرنے کا اشارہ کرتی باتھروم چلی گئی۔۔۔

یہ کیا کیا آپ نے؟ گھر پر ابّو کے کزن اپنی فیملی کے ساتھ روکنے آئے ہیں۔۔مہر نے جھک کر ہنزہ سے کہا جو سوچ میں پڑگیا۔۔۔

www.neweramagazine.com

کوئی بات نہیں کل ہم مدثر کے گھر چلے جائیں گے آنٹی اور مدثر ہی ہو گا۔۔۔ہنزہ نے سوچنے کے بعد آئیڈیا دیا۔۔

نہیں وہاں نہیں آنٹی منزہ آپی کو پسند نہیں کرتیں۔۔

..وہ تو کوئی بھی نہیں کرتی۔۔۔مہر کی بات پر ہنزلہ بڑبڑایا

کچھ کہا؟

ہاں۔۔۔سدرہ آنٹی کے گھر چلے جائیں گے بیچاری کچھ کہیں گی بھی نہیں پھر منزہ اور انکی تھوڑی بہت بنتی بھی ہے ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں بائے۔۔۔ہنزلہ اسے بولتے ساتھ ہی ہاتھ ہلاتا چل دیا۔۔۔

!!السلام علیکم

وعلیکم السلام!! ماشاءاللہ تیمور بھائی منزہ تو جوان اور پیاری ہوگئی ہے۔۔۔حمدان صاحب نے سر تا پیر اسے گہری نظروں سے دیکھ کر بے ساختہ کہا۔۔

ہنہ ان کا کیا خیال تھا وقت کا پیا صرف انہیں گھوما رہا ہے۔۔۔منزہ انکے دیکھنے پر ناگواری سے بڑبڑائی۔۔

ماشاءاللہ بلکل۔۔۔۔منزہ آؤ چاچو سے ملو۔۔۔تیمور صاحب نے خوش گوار لہجے میں کہتے اسے بلایا۔۔

منزہ نا چاہتے ہوئے بھی سب سے ملی۔۔۔

ارے واہ ڈبل بیٹری۔۔۔منزہ انکے بڑے بیٹے کو دیکھ کر بڑبڑائی جو چشمہ لگائے شرافت سے نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔

منزہ میرے ساتھ آؤ۔۔مدیحہ بیگم جو کب سے اسے ہی گھور رہیں تھیں ساتھ ڈر رہی تھیں کہیں اپنی زبان کے جوہر نہ دکھانا شروع کردے جلدی سے اسے کہتی خود بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

جی چلیں۔۔۔منزہ مسکرا کر انکے پیچھے جانے لگی یہ جانے بغیر کوئی اسے آنکھوں میں شیطانیت لئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوڑ مجھے۔۔۔۔چھوڑ دے

ابے کیسے چھوڑ دوں نکال میرے پیسے اُدھار کے نام پر دھوکہ دیتا ہے آج تیری ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔۔۔ارسلان نے اپنے ہی دوست(احمد)کو زمین پر گرائے اُس کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ کر بولا جو اسکے منہ پر مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

دے دو گا مر کیوں رہا ہے۔۔۔۔

ابے مریں میرے دشمن چل شاباش نکال پسے میرے پانچ سو روپیے۔۔

کیا ہورہا ہے یہ کیوں جانوروں کی طرح لڑ رہے ہو ؟ اس سے قبل احمد جوابی

حملہ کرتا شہریار کی آواز پر دونوں نے چونک کر اسے دیکھا جو احکم کے ساتھ ابھی آیا تھا۔۔

زیادہ زبان چل رہی ہے۔۔

ارسلان بس کرو۔۔۔ارسلان کے تپ کر بولنے پر احکم نے گھورتے ہوئے اسے کہا۔۔احکم کی بات پر ارسلان احمد کو چھوڑتا کھڑا ہوا۔۔

کیا ہوا احکم بھائی موڈ خراب ہے۔۔۔

میں بتاتا ہوں احکم بھائی کا بریک اپ ہوگیا ہے۔۔

ہیں کب ہوا۔۔کیوں لیکن؟ ارسلان نے حیرت سے پوچھا احمد بھی لڑائی بھولتا ارسلان کے ساتھ کھڑا احکم کو دیکھنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بتاتا ہوں۔۔۔

چپ نیوز چنیل کی پٹی۔۔۔اور تم لوگوں کو کیا کرنا ہے اس کمینے نے جان بوجھ کر اس دن پنگا لیا حوریہ کو ساتھ لایا ہوا تھا دکھانے کے لئے کے میں ایک بدمعاش غنڈہ ہوں اور وہ شریف زادی۔۔۔

ہاہاہا!! یہ میں کیا سن رہی ہوں ہاہاہا!! کل ہی تو کوئی ڈیٹ پر گیا تھا اور آج۔۔۔چچ چچ چچ۔۔اس سے قبل احکم بات پوری کرتا منزہ کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا جو آج پھر کرکٹ کھیلنے کے لیے سب کو جما کئے ہوئے تھی۔۔

ہو گیا تمہارا؟

ہاہاہا!! ہاں اب چلو کرکٹ کھیلتے ہیں۔۔احکم کے پوچھنے پر منزہ ہنس کر مقابل آئی

میں نہیں کھیل رہا نہ ہی تم کھیل رہی ہو چلو میرے ساتھ مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔احکم نے کہتے ساتھ اسکے ہاتھ سے بلا لے کر شہریار کی جانب اچھال کر آگے بڑھ گیا منزہ اسکے انداز پر گہری سانس لے کر پیچھے جانے لگی۔۔۔

کہو کیا کہنا ہے ؟ منزہ اسکے ساتھ چلتی اسکارف ٹھیک کرتے بولی احکم چلتا ہوا اپنی ہیوے بائیک کے پاس آکر روکا۔۔

گھر پے کون آیا ہے ؟ احکم بائیک سے ٹیک لگاتا اسے دیکھ کر پوچھنے لگا جو اسکے سوال پر مسکرا کر اسکے مقابل آئی تھی۔۔

ابو کے کزن ہیں کیوں ؟

نہیں یونہی پوچھ رہا تھا وہ چھ فٹیا پسند نہیں آیا مجھے۔۔۔احکم نے سنجیدگی سے کہتے سگریٹ لبوں میں دباتے لائٹر نکالا جب منزہ نے ہاتھ بڑھا کر لبوں سے دبا سیگریٹ نکال کر دور اُچھالا۔۔۔

چھوڑو گے تو نہیں اس لئے کم پیا کرو۔۔منزہ بولتے ساتھ خود بھی اسکے ساتھ

ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی۔

ہنزلہ بتا رہا تھا تم کل انڈا فرائی کرنے والی ہو۔۔احکم نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا جس نے فوراً گردن اکڑائی

بلکل سہی سنا ہم سدرہ آنٹی کے گھر جائیں گے ویسے تمہاری کزن چلی گئی۔۔۔

نہیں۔۔۔احکم نے دوبارہ سیگریٹ نکالتے ہوئے کہا منزہ کی آنکھوں میں ناگواری پھیلی۔۔۔

ہمم!! چلو چلتے ہیں۔۔۔

نہیں ابھی گھر جاؤں گا امی کو شاپنگ کرنی ہے ملتے ہیں بعد میں۔۔۔۔احکم نے اچانک یاد آنے پر کہا جس کا موڈ ایکدم ہی خراب ہوا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے بائے۔

سنو! کسی سے لڑنا مت میں یہاں نہیں ہوں۔۔

تمہارا کیا خیال ہے مجھے تمہاری ضرورت پڑے گی؟ منزہ نے اسکی پر پلٹ کر پوچھا احکم نے کندھے اُچکائے بائیک پر بیٹھ گیا جب کے منزہ چڑ کر تیزی سے آگے بڑھ گئی۔۔۔

راتِ کے آٹھ بج رہے تھے ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے سب خاموشی سے کھانا

کھا رہے تھے جب رضیہ بیگم نے پانی کا گھونٹ لیتے خاموشی توڑتے ابراہیم صاحب کو مخاطب کیا۔۔۔

بریانی کیسی لگی آپ کو۔

ہمم!! بہت مزیدار بنی ہے۔۔۔ابراھیم صاحب نے مسکرا کر انہیں بتایا جب کے ان کی بات سن کر نور مسکرا کر احکم کو دیکھنے لگی جو بریانی کھا رہا تھا۔۔

نور نے بنائی ہے۔۔۔

اچھا! واقعی یہ تم نے بنائی ہے؟ احکم نے چونک کر بے ساختہ اُسے دیکھ کر پو پوچھا جس کی مسکراہٹ گہری ہوگئ تھی۔۔۔

بلکل میں نے ہی بنائی ہے آپ کو پسند نہیں آئی ؟ نور نے مسکراتے لہجے میں دھڑکتے دل کے ساتھ اس سے پوچھا۔۔

سب دونوں کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا بس یقین نہیں آیا بہت اچھی بنی ہے مجھے نہیں معلوم تھا نور میڈم کوکنگ بھی کرتی ہیں۔۔احکم مسکراتے ہوئے اسے کہہ رہا تھا جو دل ہی دل میں احکم کے منہ سے اپنی تعریف سن کے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔

رضیہ بیگم دونوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھیں وہ یہی تو چاہتی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو کھانا کھاؤ باتیں بعد میں کر لینا۔۔ابراھیم صاحب نے سب کو دوبارہ کھانے کی جانب متوجہ کروایا احکم مسکرا کر نور کو دیکھتا دوبارہ کھانا کھانے لگا۔۔

خالہ۔۔۔خالہ آپ نے دیکھا احکم مجھ سے کتنا متاثر ہوئے ہیں میں بہت خوش ہوں۔۔۔

ہاہاہا!! ہاں بھئی دیکھا ہے ماشاءاللہ۔۔

میں ابھی چائے بناؤں خالہ؟ نور نے چہکتے ہوئے اُن سے پوچھا۔۔

ہاں ضرور بناؤ لیکن احکم سے پوچھ لینا کہیں باہر ہی نہ چلا جائے۔۔

ڈونٹ وری خالہ آج باہر نہیں جائیں گی۔۔۔۔نور نے پُر یقین لہجے میں کہتے اُنہیں دیکھ کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔

نور چائے بنا کر سب کو دیتی احکم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

!!ٹھک ٹھک ٹھک

یس۔۔احکم کی دھیمی بھاری آواز پر نور دھڑکتے دل کے ساتھ دروازہ کھول کر اندر بڑھی۔۔

احکم جو جانے کی تیاری کر رہا تھا چونک کر اُسے دیکھنے لگا۔۔

کیا ہوا ؟

وہ میں آپ کے لئے چائے لائی تھی۔۔۔

تھینک لیکن مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔احکم نے جلدی سے انکار کرتے جیکٹ پہنی۔۔

جانا ضری ہے مطلب پی کر چلے جائیں ویسے بھی کل میں چلی جاؤں گی۔۔نور نے ناگوری چھپاتے معصومیت سے کہا۔۔

نور مجھے ابھی جانا ہے تمہاری چائے اُدھار رہی۔۔۔احکام ارسلان کو میسج کرتا اسے بولتا پاس سے گزار کر باہر جانے لگا نور تیزی سے اسکے پیچھے گئی۔۔۔

پھر وعدہ کریں کل آپ مجھے گھر چھوڑنے جائیں گے راستے میں آئسکریم بھی کھلوائیں گے۔۔۔نور کی بات پر احکم نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

ایک منٹ یہاں چائے کی بات ہو رہی تھی پھر یہ آئیسکریم کہاں سے آگئی؟

ہاں لیکن۔۔۔۔اس سے قابل نور کچھ کہتی احکم کا موبائل بجا۔۔

کہ رہا ہوں نہ روک کے رکھ آرہا ہوں۔۔احکم نے چبا چبا کے بولتے کال ڈسکونیکٹ کی۔۔

آپ چلیں گے نہ؟

آہ اوکے۔۔اب جاؤں؟ احکم نے گہری سانس لے کر پوچھا۔۔

نور کے سر ہلاتے ہی احکم عجلت میں نکل گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیچھے نور ہونٹ بھینچ کر رہ گئی۔۔۔

اہم!! آپ کا نام منزہ ہے؟۔۔۔منزہ جو چھت پر کھڑی احکم کو جاتے دیکھ رہی تھی آواز پر چونکی۔۔۔

نہیں میرا نام منزہ ہے ایڈیٹ۔۔منزہ نے جل کر جواب دے کر بڑبڑاتی اسکے پاس سے گزر کر نیچے اتر گئی۔۔

بڑا ایٹیٹوڈ ہے ہنہ۔۔۔انس چڑ کر اُسے جاتے دیکھ کر بولا جو اتر کر اپنے کمرے کی طرف جارہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں آتے ہی موبائل پر احکم کو کال ملائی دو سے تین بار ملانے کے بعد موبائل کو بیڈ پر اُچھالتے خود باتھروم چلی گئی۔۔۔

بمشکل ایک گھنٹہ ہی گزرا ہوگا جب احکم کی کال آنے لگی۔۔۔منزہ جو فیسبک پر فننی کلپس دیکھ کر ہنس رہی تھی مسکرا کر کال ریسیو کی۔۔

تم نے کال کی تھی

اسے چھوڑو کہاں ہو اس وقت ؟ منزہ نے اسکی بات نظر انداز کرتے پوچھا۔۔۔

شہریار کے گھر کی گلی میں اسے چھوڑو تم سوئی نہیں؟

جھوٹ مت بولو سمجھے اب کس کی شامت آئی ہے

تمہیں میں غنڈہ لگتا ہوں جو لوگوں کو بلاوجہ مارتا پھیروں۔احکم احمد کو لڑکے کو چھوڑنے کا اشارہ کرتا اپنی ہیوی بائیک کی طرف بڑھا۔۔۔

لگتے تو نہیں لیکن حرکتیں کم نہیں ہیں تمہاری۔۔

ہا!! بد سے برا بدنام ہے یہاں۔۔۔احکم اسکی بعد پر سر جھٹک کر بولا۔۔

ہاہاہا!! اچھا سنو کل سدرہ آنٹی کے گھر آجانا۔۔۔

کیوں آگ میں ہاتھ ڈال رہی ہو یہ کام تمھارے بس کے نہیں ہیں۔۔احکم نے مسکراتے ہوئے ارسلان کے قریب آکر پانی کی بوتل پکڑتے ہوئے کہا منزہ اسکی بات پر جلدی سے اٹھ بیٹھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم مجھے چیلنج کر رہے ہو؟

بلکل بھی نہیں میں آنٹی کے کچن پر ترس کھا رہا ہوں۔۔۔۔احکم مسکرا کر پانی پیتا اسے بولا۔۔

ویری فنی کل آجانا سمجھے اب گھر جاؤ دو بجنے والے ہیں۔۔۔

میرا ارادہ نہیں ہے چلو بائے۔۔۔منزہ کی بات پیر مسکرا کر بولتے احکم نے کال ڈسکنیکٹ کردی دوسری طرف منزہ مسکراتی ہوئی دوبارہ موبائل میں مصروف ہوگئی۔

تو آپ آ ہی گئیں مجھے لگا ڈر کر بھاگ جائیں گی۔۔ہنزلہ جو صبح سے سے رباب کے ساتھ سدرہ آنٹی کے گھر آیا ہوا تھا۔منزہ کو مہر کے ساتھ آتا دیکھ کر مسکرا کر بولا۔۔

ہنہہ منزہ بھاگنے والوں میں سے نہیں ہے سمجھے۔۔۔السلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ ؟ منزہ ہنکار بھرتی سدرہ آنٹی سے ملنے لگی۔۔

وعلیکم السلام ! کرن منزہ کو کچن دکھا دو۔۔۔سدرہ آنٹی نے مسکراہٹ دباتے اپنی بیٹی سے کہا۔۔

چلو منزہ انڈا منتظر ہے تمھارے ہاتھوں سے قتل ہونے کے لئے۔۔۔کرن نے طنزیہ مسکراہٹ سے اسے کہا کرن دوست تھی لیکن وہ منزہ کی حرکتوں سے اس سے چڑتی تھی۔۔۔

کرن کی بات پر ہنزلہ زور سے ہنسا منزہ نے آگے بڑھ کر اسکے پیٹ پر پنچ مارا۔۔۔

آہ !! مار ڈالا۔۔۔آنے دیں احکم بھائی کو بتاؤں گا اُنہیں۔۔۔

ہونہہ ڈرتی نہیں ہوں سمجھے زیادہ بکواس کی تو بھول جاؤ انڈے کی جگہ ڈنڈا کھاؤ گے۔۔

منزہ گھورتے ہوئے اسے کہتی کرن کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔کچن میں آتے ہی کرن نے فرائنگ پین کو چولہے پر رکھتے آئل ڈال کر انڈے رکھ کر سینے پر

ہاتھ باندھ کر وہیں کھڑی ہوگئی۔۔

تم جاؤ۔۔

ٹھیک ہے لیکن انڈے کے علاوہ کسی چیز کو برباد مت کرنا۔۔

زیادہ زبان چل رہی ہے تمہاری ؟ منزہ نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا اس سے قبل کرن کچھ بول کر منزہ کا فیوز ہی اڑا دیتی مہر اور رباب اندر آگئیں۔۔

منزہ آپی آپ کرلیں گی؟

ہاں تم سب جاؤ۔۔۔منزہ چڑ کر جواب دیتی غور کر برنر کی طرف پلٹی تینوں کے مسکرا کر جاتے ہی منزہ نے گہری سانس لے کر انڈا اٹھایا۔۔۔

ہمم اسے توڑنا ہے چلو منزہ اتنا بھی مشکل نہیں ہے۔۔خود کو تسلی دیتے اس نے زور سے سلیپ پر انڈا مارتے جلدی سے ہاتھ فرائنگ پین کی طرف لے جا کر انڈا ڈالنا چاہا۔۔

ابے یہ تو خالی ہے۔۔۔منزہ نے حیرت سے اپنے ہاتھ میں انڈے کے کور کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے کے بعد دوسرا اٹھانا چاہا تو آنکھیں حیرت سے کچھ اور پھیل گئیں۔۔

ہیں یہ یہ سب یہاں کیسے نکل گیا۔۔۔منزہ نے گھبراتے ہوئے سلیپ پر پھیلے انڈے کا بے رحمی سے قتل کرنے کے بعد گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novel|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افففف!! چلو کوئی نہیں بعد میں صاف کردوں گی۔۔۔منزہ خود سے بولتی دوسرا انڈا اٹھا کر اس بار ہلکے سے مارتی جلدی سے انڈا ڈالنے لگی لیکن جیسے ہی آئل کا چھنٹا اسکے ہاتھ پر پڑا منزہ نے چیخ مارتے انڈا اسی میں چھوڑتے تیزی سے پیچھے ہوگئی۔۔۔

ہاہاہا!! قہقہوں کا طوفان تھا جو کچن میں گونجا تھا منزہ نے گھبرا کر پیچھے دیکھا جہاں ہنزلہ رباب دانش کرن اور مہر کھڑی تھی جب کے احکم نے جلدی سے آگے بڑھ کر برنر بند کیا۔۔۔

ﷺ ﷺ ﷺ

ہاہاہا!! کیا کہا تھا لڑکی ہوں ہاہاہا!! احکم بھائی سنیں سنیں مجھے کہا میں لڑکی ہوں ہاہاہاہا!! ایک انڈا نہیں بنا سکیں۔۔۔۔ابھی میں رباب سے کہوں وہ بنا دے۔۔۔۔۔۔۔ہنزلہ زور زور سے ہنستا لگاتار منزہ کا مذاق اڑائے جا رہا تھا کرن اور دانش اسکے ساتھ ہنس رہے تھے جب کے رباب لب دبائے اپنی ہنسی روک رہی تھی۔۔۔

احکم برنر بند کرتا اسکے مقابل آیا ضبط سے جو ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا کل یہ کام تمہارے بس کے نہیں ہیں۔۔۔رباب اور مہر سلیپ صاف کردو اور تم چپ کرو اب۔۔۔احکم بہت مشکل سے اپنا قہقہ روکے ان سب کو ھدایت دے رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا سوری لیکن اب انہیں مان لینا چاہیے یہ لڑکیوں والے کام نہیں کر سکتیں۔۔۔

میں نے تم سے کیا کہا ہے سنائی نہیں دیا۔جاؤ۔۔۔احکم نے لب دباتے جلدی سے اسے کہا منزہ اسے گھورنے کے بعد احکم کو ہی دیکھ رہی تھی جب ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

ہنس سکتے ہو تم بھی بلکہ ہنسو سب مل کر۔۔منزہ احکم کے پیر پر پیر مارتی کھول کر بولتی جانے لگی جب نور کو آتے دیکھ کر سلگ کر رہ گی۔۔۔

السلام علیکم!! احکم چلیں اور تمہارا انڈا بن گیا۔۔۔نور نے آتے ہی معصوم بنتے ہوئے منزہ سے پوچھا۔نور کی بات پر کرن ہنسی جب کے سب نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں انڈا بنانا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔۔۔

واٹ؟ کس نے کہا ؟ اومائے گاڈ تمہیں انڈا بنانا نہیں آتا یقین نہیں آرہا کل میں نے بریانی بنائی تھی سب کو اتنی پسند آئی تھی اور احکم نے بھی میری کل اتنی تعریف کی تھی۔۔۔

نور ایکٹنگ کرتے اسے جان بوجھ کر بتا رہی تھی جب کے منزہ کا بس نہیں چل رہا تھا اسکا منہ نوچ لے۔۔

منزہ۔۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ احکم ابراھیم۔۔۔۔۔۔منزہ نے پلٹ کر غصّہ سے کہتے زور سے نور کا کندھا مارتی باہر نکل گئی ایکدم ہی سب کے چہروں سے مسکراہٹ غائب ہوئی بہت کم ایسا ہوتا تھا کے منزہ اور احکم میں لڑائی یا ناراضگی ہوئی ہو شدید غصے میں ہی دونوں ایک دوسرے کو پورے نام سے مخاطب کرتے تھے۔۔۔

سوری میری وجہ سے۔۔

تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا چلو۔۔احکم کو منزہ کا اس طرح سب کے سامنے بولنا بہت ناگوار گزرا تھا۔۔

نور خوش ہوتی احکام کے ساتھ باہر نکل گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں سے آرہی ہو اور مہر کہاں ہے ؟ منزہ کیا ہوگیا؟

امی پلیز مجھے ابھی بات نہیں کرنی آپ کی لڑکی آجائے گی۔۔۔منزہ نے پلٹ کر انہیں کہتے اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔

لو اب اسے کیا ہوگیا پھر کسی سے لڑ کر آگئی ہو گی۔۔۔مدیحہ بیگم بڑبڑاتی ہوئیں کچن کی طرف چل دیں۔۔۔جب کے منزہ اپنے کمرے میں جاتے ہی موبائل پینٹ کی جیب سے نکال کر بیڈ پر اُچھالا۔۔۔

سمجھتے کیا ہیں مجھے اور اس بریانی والی نے میرا مذاق بنایا چھوڑوں گی نہیں اسے احکم ابراھیم اپنی کزن کو لئے گھوم رہے ہو کیا سمجھتے ہو میں جل رہی۔۔۔منزہ

بڑبڑاتی باتھروم میں داخل ہوتی ہاتھ دھو کر چہرے پر پانی کے چھپکے مارنے لاگی۔۔پھر روک کر شیشے میں خود کو حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

بیوقوف منزہ تم کیسے رو سکتی ہو وہ بھی اس کے لئے جو دوست ہے۔۔۔صرف دوست۔۔۔نہیں۔۔۔نہیں تم بہت مضبوط ہو ایسے رونے کا کام کمزوروں کا ہے۔۔۔تم۔۔۔تم منزہ تیمور ہو کوئی بیوقوف لڑکی نہیں۔۔۔وہ نور کے ساتھ جائے یا کسی بھی بلبتوڑی کے ساتھ تمہے بلکل بھی فرق نہیں پڑھتا چاہیے نیور سُنا تم نے۔۔۔سنا میں نے کیا کہا ہے۔۔۔اِسٹوپڈ۔۔

آنکھوں کو بار بار بیدردی سے رگڑتی وہ خود کو تسلی دینے کے ساتھ ڈپٹ رہی تھی۔۔جب باتھروم کا دروازہ بجا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منزہ آپی آپ ٹھیک ہیں ؟

ہاں میں ٹھیک ہوں سنو میرے کپڑے نکال دو میں نہا رہی ہوں انڈے کی اسمیل آرہی ہے پتہ نہیں تم لوگ کیسے کرلیتے ہو۔۔۔۔منزہ دو تین گہری لمبی سانس لے کر سمبھل کر بولی .

ٹھیک ہے لیکن آپ ٹھیک تو ہیں نہ ؟

ابے ہاں یار مجھے عادت ہے دوسرے مذاق اڑاتے ہیں یہ تو پھر دوست ہیں کبھی کبھی چلتا ہے ویسے ہی اس ہنزلہ کے بچے سے میں نے خود چیلنج کیا تھا۔۔۔اب بھاگو تم بھی یہاں سے۔۔۔۔۔

منزہ آپی آپ بھی نہ۔۔۔۔مہر اسکی ساری بات سن کر مسکراتے ہوئے وارڈروب کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

احکم نے جیسے ہی آئسکریم پارلر کے سامنے ہیوی بائیک روکی۔۔نور جلدی سے اتری

اففف!! مجھے کبھی کبھی لگتا ہے میں گر جاؤں گی اس پر سے۔۔۔نور نے سینے پر ہاتھ رکھتے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔۔

احکم اسکے انداز پر مسکراتا بائیک سے اتر گیا۔۔

چلو۔۔۔

جی چلیں۔۔۔نور نے کہتے ہی اسکا ہاتھ پکڑا احکم چونکا ایک نظر اسے دیکھا پھر سر جھٹکتا اندر بڑھنے لگا۔۔۔

نور خوشی سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

دونوں آئسکریم کھانے کے بعد گھر کی جانب روانہ ہوگئے۔۔

تھینک یو احکم۔۔۔نور بائیک سے اتر کر اپنے لمبے بالوں کی چٹیا پر ہاتھ پھیرتی شرمیلی مسکراہٹ سے بولی احکم کی نظر اسکی چوٹیا پر گئی تو اچانک اسے منزہ یاد آئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یور ویلکم۔۔۔چلتا ہوں۔اللہ حافظ۔۔۔احکم سر جھٹکتا اسے بولتا زن سے آگے بڑھ گیا۔۔۔

صبح سے شام اور پھر رات ہوگئی منزہ اپنے کمرے میں ہی رہی جب مدیحہ بیگم انیقہ بیگم کے ساتھ اسکے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔

کیا بات ہے ہمارے ساتھ بھی کچھ وقت گزارو یہ کیا کمرے میں ہی بیٹھی ہوئی ہو۔۔

نہیں آنٹی ایسی کوئی بات نہیں بیٹھیں۔۔

شکریہ بیٹا۔۔۔ویسے ہم کل جا رہے تھے لیکن معلوم ہوا مہر کی برتھڈے دو دن بعد ہے اس لئے روک گئے۔۔۔انیقہ بیگم نے مسکرا کر اسے بتایا جس نے چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجا کر سر ہلایا۔۔

یہاں قریب میں کوئی مارکیٹ ہے تو چلنا میرے ساتھ اب مجھے تو معلوم نہیں کیا چیز پسند ہے اسے چلو گی نہ۔۔

جی ضرور جب جانا ہو بتا دیجئے گا۔۔منزہ سر ہلا کر موبائل چیک کرنے لگی جہاں احکم کا نام جگمگا رہا تھا۔۔

اچھا میں کچھ دیر میں آتی ہوں آپ دونوں باتیں کریں بس آرہی ہوں۔۔۔منزہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھتی کہتی تیزی سے کمرے سے نکلنے جب کسی سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زور سے ٹکرائی اس سے قبل منزہ زمین بوس ہوتی انس نے اسے کمر سے تھام کر گرنے سے روکا۔۔۔

چھوڑو۔۔۔منزہ نے تیزی سے خود کو سمبھالتے انس کو پیچھے کرتے کھا جانے والی نظروں سے گھورتی پاس سے گزر کر چھت کی طرف بھاگی۔۔

سمجھتی کیا ہے بہت حسین ہے پتہ نہیں لڑکی ہے بھی یا نہیں۔۔۔انس کھول کر سوچتا اسے جاتے دیکھتا رہا پھر سر جھٹکتا کمرے میں اپنی ماں کے پاس چلا گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو!! کیا ہے ؟ منزہ نے کال ریسیو کرتے منہ بنا کر پوچھا۔۔۔

ہاتھ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔احکم ٹریک پر اپنے دوستوں کے ساتھ آیا تھا۔۔بائیک سے ٹیک لگا کر فاصلے پر سب کو دیکھتا سیگریٹ پیتا اُس سے بولا۔۔۔

میرے ہاتھ کو کیا ہوا ٹھیک ہے۔۔۔منزہ نے اپنے سیدھے ہاتھ کی پشت دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا آِل کا چھینٹا ایسا نہیں پڑا تھا کہ ہاتھ جل جائے۔۔۔

اچھا مجھے لگا۔۔۔خیر آئندہ اس طرح بات مت کرنا مجھ سے۔۔۔

ہنہہ اور تمہارا بھائی میرا سب کے سامنے مذاق بنائے وہ ٹھیک ہے اور وہ نور مجھ سے بکواس کر رہی تھی یاد رکھنا منزہ اپنا بدلہ لینا بہت اچھے سے جانتی ہے۔۔۔آئی بڑی بریانی بنانے والی۔۔۔منزہ نے سلگ کر اسے کہا جو اسکی باتوں

سے محظوظ ہوتا ہنس رہا تھا۔۔۔

بریانی واقعی اچھی تھی۔۔۔

ہاں تو کھاؤ اور کھاتے جاؤ میری بلا سے بائے۔۔۔منزہ نے اسکی بات سنتے ہی چڑ کر کہتے کال ڈسکنیکٹ کردی۔۔۔دوسری طرف احکم اسکے چڑنے پر مُسکرا دیا۔۔۔

هیلو !! گھر آؤ ابھی۔۔۔منزہ مٹھی میں چٹ دبائے کال پر شہریار سے بولی۔۔

لیکن میں تو ابھی احکم بھائی کے پاس جا رہا ہوں۔۔۔شہریاں نے سر کھجاتے ہوئے جلدی سے کہا۔۔۔

احکم بھائی کے چمچے پانچ منٹ کے اندر اندر نازل ہوجاؤ ورنہ میں تمہیں تمھارے احکم بھاؤ کے سامنے ہی قتل کردوں گی۔۔

اچھا آرہا ہوں۔۔۔۔دھمکیاں مت دیا کریں۔۔۔شہریار تھوک نگھلتا جلدی سے راضی ہوا جانتا تھا منزہ کا کوئی بھروسہ بھی نہیں ہے۔۔

ہمم گڈ بوائے اچھا بیل مت دینا مس کال دے دینا جب آجاؤ اوکے۔۔۔منزہ مسکرا کر اسے بولی۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔شہریار نے جلدی سے کہتے کال ڈسکنیکٹ کرتے منزہ کے گھر کی جانب دور لگادی۔۔

منزہ آپی۔۔۔

..کہاں رہ گئے تھے اور تھوڑی دیر لگاتے نہ۔ ۔

پتہ ہے ٹانگیں ہاتھ سر توڑ دیتیں اب جلدی سے بتائیں کیوں بولایا ہے۔۔۔شہریار نے منزہ کی بات کاٹتے جلدی سے کہا جو گھورتے ہوئے کنکھوں سے ارد گرد دیکھتی بند مٹھی اسکے سامنے کرتے دینے لگی جب انس جو اُدھر سے گزر رہا تھا منزہ کو کسی لڑکے کے ساتھ دیکھ کر رک کر دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

اس میں سامان لکھا ہے مجھے سب چیزیں لادو سمجھے اور ہاں احکم یا اپنے دوسرے بھائی وائی کو بتایا نہ تو احکم کی بائیک سے کچل کر بھرتا بنا دونگی تمہارا۔۔۔

استغفراللہ منزہ آپی آپ اتنی ظالم کیسے ہو سکتی ہیں۔۔۔شہریار نے جھرجھری لیتے حیرت سے اس سے پوچھا جو مسکرائی تھی انس نے منزہ اور اسے باتوں میں دیکھ کر سانس کھینچتا اندر چلا گیا۔۔۔

میں بہت بری ہوں سب کی سوچوں سے بھی زیادہ خوش اب نکلو۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا ؟

اچھا مجھے لگا تم بھی یہی کہنے والے ہو گے۔۔۔منزہ نے اسکے پوچھنے پر کندھے

اچکائے۔۔۔

شہریار کے جاتے ہی منزہ وہیں چہل قدمی کرنے لگی۔۔

منزہ آپی آپ یہاں ہیں۔۔۔مہر اندر سے آتی اسکے قریب آنے لگی۔۔۔

کیوں کیا ہوا ؟

میں تو یہ بتانے آئی ہوں کل میری سالگرہ ہے آپ ابّو سے پیسے لیں نہ احکم بھائی اور ہم باہر چلیں گے بہت مزہ آئے گا۔۔۔اس سے قبل مہر کی بات پر وہ کوئی جواب دیتی مدیحہ بیگم کی آواز پر دونوں بری طرح چونک گئیں۔

دماغ چل گیا ہے تمہارا مہمانوں کو تمہاری وجہ سے روکا ہے اور تم ہو کے۔۔۔

امی کیا ضرورت تھی ان لوگوں کو روکنے کی ہم کون سا جانتے ہیں مجھے تو انکا وہ ڈبل بیٹری بہت ہی برا لگ رہا ہے قسم سے۔۔منزہ نے چڑ کر بولتے سر جھٹکا۔۔

بہت بے شرم ہوگئی ہو کیسے زور زور سے بول رہی ہوں اگر کسی نے سن لیا کیا سوچیں گے۔۔۔

یہی کے واہ دیکھا سنُی تھی زبان یہ تربیت دی ہیں تیمور بھائی اور مدیحہ بھابھی نے اپنی لڑکی کی چچ چچ چچ توبہ توبہ۔۔۔۔منزہ آئی بر اچکا اچکا کر بولتی کانوں کو ہاتھ لگانے لگی مدیحہ بیگم نا چاہتے ہوئے بھی اُسکے انداز پر ہنس دیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان باتوں کا پتہ ہے ابھی کوئی کچن کا کام کہوں گی تو گھر سے غائب ہوجائے گی کام چور۔۔۔

ہاہاہا!! بھئی صاف بات ہے میں کچن کی آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتی وہ آپ اپنی اس چھوٹی بیٹی سے کروائیں۔۔۔منزہ نے ہنستے ہوئے مہر کی طرف اشارہ کیا۔۔

وہ تو کر ہی لے گی لیکن تمہارا کیا بنے گا۔۔۔نہ پڑھتی ہو نہ کوئی کام آتا ہے ہمیں ذلیل کرواؤ گی بس تم۔۔چلو اب اندر اور خبردار اب کوئی الٹی سیدھی بکواس کی تو۔۔۔مدیحہ بیگم ایکدم ہی غصّے میں اسے ڈپٹتیں اندر بڑھ گئیں جب کے منزہ حیرت سے کبھی مدیحہ بیگم کو دیکھتی تو کبھی مہر کو جو کندھے اُچکا کر اپنی بہن کو افسوس سے دیکھ رہی تھی۔۔

لو بھلا بتاؤ سیدھے کام کہاں ہوتے ہیں مجھ سے سب ہی الٹے ہیں۔۔۔

منزہ آپی کبھی تو باتوں کو سنجیدگی سے لیا کریں۔

بات سن لیتی ہوں سب کی یہ بہت نہیں ہے سنجیدگی کو سر پر چڑھایا تو میری مسکراہٹ برا مان جائے گی۔۔منزہ نے کندھے اچکا کر کہتے ہوئے کہا جب موبائل وائبریٹ ہوا۔۔۔

اچھا تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔

آپ باہر جا رہی ہیں ؟ مہر نے اسکی بات پر جلدی سے پوچھا۔۔

نہیں شام میں جاؤں گی اور اس کرن کے بھی جا کر دانت توڑنے ہیں بہت

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بستیسی نکل رہی تھی۔۔۔منزہ نے جلتے ہوئے بتاتے سر جھٹکا مہر ہنس کر اندر کی جانب چل دی۔۔

اس میں جو جو لکھا ہے سب کچھ لا کر دو۔۔۔۔

کیا ہے اس میں۔۔۔شہریار سے پرچی پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔

پڑھ لو لیکن خیال رہے کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہئے ابھی سمجھے۔۔۔۔منزہ نے اترا کر اسے کہتے چوکھٹ سے ٹیک لگا کر سینے پر ہاتھ باندھے۔۔۔

یہ تو بریانی بنانے کا پیکٹ۔۔۔۔

شش !! آہستہ پڑھو بیوقوف پڑوسیوں کے بھی کان ہوتے ہیں ضرورت سے زیادہ ہنہہ اب یہ سب لاکر دو جاؤ کسی کو بھنک نہ پڑے۔۔۔منزہ نے تیزی سے اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروا کر آہستہ سے اِدھر اُدھر گردن گھوما کر کہا۔۔

ہاہ!! منزہ آپی یہ آپ کیا کرنے جا رہی ہیں آپ کو آتی ہے بریانی بنانی ؟

نہیں لیکن میری فیورٹ ہے میں اس لئے خود بناؤں گی تم بس یہ سامان لا دو۔۔

اچھا ٹھیک ہے پر اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔۔شہریار آنکھوں میں ترس لئے اسے دیکھتا بیچارگی سے کہ کر چلا گیا۔

بیوقوف سب کیوں منزہ کو کمزور سمجھتے ہیں میں اپنا خیال رکھ سکتی ہوں۔۔ہا!!
نور بلبٹوری میرے دوست کو بریانی کھلا کر ڈورے ڈال رہی ہے پر میں ایسا کبھی نہیں ہونے دونگی ایسی بریانی بناؤں گی کے انگلیاں چاٹتے رہ جائیں گے۔۔۔منزہ اکیلی کھڑی خود کلامی کرتے دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑتی خوش ہو رہی تھی۔۔

احکم بھائی احکم بھائی۔۔پتہ نہیں منزہ آپی کو کیا ہوگیا ہے شہریار بائیک روکتا اتر کر گھبرائے ہوئے لہجے میں بولتا احکم کو ڈرا گیا۔۔۔

شہریار کی بات پر وہ جو سگریٹ پیتا فاصلے پر ارسلان وغیرا کو دیکھ رہا تھا جلدی سے سیدھا ہوا۔۔

کیا ہوا منزہ کو۔۔۔چلو میرے ساتھ۔۔۔

ارے نہیں احکم بھائی یہ دیکھیں۔۔۔شہریار نے بوکھلا کر جلدی سے پرچی اسکی طرف بڑھی احکم نے تعجب سے پکڑ کر کھولی پہلی ہی لائن کو پڑھتے احکم بے ساختہ مسکرا دیا۔۔۔۔

آپ مسکرا رہے ہیں۔۔۔

ہاں اور یقیناً اس نے تمہیں منا بھی کیا ہوگا۔۔۔احکم اسے . لپیٹتا اُس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔۔

جی پر مجھے لگا آپ کو بتا دینا چاہئے شاید وہ یہ سب چپ چاپ کرنے والی ہیں۔۔

ہمم چلو دیکھتے ہیں تم یہ سب خرید کر لے جاؤ ورنہ تمہارا قتل ہونا یقینی ہے۔۔۔احکم اسے کہتا مسکرا کر ارسلان وغیرہ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

کیا ہورہا ہے؟

احکم بھائی سلیم پنگے لے رہا ہے احمد کے بھائی کو کل مارا سالے نے۔۔۔

اسکے گھر والوں کو بتاؤ ورنہ میں خود دیکھتا ہوں سمجھا دینا ایک موقع دے رہے ہیں۔۔۔احکم جیکٹ کو ہلکے سے جھٹک کر بولتا شہریار کو دور جاتے دیکھتا مسکرا کر موبائل پر منزہ کو کال کرنے لگا..

ہائے کہیں اس نے احکم کو تو نہیں بتا دیا۔۔۔منزہ نے احکم کی کال آتے دیکھ کر بڑبڑا کر کال ریسیو کی۔۔۔

ہیلو۔۔۔

کہاں ہو ؟

گھر پر جانتے تو ہو مہمانوں کی وجہ سے میری ماں نے سختی سے باہر نکلنے سے منا کیا ہوا ہے نہ ہی میں نے گول گپے کھائے اتنے دنوں سے۔۔منزہ نے بیزاریت سے کہتے اردگرد نظر دوڑائی جب کے دوسری طرف احکم نے

سگریٹ کا گہرا کش لیتے پیشانی پر بل ڈالے۔۔۔

کیوں گئے نہیں وہ لوگ میں نے کہا تھا نہ وہ چھ فٹیا مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔

لو تم تو ایسے کہ رہے ہو جیسے ڈبل بیٹری مجھے بہت پسند۔۔۔

بکواس بند رکھو اپنی۔۔۔بعد میں بات کرتا ہوں بائے۔۔احکم نے اسکی بات کاٹتے ہوئے چڑ کر بولتے کال ڈسکونیکٹ کردی جب کے منزہ منہ کھولے کان سے ہٹا کر موبائل کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤

رات کا وقت تھا منزہ کمرے میں گھر والوں کے سوجانے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔منزہ نے دیوار گھیر گھڑی میں وقت دیکھا جہاں بارہ بجنے والے تھے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تک تو سو چکے ہونگے۔۔۔منزہ اندازہ لگاتے کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھولتی جھانک کر ارد گرد دیکھنے کے بعد باہر نکل کر کچن کی جانب بڑھی۔۔۔

ہر طرف خاموشی تھی منزہ پرجوش طریقے سے کچن میں آتی چھپایا ہوا سامان سلیپ پر رکھنے لگی اس سے قبل وہ موبائل پر ایک بار طریقہ دوبارہ دیکھتی انس کے کچن میں داخل ہونے پر تیزی سے سیدھی ہوگئی یوں کے سارا سامان اسکی پشت کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔

کیا لینے آئے ہو؟

پانی پینے آیا تھا کیوں آنا منا ہے؟ انس مسکراتا ہوا اسے ڈھیلے ڈھالے ٹی شرٹ پجامے کے ساتھ اسکارف گلے میں ڈالے دیکھتا قریب آنے لگا جب کے منزہ جو سب کے سونے کا سوچتی شب خوابی کے لباس میں ہی آگئی تھی اُسے دیکھ کر بری طرح چیڑ گئی۔۔

لے سکتا ہوں ؟ انس اسے دیکھتے مسکرا کر پوچھنے لگا وہ سامنے کھڑی اس لاپرواہ لڑکی سے دوستی کرنا چاہ رہا تھا لیکن منزہ کے کندھے اچکا کر پلٹنے کے انداز پر کڑھ کے رہ گیا۔۔۔

ویسے تم اس وقت کیا بنا رہی ہو۔۔۔۔انس نے سامان دیکھ کر اسکے پیچھے جھانک کر پوچھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم سے مطلب پانی پیو اور جاؤ۔۔۔ہنہہ فضول میں فری ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔منزہ اسے کہتی بڑبڑا کر جیسے ہی پلٹی اپنے نزدیک اسے دیکھ کر ایک پل کے گھبرائی اگلے ہی لمحے منزہ نے ناگواری سے اسے دیکھا جو سلیپ پر رکھا سامان دیکھ رہا تھا ہاتھ بڑھا کر پیکٹ اٹھایا منزہ ہنوز اسے ناگواری سے گھور رہی تھی۔۔

ہمم بریانی لگتا ہے کسی خاص کے لئے بن رہی ہے ویسے ایک پلیٹ مجھے مل سکتی ہے۔۔

نہیں۔۔۔

سوچ لو

تم مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔منزہ بے تپ کر اسے دیکھا جو آج زیادہ ہی فری ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

نہیں میں صرف دوستی کرنے کو کوشش کر رہا ہوں میں تمہاری اس میں مدد بھی کر دوں گا۔۔انس اسے دیکھتے ہوئے بولا اس نے چھپ کر سنی تھیں ماں بیٹیوں کی باتیں۔۔

منزہ اسکی بات پر پرسوچ انداز میں اسے دیکھ رہی تھی تھی۔۔۔

تمہیں آتی ہے بریانی بنوانی ؟

نہیں لیکن دیکھ کر آرام سے بن جاتی ہے۔۔۔

اچھا!!!! ٹھیک ہے پھر میری مدد کرواؤ لیکن کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیئے۔۔منزہ سوچنے کے بعد انگلی اٹھا کر اسے بولی۔۔

ٹھیک ہے پھلے دوستی ؟ انس نے مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔

ہا! ٹھیک ہے چلو بتاؤ دیکھ کر کیا کرنا ہے۔۔منزہ نے اسکے ہاتھ کو نظر انداز کرتے اس سے پوچھا انس اسکے نظر انداز کرنے پر زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجا کر ہاتھ پہلو میں گرا چکا تھا۔۔

ہائے اس پیاز میں تو بہت مرچیں ہیں۔۔ہائے الو کا پراٹھا ناس پیٹا میری آنکھیں افففف!

ہاہاہا!! تم نے ابھی ایک پیاز نہیں چھیلی اور اتنا تڑپ گئی ہو۔۔۔ہا!! ویسے مجھے خوبصورت لڑکیوں کا تڑپنا بہت سکون دیتا ہے۔۔۔

کچھ کہا؟ منزہ نے اسکی بڑبڑاہٹ پر ایکدم سر اُٹھا کر دیکھا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں تم یہ مجھے دو میں کرتا ہوں تم گوش دھو لو۔۔۔انس نے جلدی سے کندھے اُچکاتے بات پلٹی جب کے اسکے گوش دھونے پر منزہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟

آ چھوڑو سب۔مجھے نہیں بنانا کچھ رکھ دو کل امی بنا دیں گی ویسے بھی انکی انگلیوں میں جادو ہے اور تمہارا بھی شکریہ۔۔منزہ روانی سے بولنے کے ساتھ سارا سامان واپس رکھتی یہ جا وہ جا جب کے پیچھے انس ہکا بکا خالی کچن کو دیکھتا رہ گیا۔۔

تم۔۔۔منزہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی کھڑکی میں احکم کو دیکھ کر حیران ہوتی تیزی سے آگے بڑھی جو سکون سے بیٹھا باہر سنسان سڑک کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

منزہ کی آواز پر چونک کر اسے دیکھا۔۔

کہاں سے آرہی ہو ؟

کچن سے۔۔منزہ نے اترا جار اسے بتا کر اسکے سامنے بیٹھی۔۔

ہمم!!میں پندرہ منٹ سے یہاں بیٹھا ہوں۔۔۔

ایک منٹ تم نے کھڑکی کیسے کھولی۔۔۔منزہ نے اچانک ہاتھ اٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم جانتی تھی میں آؤنگا بچپن میں بھی جب کوئی فرمائش کرتی تھی میں یونہی آتا تھا اور تمہیں معلوم ہوتا تھا میں ضرور آونگا۔۔۔احکم ہلکے سے مسکراتا اسے دیکھ کر بول رہا تھا جو اسکی بات پر مسکرا رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آتی ہوں ہاتھ دھو کر۔۔منزہ اسکی بات ختم ہونے پر خوشی سے اٹھ کر باتھروم کی جانب بڑھی جب احکم کی آواز پر پلٹی۔۔۔

کپڑے چینج کر کے آنا۔۔۔

کیوں؟ منزہ نے ایکدم چونک کر اپنے کپڑوں کو دیکھا۔۔

تمہاری پنڈلیاں نظر آرہی ہیں بیوقوف۔۔

لو جی میں تو کیپری لائی تھی اور تم ہو کے۔۔۔منزہ نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے اسے دیکھا جو اسکی بات سن کر منزہ کو گھور رہا تھا۔۔

اچھا دکھاؤ۔۔احکم کے اچانک کہنے پر منزہ نے شوپنگ بیگ نکال کر اسکے سامنے کیا جس میں کیپری اور ٹاپ تھا احکم نے پکڑ تے ساتھ ہی شاپر باہر پلٹ دیا منزہ کا منہ اور آنکھیں دونوں صدمے سے کھول گئیں۔۔۔

یہ کیا کیا میرے کپڑے تم احکم کے بچے میں تمہارا سر پھوڑ دوں گی۔۔۔منزہ نے جوش میں کہتے اسکے سر کے بال پکڑنے چاہے جب احکم نے تیزی سے دونوں کلائیوں کو۔مضبوطی سے پکڑا۔۔۔

تمیز سے رہو ورنہ تمہیں بھی اسی طرح باہر پھینک دوں گا جو پہنتی ہو کافی ہے یہ فضول آدھے کپڑے ہر گز نہیں پہنو گی۔۔احکم نے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں اسے کہا۔۔

جیلس چھوڑو میرا ہاتھ ہنہہ اب لا کر دو مجھے اس کے بدلے۔۔۔

مل جائے گا اب جلدی کرو مجھے گھر جانا ہے۔۔منزہ کے غصّے سے کہنے پر احکم نے سکون سے اسے جواب دیا۔۔

بہت برے ہو۔۔

کوئی شک ہے ؟ احکم نے سنجیدگی سے اسے دیکھا منزہ گھورتے ہوئے سر جھٹک کر کپڑے لے کر بتھروم چلی گئی۔۔

احکم بے اس کے جاتے ہی نظر گھوما کر سائیڈ ٹیبل پر گول گپوں کو دیکھا جو اسکی فرمائش پر دکان والے سے پہلے ہی کہنے کے لئے ارسلان کو بھیج چکا تھا

وہ جو رات کو آنے کے بعد دیر سے سویا تھا شہریار کے صبح ہی صبح گھر آنے پر تیزی سے بنا کپڑے بدلے نیچے بھاگا۔۔۔

کیا ہوگیا۔۔

احکم بھائی وہ وہ۔۔۔

آگے بھی بول۔۔۔احکم نے جھنجھلا کر اسے گھورا۔۔

وہ احکم بھائی منزہ آپی اور کرن کی لڑائی ہو رہی ہے دانش اور ہنزلہ کو وہ آگے نہیں بڑھنے نہیں دے رہیں کسی کے قابو میں ہی نہیں آرہیں۔۔۔سدرہ آنٹی نے کہا آپ کو بلاؤں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہا!! اس لڑکی کو سکون نہیں ہے سوتی کب ہے یہ۔۔۔چلو تم بلکہ روکو میں پانچ منٹ میں آتا ہوں۔۔۔احکم بڑبڑاتا جلدی سے اسکے روکنے کا کہتا کمرے کی جانب بھاگا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جیسے ہی احکم شہریار کے ساتھ جانے لگا جب رضیہ بیگم کی آواز پر روکا جو کچن میں کھڑی دونوں کی باتیں سن چکی تھیں۔۔۔

کہاں جا رہے ہو ناشتہ کرو پہلے اٹھتے ہی اس جاہل لڑکی کے لیے بھاگ رہے ہو اور تم اسکے ماں باپ کو بتاؤ یہاں کسی نے ٹھیکہ نہیں لیا ہوا۔۔

امی کیا ہوگیا ہے آپ کو کیسی باتیں کر رہی ہیں

واہ بیٹا اب دوسروں کے لئے اپنی ماں سے زبان چلاؤ گے آخری سال ہے تمہارا دماغ بنالو تمہاری شادی نور سے ہی ہوگی ایک ہفتے بعد انگیجمنٹ ہے بتا دینا۔۔۔غصّے میں وہ سب اسے بتا کر جا چکی تھیں جبکہ احکم ساکت کھڑا خالی جگہ کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

چھوڑو اسکے بال۔۔۔۔۔

کیسے چھوڑ دوں آج اسے تو ٹکلا کر دوں گی مجھ پر ہنس رہی تھی ہاں بہت دانت نکل رہے تھے۔۔۔اے ردا ادھر دے وہ ڈبہ آج اسے کاکروچ کا باشتہ کرواتی ہوں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آا۔۔۔نہیں منزہ پلیز چھوڑ دو پلیز میری جان نکل جائے گی چھوڑ دو مجھے امی بچائیں بھائی بچائیں بچاؤ مجھے کوئی پلیز۔۔۔۔۔کرن کاکروچوں کا سنتے ہی گلا پھاڑ کر چیخنے لگی ہنزلہ کو اسکے چیخنے پر ہنسی آنے لگی جب کے سدرہ بیگم سر پکڑ کر بیٹھ گئیں بچپن میں بھی منزہ اور کرن کی اسی طرح لڑائی ہوتی تھی اور ہمیشہ کی طرح احکم ہی منزہ کو لے کر جاتا تھا جیسے ابھی ہونے والا تھا۔۔۔

منزہ چھوڑو اسے۔۔۔احکم کی آواز پر منزہ کا ڈبہ کھولتا ہاتھ وہیں رہ گیا۔۔

احکم نے تیزی سے آکر منزہ کے بازو پکڑ کر کرن سے دور کیا۔۔

آہ! چھوڑو احکم چھوڑوں گی نہیں اس بھوتنی کو یاد رکھنا جس کو اپنے بھوتے پر

لیپا پوتی کر کے پٹانے کی کوشش کرتی ہے نہ وہ جن پچھلی گلی کی طاہرہ آنٹی کی پلاسٹ کے منہ والی کے پیچھے ہے۔۔۔

منزہ خود کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتی تیز تیز بولے جا رہی تھی کرن اسکی بات پر بری طرح گھبرا کر چور نظروں سے اپنی ماں اور بھائی کو دیکھنے لگی احکم نے آفت کی پرکالہ کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر آپنے ساتھ کھینچ کر باہر لے جاکر اسکا رخ اپنے سامنے کیا۔۔۔

تمیز سے خاموش ہو رہی یا جڑوں ایک۔۔۔احکم نے گھورتے ہوئے ایکدم ہاتھ ہوا میں تھپڑ مارنے کے انداز میں اٹھایا۔۔

او ایم جی! شرم نہیں آئے گی تھپڑ مارتے ہوئے وہ بھی اس کے لئے کرن کی بچی کے لئے جانتے ہو نہ کیسے بدتمیز ہنس رہی تھی۔۔۔منزہ نے بنا اثر لیے اپنی بات کہتے جانے کے لئے قدم بڑھا دئے احکم گہری سانس لیتا اسکے پیچھے چلنے لگا۔۔

میرے پیچھے مت آؤ۔۔۔

میں بھی جا رہا ہوں۔۔۔احکم کہتا ہوا اس سے ایک قدم آگے بڑھا۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ لیکن چابی دو۔۔۔منزہ نے ایکدم نظر گھوما کر بائیک کو دیکھ کر کہا۔۔۔

میں کچھ نہیں دے رہا جیسے آئی تھی ویسے ہی جاؤ۔۔۔احکم بولتا ہوا خود بائیک کی جانب جانے لگا منزہ جلدی سے اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔

اپنی دوست کی فکر نہیں ہے تمہیں میں بیچاری دھوپ میں اتنا چل کر گھر جاؤں گی۔۔۔

دوست آئی کیوں تھی پھر ایسے اب جائے خود ویسے بھی دھوپ بھی لینی چاہیے۔۔احکم مسکراہٹ دبا کر بولتا جلدی سے بائیک پر بیٹھا منزہ اسکی بات نظر انداز کرتی خود بھی جلدی سے بیٹھی۔۔۔

بعد میں اٹھا لونگی فائدہ اب چلو امی انتظار کر رہی ہونگی میرا۔۔منزہ کی بات سن کر احکم نے سر جھٹک کر بائیک اسٹارٹ کی اور زن سے لے گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام کا وقت مدیحہ بیگم کچن میں کھڑی چائے کا پانی رکھ رہی تھیں جب منزہ کچن میں داخل ہوئی۔۔۔

امی آپ بھی چلیں ساتھ میں اکیلے نہیں جا رہی۔۔۔

اکیلی کہاں ہو انیقہ اور انس جا رہے ہیں ساتھ اور پھر تمہیں کب سے لڑکیوں کی طرح ماں کی ضرورت پڑ گئی ویسے بھی تو گھومتی رہتی ہو۔۔۔مدیحہ بیگم نے مصروف انداز میں اسے کہا۔۔

ٹھیک ہے مت جائیں یہ طعنے مت دیں۔۔۔منزہ منہ بناتی کچن سے نکل کر اپنے

کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ابھی وہ آکر بیٹھی ہی تھی جب دروازہ نوک ہوا۔۔

کون ہے؟

میں انس ہوں آجاؤں ؟ انس کی آواز پر اس نے اسکارف سہی سے لیا۔۔۔

آجاؤ۔۔۔

منزہ کے اجازت دیتے ہی انس مسکراتا ہوا اندر آیا۔۔۔

ہائے کیا بات ہے چلنا نہیں ہے۔۔۔

ہاں میں بس آرہی تھی تم لوگ چلو۔۔۔منزہ اسے دیکھ کر ایک بار پھر چڑی کل رات کو دوستی کرنے کے باوجود وہ اسے پسند نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

ہمم اوکے ویسے ان میں اچھی لگ رہی ہو۔۔انس اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے تعریف کرنے لگا۔۔۔

ہاہاہا تھنکس تم پہلے ہو جو میرے کپڑوں کی تعریف کر رہے ہو ورنہ کچھ ہیں جن کا بس نہ چلے وہ مجھے کھڑکی سے پھنک دیں۔۔۔منزہ ہنستی ہوئی اسے بتا کر آگے بڑھ گئی انس کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی اس لیے سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔۔۔

السلام علیکم احکم بھائی۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔کہاں سے آرہے ہو۔۔۔احکم نے احمد کو جواب دیتے پوچھا۔۔

امی کو مارکیٹ لے جار گیا تھا وہاں منزہ آپی کو دیکھا کسی آنٹی اور لڑکے کے ساتھ تھیں۔۔احمد نے راز داری سے اسے بتایا احکم کا سیگریٹ پیتا منہ تک جاتا ..ہاتھ بیچ میں ہی رہ گیا

چشمہ پہنا ہوا تھا اس بے؟ احکم نے کش لیتے ہوئے سرسری سا پوچھا۔۔۔

جی لیکن آپ کو کیسے پتہ۔۔۔احمد بے سرہلاتے اس سے پوچھا۔

گیسٹ ہیں اچھا چلو میں جا رہا ہوں۔۔۔تم سب بیٹھو۔۔۔

احکم بھائی بیسٹ آف لک۔۔

کس لئے ؟

اگزیمز کے لئے ویسے میرے ابّو نے کل سختی سے کہ دیا جب تک پیپرز نہیں ہوجاتے گھر سے قدم باہر مت نکالنا ورنہ گھر سے بے دخل کر دیے جاؤ گے پھر کرتے رہنا غنڈہ گردی ویسے سمجھ نہیں آتا یہ خبریں دیتا کون ہے میرے باپ کو۔۔۔۔ارسلان احکم کو جواب دے کر بتا رہا تھا احکم مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔

السلام علیکم امی۔۔۔احکم لاؤنج میں داخل ہوتا با آواز بلند سلام کرتا آگے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑھا۔۔

وعلیکم السلام !! برخوردار ہم ابھی تمہاری ہی باتیں کر رہے تھے بیٹھو۔۔۔تیمور صاحب نے مسکرا کر اسے بیٹھنے کو کہا جب کے ہنزلہ اور رباب معنی خیز مسکراہٹ سے اپنے بھائی کو دیکھ رہے تھے۔۔

خیریت

ہاں بھئی بلکل خیریت ہے پڑھائی کیسی جا رہی ہے تمہاری ؟

الحمدللہ ابو بہت اچھی۔۔۔تیمور صاحب کے پوچھنے پر اس نے ایک نظر ماں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔دوست وغیرہ اپنی جگہ لیکن وہ اپنی پڑھائی کے معاملے میں بہت سنجیدہ تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماشاءاللہ۔۔احکم بیٹا ہم کچھ بات کرنا چاہتے ہیں تم سے

جی کریں میں سن رہا ہوں۔۔۔احکم سکون سے صوفے سے ٹیک لگا کر بولا جب اپنے باپ کی بات سن کر جھٹکے سے آگے ہوا۔۔

کیا ہوا تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔۔تیمور صاحب نے اسکے انداز پر پوچھا۔۔

نہیں ابو ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن اتنی جلدی کیا ہے اور ابھی تو جاب بھی نہیں ہے۔۔

لو اس میں کیا ہے وہ تو انشاءاللہ مل جائے گی ہم بات کر چکے ہیں گھر کی ہی

بچی ہے اتنے سلیقے مند پڑھی لکھی دھیمے مزاج کی بولنا ہنسنا بھی اتنا پیارا ہے اور کیا چاہیے۔۔۔

جی امی اور بال بھی کتنے پیارے ہیں لمبے۔۔۔ہنزلہ نے پرجوش انداز میں اپنی ماں کی بات کاٹی اسے بھی نور پسند تھی اپنے بھائی کے لئے۔۔۔

ہاں بالکل۔۔۔احکم اب تم بتاؤ کیا کہتے ہو تاکہ ہم منگنی کی تاریخ رکھ سکیں۔۔۔

ہاہ!! جیسا آپ چاہیں کریں۔۔۔احکم گہری سانس لیتا سب کے مسکراتے چہروں کو ایک نظر دیکھ کر بولتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔

احکم تم خوش ہو؟ تیمور صاحب نے ایکدم پوچھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوشی کا پتہ نہیں اور جب سب بات کر ہی چکے ہیں تو یہ سوال بے معنی ہوگیا ہے۔۔۔احکم سنجیدگی سے بولتا لمبے لمبے ڈاگ بھرتا کمرے کی طرف بڑھ گیا جب کے سب اسے جاتا دیکھتے رہ گئے۔۔

میں پھر بات کرتی ہوں نورین سے۔۔۔رضیہ بیگم نے گہری سانس لے کر تیمور صاحب سے کہا۔۔

ٹھیک ہے تم کر لو بات آج ہی۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔تم تو بہت ہی فنی ہو۔۔۔منزہ نے ہنستے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔۔۔۔انس زبردستی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر گاڑی سے اترا۔۔۔

لائیں آنٹی یہ سجاوٹ کا سامان مجھے دے دیں اسے ہم خاموشی سے سجائیں گے۔۔۔منزہ شوپنگ بیگ ان سے لیتی یہ جا وہ جا۔۔

انس کتنی زندہ دل لڑکی ہے مجھے پسند آئی ہے یہ۔۔انیقہ بیگم منزہ کو جاتے دیکھ کر اپنے بیٹے سے بولیں۔۔

ہمم اچھی ہے۔۔انس اپنی ناگواری چھپاتا مسکرا کر بولا انیقہ بیگم اسکی بات سن کر گہری مسکراہٹ کے ساتھ اندر بڑھ گئیں۔۔۔

رات کا وقت تھا منزہ کھانا کھا کر ابھی کمرے میں داخل ہوئی ہی تھی جب کھڑکی بجنے کی آواز پر چونکی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون ہے؟

ہنزلہ۔۔دوسری طرف بڑے سکون سے بتایا گیا منزہ نے سنتے ہی اپنی چپل ہاتھ میں پکڑ کر کھڑکی کھولی۔۔۔

ایک منٹ کچھ بھی کرنے سے پہلے سوچ لیں دھماکے دار خبر لایا ہوں۔۔ہنزہ نے اسکا ارادہ دیکھ کر تیزی سے اپنی بات مکمل کی۔۔۔

ٹھیک ہے پانچ منٹ ہیں صرف تمہارے پاس جلدی سے بتاؤ اور چلتے بنو مجھے کام ہے۔۔منزہ نے دانت پیس کا ہاتھ پہلو میں گراتے ہوئے اُسے کہا۔۔۔

منزہ کے مان جانے پر ہنزلہ شکر کا سانس لیتا مسکرا کر اسے قریب آنے کا

اشارہ کرنے لگا۔۔

ہا! جلدی بولو اب۔۔

ہمارے احکم بھائی کی اس ہفتے منگنی ہے نور بھابھی کے ساتھ۔۔۔۔کل پتہ چل جاتا لیکن آپ دوست ہیں اس لئے آپ کو پہلے معلوم ہونا چاہیے نہ اس لئے میں آگیا۔۔۔ہنزلہ خوشی سے اسے بتا کر مسکرا رہا تھا جو سنتے ہی سن ہو چکی تھی۔۔

کیا ہوا ؟ کچھ کہیں گی نہیں۔۔۔ہنزلہ نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا جو اسکی آواز پر چونک گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہا ں۔۔۔احکم میرا مطلب احکم کی مرضی سے ہورہا ہے؟ منزہ تیزی سے خود کو سمجھالتی سرسری انداز میں پوچھنے لگی ہاتھ میں تھامی چپل چھوٹ کر نیچے گر چکی تھی۔۔۔

لیں۔۔ظاہر ہے پھر ہماری کزن ایک معصوم سی لڑکی ہیں۔۔اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔ہنزلہ مسکرا کر کہتا تیزی سے واپس چلا گیا جب کے منزہ مٹھیاں بھیجے کتنی ہی دیر کھڑی رہی۔۔۔۔

احکم۔۔۔احکم کی مرضی شامل ہے کیا وہ نور کو پسند کرتا ہے۔ہاں ایسا ہوسکتا ہے وہ۔۔۔وہ میری طرح تھوڑی ہے لیکن میں منزہ تیمور ہوں وہ مجھ جیسی ہو بھی نہیں سکتی۔۔لیکن وہ اس۔۔۔اس نور کو پسند کرتا ہے منگنی کر رہا ہے احکم

ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔خود کلامی کرتی منزہ کھڑکی بند کرتی بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی سر جھکا گئی۔۔۔

اگلے دن خبر محلے میں سب کو معلوم ہوگئی کے احکم اپنی خالہ زاد سے منگنی کر رہا ہے رضیہ بیگم خود جا کر سب کو انویٹیشن دینے جا رہی تھیں جب کے احکم سب سے انجان پیپرز کی تیاریوں میں مشغول تھا۔

آپ کو بہت مبارک ہو۔۔۔مدیحہ بیگم نے خوش گوار لہجے میں کہا۔

بہت شکریہ یہ منزہ کہاں ہے کہیں باہر گئی ہے ؟

ارے نہیں نہیں وہ تو اپنے کمرے میں ہے۔۔۔مہر جا کر بلاؤ منزہ سے کہو رضیہ آنٹی آئی ہیں۔۔۔مدیحہ بیگم نے جلدی سے مہر سے کہا

ابھی بلاتی ہوں۔۔۔مہر کہتے ہی کمرے کی جانب بڑھی دو بار دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد اندر سے لاک کھولا۔۔

کیا بات ہے؟ منزہ مسکراتی ہوئی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

رضیہ آنٹی آئی ہیں منزہ آپی اور جانتی ہیں کیوں آئی ہیں۔

آہ!! جانتی ہوں میرے دوست کو اپنی پسند مل گئی ہے جس کے ساتھ احکم صاحب جلد شادی کرنے والے ہیں سہی کہا نہ ؟ منزہ نے ضبط سے مسکرا کر مہر کو دیکھا جو حیران ہونے کے بعد سر کو نفی میں ہلا کر مسکرانے لگی۔۔۔

بلکل سہی ضرور آپ کو احکم بھائی پہلے ہی خبر دے چکے ہیں اب چلیں آجائیں۔۔۔مہر کے مسکراتے ہوئے بتانے پر منزہ کو ایک بار پھر جھٹکا لگا۔۔

ہمم۔۔ہاں چلو۔۔۔منزہ نے گلے میں آنسوؤں کا گولہ حلق میں اتارتے سر ہلا کر چلنے کو کہا۔۔۔

السلام علیکم احکم بھائی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔

وعلیکم السلام! لیکن کس لئے؟ احکم نے تعجب سے ارسلان سے پوچھا۔۔۔۔

اہم اہم احکم بھائی اب چھپانے کا فائدہ نہیں ہے سب کو معلوم ہو چکا ہے آپ منگنی کر رہے ہیں آنٹی کو ابھی منزہ کے گھر بھی جاتے دیکھا ہے۔۔۔ارسلان کی بات پر وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا وہ کیسے بھول گیا منزہ کو بتانا اب وہ لازمی اس سے ناراض ہوگی۔۔۔

اچھا میں رات کو ملتا ہوں تم سب سے بائے۔۔۔احکم کال ڈسکنیکٹ کرتا جلدی سے کمرے سے نکلا۔۔۔

احکم بھائی کہاں جا رہے ہیں۔۔۔

ہنزلہ امی کہاں ہیں ؟ احکم نے ابھی پوچھا ہی تھا جب رضیہ بیگم اندر داخل ہوئیں۔۔

کیا بات ہے احکم ؟

امی آپ کو کس بات کی اتنی جلدی ہے میں کہیں بھاگا جا رہا ہوں جو آپ انویٹیشن دے رہی ہیں۔۔

احکم یہ کس طرح سے بات کر رہے ہو مجھ سے تم اور تمہاری رضامندی سے ہی ہو رہا ہے منگنی ہفتے کو ہے کیا ایک دن پہ پہلے جا کر انوائٹ کرنا اچھی بات ہے۔۔۔احکم کی بات پر رضیہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا احکم گہری سانس لیتا دوبارہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

منزہ۔۔۔

جی امی۔۔۔۔مدیحہ بیگم کی آواز پر جلدی سے منہ پے پانی کے چھپکے مارتی وہ باتھروم سے نکلی۔۔۔

انس بلا رہا ہے سامان لے جاؤ۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن آپ کہاں جا رہی ہیں ؟ منزہ نے مسکراتے ہوئے ان سے پوچھا۔۔

ریحانہ کی طرف جا رہی ہوں مہر کے ساتھ۔۔

امی ایک تو آپ کی ان سے دوستی سمجھ نہیں آتی اوپر سے انکا وہ بیٹا مدثر بدتمیز کہیں کا۔۔۔

بس چپ رہو تمہیں تمیزدار لگتا کون ہے۔۔۔۔مدیحہ بیگم نے ہاتھ اٹھا کر اسے

ٹوکتے ہوئے کہا منزہ نے انکی بات پر کندھے اچکائے۔۔۔

مدیحہ بیگم کے جاتے ہی منزہ کمرے سے نکلی سامنے ہی انس اپنی ماں سے راز و نیاز کر رہا تھا۔۔۔

چلو۔۔۔منزہ اسے کہتی سارا سامان ٹیبل پر رکھ چکی تھی انیقہ بیگم انس کا کندھا تھپتھپاتی کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔

اہم! منزہ یہ جو آج آنٹی آئی تھیں تم انکے بیٹے کو جانتی ہو ؟ انس نے عجیب انداز میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہم بچپن کے دوست ہیں وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے حیرت ہے اتنے دن سے یہاں ہو تمہیں معلوم نہیں ہوا۔۔۔منزہ نے اسکی بات پر ناگواری سے جواب دیا جب کے انس جو ربن پکڑے ہوئے تھا اسے توڑ چکا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے کیسے معلوم ہوتا ہر کسی سے بات کرنا مجھے پسند نہیں ہے ویسے تم خوش ہو ؟

انس کے سوال پر منزہ جو غبارہ پھولانے لگی تھی رکھ کر گہری سانس لیتی اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

میرا دوست خوش ہے تو میں بھی خوش ہوں مجھے اس کی خوشی بہت عزیز ہے۔۔۔منزہ کی بات پر انس زبردستی مسکرایا۔۔۔

اور اگر وہ خوش نہ ہو تو۔۔۔عجیب چبھتے ہوئے لہجے میں انس نے اسے

دیکھا۔۔

دیکھو ڈبل بیڑی اگر وہ خوش نہیں ہوتا تو وہ کبھی بلبتوڑی سے منگنی پر راضی نہیں ہوتا خیر چھوڑو اور کام پر لگو ہم۔۔۔۔منزہ نے اس بار سلگ کر اسے جواب دے کر سر جھٹکا انس صبر کے گھونٹ بھر کے رہ گیا۔۔

مدیحہ بیگم مہر کے ساتھ جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوئیں خوبصورتی سے سجے لاؤنج کو دیکھ کر مہر اچھل پڑی۔۔۔

ہیپی برتھڈے ٹو یو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیپی برتھڈے ٹو یو

ہیپی برتھڈے ڈیئر مہر ، ہیپی برتھڈے ٹو یو۔۔۔۔

منزہ زور و شور سے بولتی مہر سے گلے لگی۔۔۔سب لاؤنج میں ہی جما تھے مہر پرجوش انداز میں سب سے ملنے لگی جب رباب کرن کے ساتھ ہنزلہ اور احکم بھی آتے دیکھے۔۔۔منزہ نے گہری سانس لیتے مدیحہ بیگم کو اشارہ کیا۔۔۔

السلام علیکم !! آنٹی۔۔۔

وعلیکم السلام! آجاؤ بچوں۔۔۔مدیحہ بیگم سلام کا جواب دیتیں سب کو اندر آنے کا کہتیں انیقہ بیگم کو بتانے لگیں انس نے ناگوری سے احکم کو دیکھا جو منزہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

احکم نے انس کو دیکھا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس سے ملنے کا۔۔

کچھ دیر میں کیک کاٹا گیا۔۔۔

منزہ آپی تھینک یو مجھے بہت خوشی ہوئی سب کو دیکھ کر۔۔۔

اسے کہنے سے اچھا ہے تم مجھے کرو لڑکی میں نے ہی آنٹی سے بات کی تھی ورنہ تمہاری آپی تو کل سے غائب ہیں اس سے قبل منزہ جواب دیتی ہنزہ نے آکر اسے کہا۔۔۔

ہماری زندگی پر بہت بڑا احسان کر دیا ہم تو تمہارے اس احسان تلے دب گئے۔۔۔منزہ ایکٹنگ کرتی ہنزلہ کو بول کر کرن کے نزدیک گئی۔۔

گفت لائی ہو کیا۔۔

ہاں تمہاری طرح نہیں ہوں میں۔۔۔کرن نے گھورتے ہوئے اس سے پیچھے ہوئی۔۔

زیادہ ہی زبان نہیں چلنے لگی ہے خیر مہمان ہو ورنہ تمہارے ان بالوں کو کاٹنے کا ارادہ تھا میرا۔۔۔

احکم بھائی۔۔۔کرن نے اسکی بات پر جلدی سے احکم کو آواز دی جو انہی کی طرف آرہا تھا کرن کے احکم بھائی کہنے پر منزہ نے پلٹ کر اُس دشمنِ جاں کو دیکھا۔۔

میں تمہیں کال کرنے والا تھا۔۔۔احکم نے نزدیک آتے ہی اسے کہا۔۔

ہاہ!!! لیکن ضرور تم بھول گئے ہوگے تم ہمیشہ ایسا کرتے ہو احکم۔۔۔منزہ نے گہری سانس لیتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آئندہ کبھی نہیں ہوگا۔۔۔احکم نے ایک قدم آگے بڑھ کر اسے کہا۔۔۔

آئندہ کا کسے پتہ تمہاری وہ نور اگر اسے میرا ساتھ پسند نہ آیا۔۔۔

ہا!! منزہ تیمور ایسی باتیں کر رہی ہے مجھے تو یقین نہیں آرہا۔۔احکم نے شرارت سے اسے جواب دیا منزہ نے اسکے کندھے پر چپت لگائی۔۔۔

کرنا بھی مت منزہ تیمور جیسی ہے ویسی ہی رہے گی اپنی اس ہونے والی کو بھی سمجھا دینا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منزہ نے ہنستے ہوئے اسے دھمکی دی دونوں ساتھ کھڑے ہنس رہے تھے جب کے انس دور کھڑا غصے سے دیکھ رہا تھا یہ نہیں تھا منزہ سے اسے محبت ہوگئ تھی وہ صرف اسے پانا چاہتا تھا۔۔۔

کھانا کھا کر جانا بچوں۔۔۔۔

نہیں آنٹی شکریہ مجھے کچھ کام ہے ہنزلہ وغیرہ ہیں یہیں۔۔۔احکم نے انکی بات پر جلدی سے کہا اسے دوستوں سے بھی ملنے جانا تھا جب کے منزہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔

چلو ٹھیک ہے پھر آنا۔۔مدیحہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اسے کہا جب کے انس اسکے جانے کا سن کر شکر کا سانس لیتا منزہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

چلتا ہوں ارسلان شہریار وغیرہ انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن روک جاتے۔۔

پھر آؤں گا۔۔منزہ کی بات پر احکم نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جو سر ہلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

یہ وہی تھا نہ تمہارا فرینڈ۔۔۔احکم کے جاتے ہی انس منزہ کے مقابل آیا۔۔

بیسٹ فرینڈ ڈبل بیٹری۔۔ویسے تم ملے نہیں اُس سے۔۔۔منزہ نے مسکرا کر اسے جواب دیا جو خود کو ڈبل بیٹری کہلوانے پر اندر تک جل گیا تھا۔۔

منزہ اسکے تاثرات دیکھتی سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی تھی جب کے انس تیزی سے اپنی ماں کے پیچھے گیا تھا۔۔

انیقہ بیگم جو کمرے میں داخل ہوئیں تھیں کھٹکے پر چونکی۔۔۔

کیا بات ہے انس۔۔۔

امی وہ۔۔۔۔امی میں منزہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔بم تھا جو انکے سر پر پھٹا تھا۔۔

ہاہاہا۔۔۔تم سدھر جاؤ سمجھے چلو نکلو اب میرے گھر سے بہت ٹھوس لیا۔۔منزہ نے زور دار قہقہ لگاتے ہنزلہ کے کندھے پر چپت لگائی۔۔۔

سہی ہے جا رہا ہوں لیکن یاد رکھیے گا احکم بھائی کی منگنی میں آپ سے بدلہ لے لوں گا۔۔۔

ہم اتنے برے دن نہیں آئے ہیں منزہ تیمور کہ بدلہ لینے کے لئے تمہارا سہی سلامت ہونا شرط ہے۔۔۔منزہ نے اسکی بات پر گہری سانس لیتے گردن اکڑا کر کہا منزہ کی بات پر کرن نے منہ بنایا۔۔

احکم بھائی کی شادی ہونے دو پھر دیکھتے ہیں کتنی چلتی ہے اس کی ہر کسی سے پنگا لیتی ہے جانتی ہے احکام بھائی اسکی سائیڈ لے لیتے ہیں۔۔۔کرن نے جل کر ردا کو کہتے باہر کا رخ کیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کے جاتے ہی منزہ اپنے کمرے میں جاکر لاک لگا کر چت لیٹ گئی۔۔۔۔

آنکھوں کو موندتے ہی ضبط کیے آنسوں گرتے چلے گئے۔۔۔

احکم۔۔۔۔۔آہ۔۔۔۔

وہ پڑھی لکھی نہیں ہے انس۔۔۔

جانتا ہوں لیکن آج آپ نے ہی تو کہا تھا وہ آپ کو پیاری لگی۔۔۔۔انس نے چشمہ اترتے ہوئے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔

مجھے تو مہر بھی پیاری لگی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کے رشتہ کر دیا جائے۔۔۔

لیکن میں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔انس نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔انیقہ بیگم نے ناگوری سے اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔۔

دماغ خراب ہوگیا ہے میں ایسی لڑکی سے تمہاری شادی نہیں کروا سکتی میں تمہارے مزاج کو بھی بہت اچھے سے جانتی ہوں کس طرح تم اپنے غصّے پر قابو پاتے ہو ہم جانتے نہیں منزہ وہ لڑکی نہیں ہے جو دب جائے گی۔۔انیقہ . بیگم کی بات پر انس نے ہاتھ مار کر ٹیبل پر رکھے گلاس کو پھینکا۔۔۔۔

!!انس۔۔۔۔

مجھے وہ چاہیے امی میں اسے خود سدھار لونگا آپ کل ہی آنٹی سے بات کریں۔۔انیقہ بیگم منہ پر ہاتھ رکھے انس کو دیکھ رہی تو تھیں جو غصّے سے بولتا دوبارہ بیٹھ گیا تھا انیقہ بیگم کتنے ہی لمحے اسکے کانپتے ہاتھوں کو دیکھتی رہیں۔۔

اگلے دن منزہ سو کر اٹھنے کے بعد جلدی جلدی تیار ہوکر مہر کو بتا کر باہر جانے لگی جب کچن کی طرف جاتیں مدیحہ بیگم نے اسے روکا۔۔۔

منزہ کہاں جا رہی ہو ناشتہ کون کرے گا۔۔۔

امی مجھے بھوک نہیں ہے میں آتی ہوں آدھے گھنٹے تک۔۔۔منزہ نے بیچارگی سے انہیں کہا اس سے قبل وہ جواب دیتیں انس اس کی طرف آیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں جا رہی ہو میں بھی چلوں۔۔انس نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔

میں ردا کی طرف جا رہی ہوں۔۔امی آجاؤں گی۔۔۔منزہ اسے جواب دیتی مدیحہ بیگم کو کہتی پلٹ گئی۔۔

انس بیٹا تم بیٹھو ٹیبل پر۔۔۔

جی ضرور ویسے آنٹی یہ ہمیشہ ایسے ہی اٹھ کر چلی جاتی ہے برا مت مانیے گا لیکن لڑکی کو اتنی چھوٹ نہیں دینی چاہیے کون کیسا ہو کسے معلوم۔۔مدیحہ بیگم کو کہتا وہ ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا جب کے مدیحہ بیگم نے گھبرا کا سینے پے ہاتھ رکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منزہ جتنی بھی مضبوط سہی لیکن حقیقت یہی تھی کے وہ لڑکی تھی کانچ کی مانند۔۔

گھر سے نکلتے ہی منزہ پارک کی طرف جانے لگی جب راستے میں اسے شہریار وغیرہ دیکھے۔۔احکم ان کے ساتھ نہیں تھا یہ دیکھتے ہی منزہ تیز تیز چلتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

آج منزہ سے تمہاری شامت آتے آتے رہ گئی۔۔۔ارسلان نے ہنستے ہوئے شہریار سے کہا جس نے سنتے ہی ارد گرد نظر دوڑائی تھی۔۔۔

ہاہاہا! میں نے ابھی جاتے دیکھا ہے ویسے اتنی خاموشی ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔

تمہارا کیا خیال ہے وہ آکر خاطر تواز اکرتیں پھر چین ملتا۔۔۔شہر یار بے چڑ کر ارسلان کو جواب دیا جو ایک بار پر ہنس رہا تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے احکم بھائی کی منگنی کی وجہ سے اپ سیٹ ہوں۔۔۔احمد نے دونوں کو دیکھتے ہوئے سوچتے ہوئے کہا ارسلان اور شہریار دونوں چونکے۔۔۔

کیوں بے تجھے کیوں لگ رہا ہے ہماری منزہ بہن اپ سیٹ ہونے والی نہیں ہیں رہی احکم بھائی کی بات تو سب سے زیادہ وہی انکے لئے خوش ہوگی دیکھتا نہیں تھا کیسے احکم بھائی کے رزلٹ ہر کھیل کے ہر میدان میں کامیاب ہونے پر ایسے خوش ہوتی ہے جیسے احکم بھائی نہیں اسے کامیابی ملی ہے اب چھوڑو ان باتوں کو میں جا رہا ہوں رات کو ملتے ہیں۔۔۔ارسلان کہتے ہوئے جانے لگا ارسلان ردا کا بھائی تھا احکم سے ایک سال چھوٹا۔۔۔

ارسلان کی بات پر دونوں نے سر ہلائے۔۔۔

!!اہم

السلام علیکم!! آنٹی کیسی ہیں آپ ؟ منزہ جو خاموشی سے بینچ پر بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی چونک کر خوش گوار لہجے میں انہیں دیکھا جو مسکرا کر جواب دیتیں اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئیں تھیں۔۔

بہت دنوں بعد آئی ہو بیٹی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر پر مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں امی نے خاص تاکید کی تھی منزہ گھر سے مت نکلنا۔۔منزہ نے کندھے اچکا کر مسکرا کر بتایا وہ اکثر پارک آتی تھی آدھے گھنٹے کے لئے۔۔۔

اچھا چلے گئے ہیں۔۔۔۔

ہاہاہا !! نہیں کل پرسوں تک جائیں شاید۔۔منزہ انکی بات پر ہنس کر کندھے اُچکا کر بولی۔۔۔

پھر آج یہ پیاری لڑکی یہاں کیسے۔۔۔۔

بہت گھٹن ہو رہی تھی اسلئے کچھ دیر کے لئے آگئی۔۔۔منزہ نے انکی بات سن کر مسکراتے ہوئے جواب دیا جو اسے بغور دیکھ رہی تھیں۔۔

کیا بات ہے منزہ آج یہ کھلکھلاتی لڑکی اتنی چپ چپ کیوں ہے؟ بسمہ بیگم نے نرمی سے اسکی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے چہرہ اپنی طرف کیا۔۔

کچھ بھی تو نہیں۔۔۔

نہیں بتانا چاہتی تو زبردستی نہیں کرونگی لیکن یہ ضرور کہوں گی اگر کوئی ایسی بات جو تمہیں پریشان کر رہی ہے اسے کہہ دو ورنہ یہ بوجھ دل پر قابض ہوجائے گا۔۔۔بسمہ بیگم نے سنجیدگی سے اسے جواب دیا منزہ نظریں جھکائے سنتی گہری سانس لیے کر انہیں دیکھنے لگی۔۔

آپ کو لگتا ہے مجھ جیسی لڑکی محبت کر سکتی ہے ؟ کیا آپ یقین کریں گی ؟

منزہ نے ٹھہر ٹھہر کر پوچھا جو اُسکے سوال پر مُسکرائیں تھیں۔۔۔

ہاہ!!۔ہاں میں یقین کرتی ہوں تم بظاہر جیسی بھی ہو لیکن تمہارا دل بہت گداز ہے۔۔۔۔عورت تو ہے ہی خود محبت تم جیسی۔۔۔۔مجھ جیسی۔۔۔چاہے وہ طوائف ہی کیوں نہ ہو کہیں یہ دل فتح کرتا ہے تو کہیں رسوا۔۔۔۔لیکن منزہ محبت زبردستی کی قائل نہیں ہے جہاں زبردستی آجائے وہاں کبھی محبت نہیں ٹھہرتی۔۔۔اچھا چلو میں چلتی ہوں انشاءاللہ پھر ملاقات ہوگی اپنا خیال رکھنا مسکراتی رہا کرو یہ بہت قیمتی ہے۔۔۔۔۔۔۔بسمہ بیگم بات مکمل کرتیں منزہ کا گال تھپتھپاتیں اٹھ کر چلی گئیں جب کے منزہ مسکرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

احکم کل چلنا ہے منگنی کی شاپنگ کے لیے۔۔۔رضیہ بیگم اسے کہتیں چلی گئیں۔۔۔احکم نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھ پھر گہری سانس لے کر بک بند کرتا موبائل اٹھا کر منزہ کو کال ملانے لگا۔۔۔

ہیلو۔۔۔

ہیلو احکم کیا ہوا؟

پتہ نہیں۔احکم اٹھ کر بیڈ پر چت لیٹا۔۔

سو جاؤ۔۔۔پڑھ پڑھ کر دماغ چل گیا ہے ہاہاہا۔۔۔۔منزہ ہنستے ہوئے بیڈ پر لیٹی۔۔

کچھ تم بھی پڑھ لیا کرو ہماری ناک ہی کٹواتی رہتی ہو۔۔

ناک ہے کیا۔۔۔

اچھا بتاؤں تمہیں۔۔۔منزہ کے شرارت سے کہنے پر احکم بے مسکرا کر اسے جواب دیا۔۔۔

مجھے چھوڑو اپنی اس نور بلبتوڑی کو بتانا۔۔۔

ہاہاہا!! چلو ٹھیک ہے اب یہی رہ گیا تھا۔۔منزہ کے جل کر بولنے پر احکم ہنستے ہوئے کہتے سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منزہ اب تم مجھے خرانٹ عورتوں کی طرح طعنے دو گی۔۔

ہاہاہا!!۔ہاں بلکل میں تمہیں طعنے دینے کا حق جو رکھتی ہوں۔۔۔اچھا ایک بات پوچھوں ؟

ہمم۔۔احکم کے کہنے پر منزہ نے سر جھٹکا

کچھ نہیں چھوڑو۔

پوچھ لو یار میں نہیں کھاؤں گا تمہیں۔۔۔احکم نے مسکراہٹ دبا کر شریر لہجے میں کہا۔۔۔

منزہ اسکی بات پر مسکرا کر رہ گئی۔۔۔

یہ خاموشی جو گفتگو کے بیچ ٹھہری ہے،

!!بس یہی ایک بات ساری گفتگو سے گہری ہے

شام کا وقت تھا موسم صبح سے ہی آبرے آلود تھا ایسے میں منزہ چھت پر دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھی اپنی کتابیں سامنے رکھے ہوئے تھی جب قدموں کی آواز پر سر اٹھا کر آنے والے کو دیکھا۔۔

پڑھائی ہو رہی ہے لیکن یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔

آہ! میں ناکام ہی سہی لیکن اتنا جانتی ہوں تعلیم حاصل کرنے کے لئے جگاہوں کی نہیں محنت اور لگن کی ضرورت ہوتی ہے خیر میں تمہیں کیوں بتا رہی ہوں تم تو قابل انسان ہو ادب و احترام جانتے ہو۔۔۔منزہ نے لحاظ کئے بغیر ساری بھڑاس انس پر نکال دی جو اپنا غصہ ضبط کرتا دھیرے سے مسکراتا اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔

تمہاری اس گفتگو سے مجھے شک ہو رہا ہے۔۔۔

اچھا کس چیز کا ؟ منزہ نے طنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا وہ جانتی تھی اسکی یہ باتیں سب کو ہضم کرنا مشکل ہوجاتی تھیں۔۔۔

یہی کے ایک ناکام لڑکی کے پیچھے ایک کامیاب لڑکی چُھپی ہے۔۔۔۔

ہاہاہا!! اچھا شک ہے۔۔چلو میں چلتی ہوں۔۔۔ویسے تم لوگ کب جا رہے ہو ؟

منزہ اسکی بات ہنسی میں اڑاتی جاتے جاتے روک کر پوچھنے لگی۔۔

ابھی نہیں مجھے کچھ چاہیے وہ لے لوں پھر۔۔۔انس گہری نظروں سے اُسے دیکھ کر بولا منزہ اسکی بات پر غور کیے بغیر کندھے اُچکا کر نیچے چلی گئی۔۔

تمہاری اکڑ تو میں نکالوں گا منزہ بی بی بہت زبان ہے تمہاری۔۔کانپتے ہاتھوں کی مٹھیاں کھولتے وہ خود کلامی کرتا چشمہ اُتار کر فرش کو گھورنے لگا۔

منزہ آپی کیسی لگ رہی ہوں جلدی بتائیں۔۔۔مہر کمرے میں داخل ہوتی چہک کر بولی منزہ جو خاموش کھڑکی کھولے سوچوں میں گم تھی چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔اور آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں ایسا نہ ہو منگنی کی رسم بھی ہوجائے اور کھانا بھی کھل جائے۔۔۔ مہر بولتی ہوئی اسکے نزدیک بڑھی۔۔۔

ہا۔ہاں میں تیار ہونے ہی جا رہی تھی۔۔۔منزہ سمبھلتی مضبوطی سے بولتی بیڈ پر رکھے پینٹ کے ساتھ کرتی کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

منزہ آپی احکم بھائی کی منگنی ہے آج تو ایسے کپڑے مت پہنیں۔۔۔میں آپ کو شلوار قمیض دیتی ہوں وہی جو امی نے ردا باجی کی بڑی بہن کی منگی پر سلوایا تھا بہت اچھی لگیں گی۔۔۔

واقعی اچھی لگوں گی مہر ؟ مہر کی روانی میں چلتی زبان منزہ کے سوال پر رکی۔۔۔

ایسے کیوں پوچھ رہی ہیں آپ ؟ اور لوگوں کی پرواہ کب سے ہونے لگی آپ کو کسی کو اچھی لگیں یا بری مجھے امی اور ابّو کو آپ بہت اچھی لگیں گی امی تو لگتا ہے مٹھائیاں ہی نہ بٹوانے لگ جائیں ہاہایا!! ۔۔

ہمم لیکن میں ٹھیک ہوں اسی میں۔۔۔منزہ اسکی بات پر سر ہلا کر باتھروم کی طرف جانے لگی جب مہر نے اسکے ہاتھ سے کمرے کھینچے۔۔۔

ضرورت ہے میرے لئے پلیز۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہ!! اچھا ٹھیک ہے لیکن صرف کپڑے اور کوئی الٹی فرمائش مت کرنا تم جانتی ہو مجھے کوفت ہوتی ہے۔۔۔منزہ نے گہری سانس لے کر انگلی اٹھا کر کہا مہر خوشی سے اسکے گلے لگتی وارڈروب کی جانب بڑھ گئی جب کہ منزہ مسکراتی ہوئی باتھروم کی طرف۔۔

ماشاءاللہ بہت اچھے لگ رہے ہو۔۔۔۔مہمان آنا شروع ہوچکے ہیں بیٹا تم بھی آجاؤ نورین اور مصطفیٰ بھائی بھی پہنچنے والے ہیں۔۔۔رضیہ بیگم کمرے میں آتیں مسکرا کر واری صدقے ہوتیں کہ کر کمرے سے نکل گئیں احکم انکے جاتے ہی صوفے پر بیٹھ کر سر پشت پے گرا کر آنکھیں موند گیا جب موبائل پر کال

آنے پر چونکا۔۔احکم نے سیدھے ہوتے ہوئے موبائل نکالا جہاں منزہ کالنگ جگمگا رہا تھا۔۔

فرصت مل گئی۔۔احکم نے کال ریسیو کرتے ہی اسے کہا جو تیار اپنے کمرے میں آیئنے کے سامنے کھڑی بالوں میں برش کر رہی تھی۔۔۔

یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے تھا۔سب خیریت ہے احکم ابراھیم آج کل میری یاد زیادہ نہیں ستا رہی۔۔ہاہاہاہا۔۔۔منزہ اسے کہتی ہنسنے لگی ایکدم مہر کمرے میں داخل ہوئی۔۔

مجھے موقع نہیں مل رہا آنے کا تبھی اسے چھوڑو کب تک آرہے ہو اور تیمور انکل آرہے ہیں نہ ؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکل سب آرہے ہیں مفت کا کھانا کون چھوڑ سکتا ہے ہاہاہا۔۔۔منزہ بات مکمل کرتی دوبارہ ہنسنے لگی احکم کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔

بات بات پر کیوں اس طرف ہنس رہی ہو لڑکی۔۔۔چلو پہنچو میں رکھتا ہوں۔۔۔احکم نے اسے ٹوکتے حکم دے کر کال ڈسکنیکٹ کی۔۔دوسری طرف منزہ نے ہونٹ بھینچے موبائل ہٹایا۔۔۔

منزہ آپی چلیں ہم جارہے ہیں۔۔۔ویسے بہت اچھی لگ رہی ہیں امی اور ابّو احکم بھائی سب سکتے میں ہی نہ آجائیں۔۔مہر نے محبت سے اپنی بہن کو دیکھ کر کہا منزہ اسکی بات سن کر پھیکا سا مسکرانے لگی

کسے کہتی دل کا درد ناسور بننے والا ہے۔۔

مہر تم لوگ چلو میں آتی ہوں۔

لیکن۔۔۔

اففف!! کہ رہی ہوں نہ ساتھ ہی تو ہے گھر پھر سب کو ساتھ ہی سرپرائز دوں گی ہمم۔۔۔منزہ اسے کہتی باتھروم چلی گئی جب کے مہر گہری سانس لے کر باہر نکل گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احکم بھائی دل میں لڈو گلاب جامن برفی چمچم قلاقند رس گلے کھو۔۔۔

ابے چپ بے پاگل آدمی۔۔۔ارسلان نے ایکدم اسکے سر پے چپت لگائی جو بات بھولے مٹھائیوں کے نام لے رہا تھا۔۔۔

گھور مت بھوکے کھانا بھی ملے گا لیکن تو بیکری پے نہیں کھڑا۔۔شہریار کے خاموشی سے گھورنے پر تپ کر بولا جب کے احکم چپ کھڑا کبھی انہیں دیکھتا تو کبھی بیرونی گیٹ کو۔۔۔۔

کیا بات ہے احکم بھائی اتنے خاموش کیوں ہیں۔احمد دونوں کی نوک جھونک سے محظوظ ہوتا اچانک احکم سے بولا کونکہ نور اور اسکے گھر والے آچکے تھے۔۔۔

اس سے قبل وہ جواب دیتا تیمور صاحب کو اپنے گھر والوں کے ساتھ آتے دیکھ

کر انکی طرف بڑھا۔۔

السلام علیکم!! انکل۔۔۔

وعلیکم السلام !! مبارک ہو بیٹا۔۔۔۔تیمور صاحب بلگیر ہوتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولے۔۔۔

احکم سب سے ملتا متلاشی نظروں سے منزہ کو ڈھونڈ رہا تھا جب اچانک ٹھٹھک گیا۔۔۔انس کے ماں باپ بھی یہیں تھے لیکن وہ یہاں نہیں تھا۔۔

مہر روکو۔۔۔۔

جی احکم بھائی۔۔۔

منزہ کہاں ہے؟ احکم نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا۔۔۔

گھر پر ہیں آتی ہوں گی۔۔۔مہر مسکرا کر جانے لگی جب احکم نے سپاٹ انداز میں انس کا پوچھا۔۔۔

وہ باہر کسی کی کال آرہی تھی اسلئے روک گئے۔۔۔مہر نے کندھے اُچکاتے ہوئے اُسے جواب دیا اس سے قبل وہ باہر جاتا رضیہ بیگم کی آواز پر انکی طرف بڑھ گیا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو گئے نہیں۔۔۔منزہ نے حیرانگی سے کمرے کا دروازہ

کھولتے سامنے کھڑے انس کو دیکھ کر ناگواری سے کہا جو اسے شلوار قمیض میں سر تا پیر دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں تو بس تمہاری وجہ سے روکا تھا مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے اندر آسکتا ہوں۔۔انس نے دوستانہ لہجے میں اس سے پوچھا جو مشکوک نظروں سے اسے دیکھتی اندر آنے کے لئے جگہ دے چکی تھی۔۔

جلدی کہو ڈبل بیٹری کیا بات کرنی ہے۔۔منزہ بولتی ہوئی دوبارہ آئینے کی جانب جانے لگی جب ایکدم وہ ہوا جسکا منزہ نے کبھی تصور ہی نہیں کیا تھا انس دوبارہ اسکے ڈبل بیڑی کہنے پر غصہ ضبط کرنے کے بجائے تیزی سے کمرے کو لاک کرتے منزہ کا بازو اپنی گرفت میں لے کر ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ چکا تھا منزہ اسکی حرکت پر زور سے اسکے سینے آ لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاگل ہو گئے ہو ہوش میں ہو کسے ہاتھ لگا رہے ہو چھوڑو مجھے۔۔۔ایکدم ہی منزہ غصّے میں انس کے سینے پر مارتی غصّے سے بولی۔۔۔

میں تو ڈر گیا۔۔۔ویسے کمال لگ رہی ہو

چھوڑو مجھے ڈبل بیڑی۔۔۔آآآ۔۔۔دماغ چل گیا ہے تمہارا۔۔۔چھوڑو میرے بال۔۔۔۔

احکم کیا سوچ رہے ہو پہناؤ۔۔۔۔۔رضیہ بیگم نے جھک کر آہستہ سے اسے کہا

جو بے چین تھا۔۔رضیہ بیگم کی بات پر چونک کر نور کو انگوٹھی پہنانے لگا۔۔۔۔

تالیوں کی گونج کے ساتھ ہی نور نے شرماتے ہوئے اسے دیکھا جو اسکی طرف متوجہ ہی نہیں تھا۔۔۔

مہر دیکھو منزہ نہیں آئی ابھی تک۔۔۔مدیحہ بیگم نے فکرمندی سے اسے کہا۔۔۔۔

فکر مت کریں ہم منزہ آپی کو لاتے ہیں ابھی۔۔۔مہر کے جواب دینے سے قبل ہی ہنزلہ نے مسکراتے ہوئے جواب دینے کے بعد بیرونی گیٹ کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.کیا بات ہے مدیحہ باجی اتنی فکرمند کیوں ہورہی ہیں

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے منزہ ابھی تک آئی نہیں گھر سے یہی فکر ستا رہی ہے دیکھیں منگنی کی رسم بھی ہوگئی ہے۔۔۔مدیحہ بیگم نے سر جھٹک کر انیقہ بیگم کو جواب دیا۔۔۔

احکم جو اب منزہ کی وجہ سے غصّے میں آچکا تھا منزہ کی کال پر اٹھ کر گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کال ریسیو کی لیکن دوسری طرف منزہ کی دل دہلا دینے والی آوازوں کے سا ہی کل کٹ چکی تھی۔۔۔

منزہ!!!!!۔۔۔۔

احکم کی آواز اتنی بلند ضرور تھی کے سب نے گھبرا کر اسے دیکھا تھا۔۔

احکم کیا ہوا۔۔۔۔ابراھیم صاحب تیزی سے اسکی طرف بڑھے لیکن احکم کچھ بھی سنے بغیر باہر کی جانب بھاگا تھا ارسلان وغیرہ جلدی سے اسکے پیچھے بھاگے۔۔۔

یا اللہ اب اس لڑکی نے کیا کردیا۔۔۔مدیحہ بیگم سینے پے ہاتھ رکھتیں تیزی سے سب کے پیچھے جانے لگیں۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

احکم تیزی سے گھر میں داخل ہوتا اسکے کمرے کی طرف بھاگا جہاں سے مہر کے چیخنے بلکنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احکم نے دھاڑ سے دروازہ کھولتے جیسے ہی اندر قدم رکھا اگلا قدم اٹھانے سے قبل ہی سامنے کا منظر دیکھ کر کانپ کر رہ گیا۔۔

منزہ آپی۔۔۔ہنزلہ بھائی میری منزہ آپی مر گئیں۔۔۔۔مہر تڑپ کر روتی منزہ کے وجود کو چادر سے ڈھکتی اُسکے سر سے بہتے خون کو اپنے ڈوپٹے سے روکتی ہنزلہ سے بول رہی تھی جو اسکی بات پر پلٹا تھا۔۔۔

احکم بھائی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

احکم بھائی۔۔۔۔

ہنزلہ کے منہ سے احکم کا نام سنتے ہی مہر نے سر گھوما کر اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں بیک وقت تہش اور آنسوں آئے تھے۔۔۔اس سے قبل شہریار وغیرہ اندر آتے احکم تیزی سے مضبوط قدموں سے دروازے سے باہر نکلا۔۔

احکم بھائی کیا ہوا۔۔ارسلان نے گھبراتے ہوئے اسے دیکھا شہریار اور احمد بھی اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

گاڑی نکالو ہسپتال جانا ہے منزہ کا سر پھٹ گیا ہے شاید محترمہ ہیل پہننے کی کوشش کر رہی ہوگی۔۔۔ہاہ!! جاؤ انکل آنٹی کو وہیں روکو۔۔۔احکم ضبط سے ہدایت دیتا واپس اندر آیا۔۔۔

مہر کچھ نہیں ہوا وہ ٹھیک ہوجائے گی...ہنزلہ اسے سمجھاتا سہی سے ڈھکتا نبض دیکھنے لگا جو دھیرے دھیرے چل رہی تھی۔۔۔

ہنزلہ مہر کو پانی دو۔۔۔ہنگامہ مت کرو مہر میری بات سن رہی ہو...کوئی کچھ پوچھے تو کہنا سر پھٹ گیا ہے سنا تم دونوں نے۔۔۔احکم لہجے میں سختی لائے دونوں کو حکم دینے کے ساتھ منزہ کے سر پے ڈوپٹہ باندھ کر اٹھا کر تیزی سے باہر نکل گیا۔۔۔

ہنزلہ نے اسے دیکھا جو احکم کے حکم پے آنسوں پوچھتی اٹھ کر باہر کی جانب جانے لگی۔۔۔

مہر۔۔۔

ہنزلہ بھائی جب میری آپی اپنے دوست کی بات کو اہمیت دیتی ہیں تو میں کیوں نہیں۔۔ہنزلہ کے پکارنے پر مہر نے روک کر پلٹ کے اسے روندھی ہوئی آواز میں جواب دیا۔۔ہنزلہ سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔

احکم کیا ہوا میری بچی کو۔۔۔احکم جیسے ہی باہر آیا مدیحہ بیگم نے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا جو جواب دئے بغیر گاڑی کے کھولے دروازے میں منزہ کو اندر ....بیٹھا رہا تھا...انس کے والدین بھی وہیں کھڑے تھے

احمد۔۔۔احکم بے ایکدم اسے اشارہ کیا۔۔۔

جی احکم بھائی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دلاور کو بلواؤ مجھے یہ لوگ کہیں جاتے نظر نہ آئیں بیٹے کا معلوم کرواؤ کہاں ہے وہ خبیث۔۔۔احکم انس کے والدین کی جانب اشارہ کرتا ہدایت دیتا گاڑی ...میں بیٹھ گیا

انکل آپ یہیں رکیں۔۔۔شہریار نے تیمور صاحب کے ساتھ آگے بڑھنے حمدان صاحب کو روکا۔۔

احکم بھائی نے کہا ہے۔۔۔شہریار نے انکے سوالیہ انداز میں دیکھنے پر کہا۔۔۔حمدان صاحب اسے دیکھتے رہنے کے بعد سر ہلا کر رہ گئے۔۔۔

یہ کون سا طریقہ ہے رضیہ باجی احکم اس طرح اٹھ کر چلا گیا۔۔نورین بیگم

نے ناگواری سے اپنی بہن کو دیکھا نور خاموش بیٹھی ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کو گھوما رہی تھی۔۔

سنا ہے اس لڑکی کا سر پھٹ گیا ہے ہسپتال لے کر گئے ہیں۔۔وہیں کھڑی کسی عورت نے آنکھیں گھوما کر کہا۔۔۔

ہونہہ مر ہی کیوں نہیں جاتی یہ۔۔۔نور نے سلگتے ہوئے سوچا۔۔

ماں باپ نہیں تھے اس کے۔۔۔

بس بہت ہوگیا رسم تو ہو چکی ہے سب چلیں کھانا کھا لیں۔۔۔ابراھیم صاحب نے ایکدم ٹوکتے ہوئے کہا۔۔رضیہ بیگم تیوری چڑھائے اپنی بہن اور نور کو لے کر اندر بڑھ گئیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ سب بھی تشریف رکھیں ہمسائے اگر ایک دوسرے کے مشکل وقت میں کام نہیں آسکتے تو انہیں خوشیوں میں بھی یاد نہیں رکھنا چاہیئے۔۔۔ابراھیم صاحب سنجیدگی سے بولتے پلٹ گئے۔۔

گاڑی روکتے ہی تیزی سے اترتے منزہ کو ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔۔۔

تیمور ہماری بچی۔۔۔۔مدیحہ بیگم بینچ پر بیٹھتی ہوئیں روتے ہوئے بولیں۔۔

سب ٹھیک ہوجائے گا میرا بیٹا بہت بہادر ہے۔۔تیمور صاحب پرسکون لہجے میں کہتے انکے ساتھ بیٹھ کر تسلی دینے لگے احکم ارسلان کو اشارہ کرتا ان سے نظر

بچا کر اندر بڑھ گیا۔۔۔

تم ٹھیک ہو ؟ ارسلان مہر سے کچھ فاصلے پر بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔

منزہ آپی ٹھیک ہوجائیں گی نہ؟ مہر نے گردن موڑ کر اس سے پوچھا۔۔۔

ہاں بلکل انشاءللہ۔۔۔تم اور ہنزلہ جب وہاں گئے تھے تو منزہ اکیلی تھی۔۔۔ارسلان نے ایکدم ہی آہستہ آواز میں سوال کیا۔۔

ارسلان بھائی وہ اکیلی تھیں وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔اس سے قبل وہ جواب دیتی ہنزلہ پانی کی بوتل پکڑے دونوں کے قریب آکر بولا۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔ارسلان سر ہلاتا بند دروازے کو دیکھنے لگا جب احکم دروازہ کھول کر باہر آتا تیزی سے بنا کسی کو دیکھے جانے لگا۔۔۔ارسلان تیزی سے اٹھ کر پیچھے گیا۔۔۔

احکم بھائی ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔۔احکم بھائی۔۔۔ارسلان اسکے پیچھے جاتا پوچھ رہا تھا جو جواب دیے بغیر گاڑی تک پہنچتا ڈرائیونگ سیٹ کا دوازہ کھولتے اندر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ارسلان بھی جلدی سے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

کیا ہوا ہے آپ بتا کیوں نہیں رہے۔۔۔ارسلان نے بیٹھتے ہی الجھ کر پوچھا جو سیگریٹ لبوں سے لگاتا لائٹر سے جلا کر گہرا کش لیتے سیٹ سے سر ٹیکا کر کش پے کش لے رہا تھا۔۔

ارسلان مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو وہ ٹھیک ہے۔۔۔احکم نے بند آنکھوں کے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساتھ جواب دیا۔۔

جھوٹ اگر ٹھیک ہے تو آپ ایسے کیوں ریکٹ کر رہے ہیں۔۔۔

میں ڈر گیا تھا بہت اب ٹھیک ہوں۔۔۔احکم نے اسکی بات سن کے آنکھیں کھول کے اسے دیکھ کر جواب دیا ارسلان اسکی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر گھبرا کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھنے کے بعد گاڑی سے اُتر گیا۔۔

مدیحہ چپ ہوجاؤ ابھی۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔تیمور صاحب مدیحہ بیگم کو چپ کروا رہے تھے جو روئے ہی جا رہی تھیں مہر کے ڈاکٹر کہنے پے جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر انکی طرف بڑھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈاکٹر ہماری بیٹی ٹھیک ہے؟ تیمور صاحب نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔

گھبرانے کی بات نہیں ہے وہ ٹھیک ہے اور ہوش میں ہیں۔۔۔ڈاکٹر نے پیشہ وارنہ مسکراہٹ سے کہتے انکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اللہ تیرا شکر ہے۔۔ہم مل سکتے ہیں۔۔۔مدیحہ بیگم نے شکر کرتے بے صبری سے پوچھا۔۔۔

ہم روم میں شفٹ کردیں پھر مل لیجیئے گا۔۔۔ڈاکٹر بولتے ہوئے اگر بڑھ گئے۔۔۔

احکم گاڑی روکتے ہی اپنے گھر کی طرف جانے کے بجائے منزہ کے گھر میں داخل ہوا۔۔۔

السلام علیکم ! سب خیریت ہے مجھے منگنی میں بلانے کا اب خیال آیا۔۔۔دلاور مسکراتے ہوئے اس سے بولتا بلگیر ہوا۔۔۔

تمہیں جان کر دکھ ہوگا منگنی کہ لئے نہیں کام ہے تم سے چلو ساتھ۔۔۔احکم مسکرا کر بولتا ایک نظر پریشانی سے بیٹھے حمدان صاحب اور انیقہ بیگم کو دیکھ کر آگے بڑھ گیا۔۔

بندا کسی کا دل ہی رکھ لیتا ہے یار ویسے منزہ ٹھیک ہے اب ؟ دلاور نے روکتے ہوئے پوچھا۔۔۔دلاور اسکا دوست تھا جو اب یہاں نہیں رہتے تھے دونوں کے شوق اور مزاج ایک دوسرے سے زیادہ ملتے تھے۔۔

ہمم بلکل ٹھیک ہے وہ اسے ہونا بھی چاہیے کیونکہ اسکے ساتھ میں ہوں۔۔۔احکم نے مسکرا کر جواب دیا دلاور نے جواباً اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر گہری نظروں سے اسے دیکھا۔۔

جگر کام بول۔۔۔دلاور نے مسکرا کر اسے کہا جس نے سپاٹ انداز ہیں‌انس حمدان کا نام لیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمدان انس کہاں ہے ؟ انیقہ بیگم نے اچانک اسکی کمی کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے کال کی ہے موبائل بند جا رہا ہے۔۔۔حمدان صاحب نے پریشانی سے انہیں جواب دیا انیقہ بیگم انکی بات سن کر ٹھٹھک گئیں۔۔۔

حمدان انس کہاں گیا ہے۔۔۔انیقہ بیگم نے ڈرتے ہوئے پوچھا جو ان کے تاثرات دیکھ کر نفی میں سر ہلانے لگے۔۔

تمہارا دماغ خراب ہوگیا ہے کچھ بھی الٹا مت سوچو میرا بیٹا اتنا بھی غصّے والا نہیں ہے۔۔۔۔

ہمارا بیٹا ایسا ہی ہے حمدان۔۔۔انیقہ بیگم نے نیچی آواز میں چیختے ہوئے انہیں کہا حمدان صاحب آگے بڑھ کر انہیں بازو سے پکڑ کر کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

احکم شکر ہے بیٹا آگئے منزہ ٹھیک ہے۔۔۔ابراھیم صاحب جو بیرونی گیٹ کے قریب ہی دونوں بازو موڑ کر کمر پر ٹکائے اِدھر سے اُدھر ٹہلتے احکم کا انتظار کر رہے تھے اسے اندر آتے دیکھ کر تیزی سے اسکے نزدیک جا کر بولے۔۔۔

ہاہ! ابو وہ ٹھیک ہے۔۔سب کہاں ہیں۔۔۔احکم نے پوچھتے ہوئے لان کو دیکھا چھوٹا سا خوبصورتی سے سجا لان اس وقت خالی تھا۔۔

سب جا چکے ہیں۔۔۔تمھارے سسرال والے بھی۔۔۔ابراھیم صاحب اسے بتا کر افسوس سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی غصّے میں ہونگی۔۔آہ!! احکم کہتے ہوئے گہری سانس لیتا اپنی کنپٹی دبانے لگا۔۔۔

پریشان مت ہو سیدھا کمرے میں جاؤ میں سمجھا دوں گا اسے۔۔۔ابراھیم صاحب نے کندھے پر ہاتھ رکھ کے تھپتھپا کر کہا۔۔۔

شکریہ ابو لیکن مجھے ابھی دوبارہ ہسپتال جانا ہے منزہ کو ایک دو گھنٹے بعد ڈسچارج کر دیں گے۔۔۔

چلو ٹھیک ہے فریش ہوجاؤ۔۔۔احکم کے بتانے پر ابراھیم صاحب اُسے کہتے اندر جانے لگے جب کے احکم سر ہلاتا گہری سانس لیتا خالی لان کو دیکھتا سوچ میں گم ہوگیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ تیرا شکر ہے میری بچی ٹھیک ہے۔۔۔مدیحہ بیگم اسکا ماتھا چومتیں مسکرا کر بولیں منزہ چپ لیٹی انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

مہر بستر کے کنارے پے بیٹھی منزہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی۔۔جب کے تیمور صاحب مدیحہ بیگم کے کندھوں پر ہاتھ رکھے مسکرا کر محبت سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔۔

میں نے کہا تھا نہ مدیحہ ہماری بیٹی بہت بہادر ہے۔۔۔

بہادر نہیں آفت ہے پوری ہماری جان نکال دی تھی کس نے کہا تھا اندھوں

کی طرح چلنے کو۔۔سر ہی پھٹوالیا۔۔۔مدیحہ بیگم نے مصنوعی خفگی سے منزہ کو دیکھتے ہوئے کہا مدیحہ بیگم کی بات پر احکم کا ہاتھ ہینڈل پر ہی رہ گیا۔۔۔

احکم بھائی۔۔۔اندر آئیں۔۔۔مہر نے ایکدم ہی پلٹ کر احکم کو دیکھا۔۔۔

السلام علیکم!! میں گھر چلا گیا تھا امی ابّو مہمانوں کی وجہ سے آ نہیں سکے۔۔۔احکم مسکرا کر بات کرتا قریب آیا۔۔۔

منزہ اسے دیکھتی آنکھوں کو موندتی کروٹ لینے لگی۔۔۔

احتیاط سے منزہ۔۔۔مدیحہ بیگم تیزی سے آگے بڑھیں۔۔۔احکم نے اسکی حرکت پر ناگواری سے ہونٹ . بھنچ لئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ڈاکٹر سے بات کر کے آیا ہوں انکل آدھے گھنٹے تک گھر لے جا سکتے ہیں۔۔۔

چلو یہ تو اچھا ہے۔۔احکم کی بات پر تیمور صاحب نے مسکرا کر جواب دیا منزہ ہنوز کروٹ لئے آنکھوں کو موندے ہوئے تھی۔۔احکم کی آواز پر منزہ کی آنکھ کے کنارے گیلے ہونے لگے۔۔۔

آنٹی آپ اور مہر گھر جائیں میں اور انکل منزہ کو لے آجائیں گے۔

لیکن میں۔۔۔۔مہر نے تیزی سے کچھ کہنا چاہا جب تیمور صاحب نے اسے روک دیا۔۔۔

احکم سہی کہ رہا ہے ہم ہیں یہاں اور میرا بیٹا ٹھیک ہے اب۔۔۔تیمور صاحب بولتے احکم کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

ارسلان اور ہنزلہ ہیں نہ میں ان کو گاڑی تک چھوڑ کر آتا ہوں۔۔چلو مدیحہ۔۔۔تیمور صاحب کہتے ہوئے دونوں کو لے کر باہر نکل گئے۔۔۔انکے جاتے ہی احکم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا دوسری طرف گیا۔۔۔

منزہ کو دیکھ کر جھک کر ہاتھ بڑھاتے احکم نے آنکھ کے کنارے کو اپنی پوروں سے چھوا۔۔۔

منزہ نے تیزی سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔

مجھے کمزور مت کرو میں نہیں رو رہی۔۔سنا تم نے میں نہیں رو رہی۔۔۔منزہ نے تڑپ کر کہتے کانپتے ہونٹوں کو سختی سے بھنچا احکم گہرا سانس لیتا اسکے سامنے بیٹھ کر منزہ کا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھتے رہنے کے بعد اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر مضبوطی سے رکھ کر ہنوز دیکھتا رہا۔۔

کبھی نہیں منزہ میں کبھی تمہیں کمزور ہوتے نہیں دیکھ سکتا تم نے مجھ سے کہا تھا تم رو گی نہیں۔۔۔احکم نے کہتے اسکے ہاتھ کو تھپتھپایا منزہ نے چونک کر اسکے ہاتھ کی جانب دیکھا جہاں آج ہی نور کے نام کی انگوٹھی اسکے ہاتھ میں جگمگا رہی تھی۔۔۔

احکم نے اسکی نظروں کے تعاقب میں اپنے ہاتھ کو دیکھا پھر اسے۔۔۔

اسے سمجھنا ہوگا۔۔تم تھوڑا آرام کرو پھر چلتے ہیں۔۔۔احکم کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔

تم اسے پسند کرتے ہو۔۔۔منزہ نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

یہ تم اتنے یقین سے کیسے کہ سکتی ہوں منزہ تیمور۔۔۔احکم کے سختی سے کہنے پر منزہ خاموشی سے لیٹ کر آنکھیں موند گئی۔۔

دیکھو نہ میری زندگی۔۔۔۔میری ہنسی میری شوخیاں شرارتیں۔۔۔میری معصومیت سب زندگی کے بہاؤ کے ساتھ بہتا چلا گیا۔۔۔کبھی جانا ہی نہیں کانچ سی لڑکی مجھ میں بھی بستی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر پہنچتے ہی منزہ نے اترانے سے قبل احکم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

احکم بیٹا تمہارا بہت شکریہ تم ہمیشہ مشکل وقت میں ساتھ دیتے ہو۔۔۔خوش رہو ہمیشہ۔۔۔۔۔تیمور صاحب نے مسکراتے ہوئے بولتے شفقت سے سر پے ہاتھ رکھا۔۔۔احکم چونک کر انکی طرف متوجہ ہوا جب کے منزہ لمبی سانس لیتی اتر کر باہر کھڑی مہر کا ہاتھ تھام کر اندر بڑھنے لگی۔۔۔

انکل کل ملتے ہیں۔۔۔احکم اسے جاتے دیکھتا نظروں کا زاویہ بدل کر تیمور صاحب سے بولا۔۔۔

بلکل بیٹا اب گھر جاؤ اتنا خاص دن تھا تمھارے لئے لیکن۔۔۔اس سے قبل تیمور صاحب اور کچھ بولتے احکم نے انہیں ٹوک دیا۔۔۔

اب آپ شرمندہ کر رہے ہیں انکل۔۔چلتا ہوں اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بے جھجک فون کیجیۓ گا۔۔۔احکم مسکرا کر بولتا اندر جاتی منزہ کو دیکھ کر تھکے تھکے قدموں سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی کھلے گیٹ سے اندر لے گیا۔۔۔

احکم کے جاتے ہی تیمور صاحب بھی سر جھکا کر نڈھال سے اندر چلے۔۔۔

کیسی ہو بیٹی اب۔۔۔انیقہ بیگم اسے دیکھتیں ہوئیں مسکرا کر آگے بڑھنے لگیں منزہ انجان بنتی تیزی سے اپنے سر پے ہاتھ رکھ کے کراہنے لگی۔۔۔

کیا ہوا منزہ درد ہو رہا ہے۔۔۔مدیحہ بیگم ایکدم متفکر سی کندھوں سے تھام کر بولیں۔۔۔

آہ! مجھے آرام کرنا چاہیے امی۔۔۔منزہ سر کو ہلکے ہلکے دباتی اپنی ماں سے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے تم چلو کمرے میں میں ہلدی کا دودھ لاتی ہوں مہر بیٹی بہن کو لے کر جاؤ۔۔۔مدیحہ بیگم نے نرمی سے اسے بولنے کے ساتھ مہر کو حکم دیا۔۔اس سے قبل مہر آگے بھرتی منزہ نے اسے روک دیا۔۔۔

میں چلی جاؤں گی۔۔اور امی ابھی کسی چیز کا دل نہیں کر رہا کل پی لونگی پکا۔۔۔منزہ بیچارگی سے بولتی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

انیقہ انس بیٹا کہاں ہے؟ مدیحہ بیگم نے منزہ کے جاتے ہی اچانک اس کا پوچھا تیمور صاحب تیز نظروں سے انیقہ بیگم کو دیکھتے گہری سانس لے کر لمبے لمبے ڈاگ بھرتے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔

مدیحہ باجی اس وقت اسے کال آئی تھی میری ساس کی طبیعت ذرا ناساز ہے تو پوتے کو یاد کر رہی ہیں حمدان نے کہا کے ہم ساتھ ہی کل آجائیں گے لیکن سنا ہی نہیں۔۔منزہ کا بتایا ہے افسوس کر رہا تھا۔۔۔انیقہ بیگم نے مسکرا کر بتاتے شکر کیا تھا کے وہ جو اپنے بیٹے کی وجہ سے پریشان تھیں حمدان صاحب کے انس کے فون کا بتانے پر پرسکون ہوگئیں تھیں۔۔۔

کمرے میں آتے ہی منزہ دروازہ بند کرتی دروازے سے پشت ٹکا کر بستر کو دیکھنے لگی۔۔۔شاید اسکے آنے سے قبل ہی کمرے کو صاف ستھرا کر دیا گیا تھا۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو ہوش میں ہو کسے ہاتھ لگا رہے ہو چھوڑو مجھے

ا احکم۔۔۔منزہ کی نظروں کے سامنے دوبارہ سے وہی مناظر اور آوازیں گونجنے لگی۔۔۔کپکپاتے لبوں آنسوؤں سے لبریز نظریں غم و غصے سے لال ہونے لگیں۔۔۔

میں تو ڈر گیا۔۔۔ویسے کمال لگ رہی ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھوڑو مجھے ڈبل بیڑی۔۔۔آآآ۔۔دماغ چل گیا ہے تمہارا۔۔۔چھوڑو میرے بال۔۔۔

منزہ نے تیزی سے آنکھوں کو سختی سے میچ کر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لئے۔۔۔۔

آاا۔۔اللہ۔۔اللہ!منزہ روتے ساتھ تیزی سے دونوں ہاتھ لبوں پر رکھ کر آواز دباتی دروزے کے ساتھ ہی نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔اذیت سی اذیت تھی اس سے قبل وہ اٹھ کر باہر نکلتی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا موبائل بجنے لگا۔۔۔منزہ نے چونک کر موبائل کی جانب دیکھا۔۔۔

آہ!!تم کیوں کر رہے ہو ایسے احکم میں۔۔۔میں کسی کے قابِل نہیں رہی۔۔۔منزہ خود سے بڑبڑائی دو تین دفع گہری سانس لیتی آنسوں صاف کرتی تیزی سے موبائل کی طرف بڑھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔مضبوطی سے بولتی وہ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

سوئی نہیں.۔۔احکم اپنے بستر پر نیم دراز سرخ آنکھوں کے ساتھ سیگریٹ کے کش لیتے ہوئے بولا۔۔۔

تم نے اس لئے فون کیا ہے۔۔۔

بلکل نہیں میں جانتا ہوں تم سو گی نہیں اور جب تک تم سو گی نہیں تب تک خود کو کمزور کرنے کی کوشش کرتی رہو گی۔۔۔احکم نے سنجیدگی سے اسے کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس نے گہری سانس لے کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی تھی۔۔۔

کمزور پڑھنا ہوتا تو خود کو ختم کر چکی ہوتی۔۔۔منزہ نے کہتی ہی نفرت سے اپنے وجود کو دیکھا۔۔

اے خبردار بکواس مت کرو سمجھی۔۔۔میں ہوں ساتھ۔۔۔۔

احکم نے سیدھے بیٹھتے ہوئے سیگریٹ کے ٹکڑے کو ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے روعب سے بولا۔۔۔

تم ہو۔۔۔منزہ نے آنکھوں کو دوبارہ موندتے ہوئے آہستہ سے کہا آنکھ کے کنارے دوبارہ بھیگنے لگے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں منزہ میں ہوں اور ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔احکم نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا دونوں کی آنکھوں میں آنسوں اور لبوں پے مسکراہٹ تھی۔۔

کیسے مرد ہو تم۔۔۔اس سے قبل وہ بات مکمل کرتی احکم نے غصے سے اسے ٹوکا۔۔۔

پھر بکواس مجھے بھیڑیوں والی خصلت میں شمار مت کرو جنہیں عورت کی عزتوں سے کھیلنا آتا ہے میں بدمعاش ضرور ہوں لیکن نفس کا غلام نہیں۔۔۔۔وہ اور مرد ہوتے ہیں جو خود کی مردانگی کسی کو توڑ کر دکھاتے ہیں اب۔۔۔۔

اففف!! غصہ مت کرو میں جانتی ہوں۔۔۔۔منزہ نے ایکدم اسکی بات کاٹی

احکم تیوری چڑھا کر دوبارہ سیگریٹ نکال کر لبوں سے لگا چکا تھا۔

اپنا مشغلہ بند کرو مجھے یہاں تک دھواں آرہا ہے۔۔۔منزہ نے مسکرا کر موضوع بدلہ۔۔۔دوسری طرح احکم اسکی بات سن کر کھل کر مسکراتا لائیٹر واپس رکھ کے لیٹ گیا۔۔۔

اچھا سنو سونے کی کوشش کرو۔۔احکم نے مسکرا کر اسکے حکم دیا۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔۔منزہ کی بات پر احکم جلدی سے بولتا تیزی سے اٹھنے لگا جب منزہ کے ہنسنے کی آواز پر مسکرایا۔۔

ہاہاہا!! میں نہیں ڈرتی سمجھے ہاہاہا۔منزہ ہنستے ہنستے دوبارہ سوں سوں کرنے لگی۔۔۔دوسری طرف احکم ہونٹ بھنچ کر رہ گیا۔۔۔

منزہ بیٹی اٹھ جاؤ میری جان۔۔۔مدیحہ بیگم ہاتھ میں ٹرے تھامے سائیڈ پر رکھ کر پاس بیٹھتیں نرمی سے اسکے بالوں کو سہلانے لگیں منزہ جو گدھے گھوڑے بیچ کر سوتی مہر کو عاجز کر کے اٹھتی تھی مدیحہ بیگم کے بستر پے بیٹھتے ہی بیدار ہوگئی تھی۔

منزہ انیقہ آنٹی جا رہی ہیں مل لو۔۔۔مدیحہ بیگم کی بات پر منزہ مٹھیاں بھنچ کر دوبارہ آنکھیں موند گئی۔۔۔

امی پلیز سونے دیں سر چکرا رہا ہے پلیز میری طرف سے اللہ حافظ بول دیں۔

منزہ نے نیند میں ہی انہیں بولتے لحاف سر تک اوڑھ لیا۔۔۔

زیادہ درد ہے تو بتاؤ ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔

نہیں سونا ہے بس۔۔۔۔منزہ انکی بات پر لحاف کے اندر ہی بولی۔۔

ٹھیک ہے پھر میں یہ دودھ واپس لے جاتی ہوں آرام کرو۔۔۔مدیحہ بیگم سر پے پیار کر کے بولتیں اٹھ کر کمرے سے نکل گیں انکے جاتے ہی منزہ اٹھ کر نم آنکھوں سے مسکراتی گہری سانس لے کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر احکم کو میسج کرنے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تم کہاں جا رہے ہو کل تماشا کافی نہیں تھا۔۔۔۔

رضیہ بیگم احکم کو تیار دیکھ کر ایک ہاتھ میں ہیلمٹ تھامے آتے دیکھ کر ناگواری سے بولیں۔۔۔

میں خالہ کی طرف ہی جا رہا ہوں فکر مت کریں کسی سے بلاوجہ نفرت کرنا ایک ماں کو نہیں جچتا بلکہ کسی کو بھی نہیں۔۔احکم سپاٹ لہجے میں کہتا ابراھیم صاحب کو دیکھ کر لاؤنج عبور کر گیا۔۔۔

آہ! میں کیوں کرنے لگی کسی سے نفرت میری بلا سے۔۔۔۔

ہوٹل کے پارکنگ لاٹ میں ہیوی بائیک آ کر رکی ہی تھی جب ایک بند وین تیزی سے اسکے قریب آکر رکی احکم نے جیب سے سگریٹ کے ڈبے سے ایک سگریٹ نکال کر لبوں سے لگا کر سلگائی جب تک وین سے دو شخص باہر آئے۔۔۔

خبر پکی ہے۔۔۔۔احکم نے ارد گرد نظر دوڑا کر اس سے پوچھا۔۔

جگر بلکل صبح ہی اسے تمہارے علاقے سے نکلتے دیکھا ہے ہو نہ ہو وہ کل سے وہیں چھپا تھا۔۔ابراھیم کی بات پر احکم چونکا۔۔

ایسا کسے ہو سکتا ہے مجھے ابھی بتایا ہے کے اسکے والدین گھر جا رہے ہیں۔۔احکم پرسوچ انداز میں بولا۔۔ابراھیم نے آگے بڑھ کے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

انہیں چھوڑو جو تمہیں چاہیے وہ یہیں ہے۔۔ابراھیم کے کہتے ہی احکم نفرت سے اسکے بارے میں سوچتا آگے بڑھنے لگا۔۔۔

منزہ نہا کر باہر نکلی جب کمرے کی کھڑکی کو بجتے سنا۔۔۔

'چھوڑو۔۔۔خدا کا واسطہ ہے۔۔۔چھوڑدو۔۔امی۔۔۔۔

ٹھک ٹھک !! ایکدم کھڑکی کے بجنے پر منزہ نے زور سے سر جھٹکا۔۔

آگے بڑھ کے ڈریسنگ ٹیبل سے پرفیوم کی شیشی اٹھا کر اسکارف گلے میں ڈالتی

جیسے ہی کھڑکی وا کی احکم کو دیکھ کر پرسکون سانس لی۔

تم۔۔۔

دس منٹ ہیں تمہارے پاس تیار ہوجاؤ سنا ہے سسرال والے آرہے ہیں۔۔۔احکم شرارت سے کھڑکی پے ہتھیلی جماتا اسکے چہرے کو نزدیک سے دیکھنے لگا۔۔۔

نور۔۔سب۔۔سب سے بات کرلی۔۔۔منزہ نے حیرت سے اٹک اٹک کر اپنی بات مکمل کی احکم کی مسکراہٹ پھیکی ہوئی۔۔۔

ہاں۔۔۔احکم نے کہتے ہی ہاتھ اسکے سامنے کیا جہاں اب انگوٹھی نہیں تھی۔۔منزہ کی آنکھوں میں آنسوں آگئے۔۔۔ہاتھ بڑھا کر اس نے احکم کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگا کر آنکھوں پے لگایا۔۔

اتنا آسان ہے تمھارے لئے احکم ابراھیم۔۔۔روندھی ہوئی آواز میں بولتی منزہ دوبارہ اسے دیکھنے لگی۔۔

نہیں آسان ہو یا مشکل لیکن یہ سب ناممکن نہیں ہے صرف ایک چیز منزہ جس کے پاس ظرف ہوگا اسکے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں۔۔۔ہاہ ! چلو چلتا ہوں تھوڑی دیر تک آتے ہیں۔۔۔احکم کہتے ساتھ گہری سانس لے کر مسکرا کر کھڑکی سے اتر کر آگے بڑھ گیا جب کے منزہ کتنے ہی پل وہاں کھڑی اسکے لمس کو محسوس کرتی سسک کر نیچے بیٹھ گئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کاش یہ سب ایسے نہ ہوتا احکم۔۔۔انس حمدان میں تمہارا وہ حال کروں گی کہ کبھی تم کسی کو اپنی حوس کا شکار کرنے سے کانپو گے۔۔۔بے دردی سے رگڑ کر آنسوں صاف کرتی وہ نفرت سے خود کلامی کرتے اٹھی جب ہنزلہ کو دیکھ کر گہری سانس کھینچ کر رہ گئی۔۔

کیا بات ہے سب آج یہیں سے ملاقات کیوں کرنے آرہے ہیں. ۔۔

احکم بھائی نے یہ دینے کے لئے بھیجا ہے۔۔۔ہنزلہ مسکرا کر ہاتھ میں پکڑے شاپر کو دیتے ہوئے بولا۔۔

منزہ نے پکڑتے ہی کھول کر اندر سے پیکٹ نکالا۔۔۔لیمن کلر کا خوبصورت سا شلوار قمیض۔۔منزہ کے چھپاک سے وہ دن گھوم گیا جب احکم نے اسکی کیپری کو کھڑکی سے باہر پھینکا تھا ...

سر کو جھٹک کر منزہ نے اسی میں چھوٹی سی چٹ نکل کر دیکھی۔۔۔

کوئی غلط مطلب اخذ مت کرنا یہ میں اسی دن لے کر آیا تھا لیکن موقع ہی نہیں ملا دینے کا۔۔۔لڑکی سب سے زیادہ اس لباس میں خوبصورت لگتی ہے منزہ۔۔۔دقیا نوسی سوچ نہیں ایک مسلمان مرد کی سوچ ہے یہ خود بھٹکا ہوا شخص کبھی دوسرے کو نہیں سمجھائے گا کیونکہ اسے خود سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔

منزہ نے پڑھ کر دھوندلی نظروں سے سوٹ کو دیکھا۔۔

میں چلتا ہوں تیار شیار ہو کر جانا ہے کہیں۔۔۔ہنزلہ خوش گوار لہجے میں بولتا پلٹ گیا۔۔۔

امی کس کا فون ہے۔۔۔۔مہر مدیحہ بیگم کو پریشان کھڑا دیکھ کر انکے قریب آکر کدھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

انیقہ کا فون تھا رو رہی ہے اتنا کہ رہی ہے انس تو وہاں پہنچا ہی نہیں نمبر بھی بند ہے اسکا۔۔مدیحہ بیگم کی بات پر تیمور صاحب جو احکم کے گھر والوں کے ساتھ اندر داخل ہوئے تھے تلخی سے مسکرا کر احکم کو دیکھنے لگے جو آبرو اچکا کر ایک نظر انہیں دیکھ کر آگے بڑھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رضیہ بیگم خفگی سے اپنے بیٹے کو دیکھ کر آگے بڑھی جو رشتہ توڑ کر منزہ کے لئے یہاں لے آیا تھا۔۔۔

لکین وہ بھی ٹھان چکی تھیں منزہ کو اپنی بہو کبھی نہیں بننے دیں گیں۔۔۔

دو گھنٹے پہلے ؛

السلام علیکم !! خالہ۔۔۔۔احکم صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا نورین بیگم سے بولا۔۔۔نور بھی انکے پیچھے ہی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

وعلیکم اسلام ! خالہ کا خیال آگیا تمہیں۔۔نورین بیگم نے خفگی سے اسے کہا جو

مسکرا کر نور کے مقابل جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔

تمہارا دل توڑنے کا ارادہ نہیں تھا نور میں مجبور نہیں ہوں لیکن اگر خود کے لئے سوچا تو کبھی سر اٹھا کر نہیں چل سکوں گا سیدھا بندا ہوں اسلئے سیدھے سیدھے کہوں گا۔۔۔میں تم سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔احکم نے سکون سے دونوں ماں بیٹی کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

نور آنکھیں پھاڑے اسکی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

احکم کی بات پر سب سے پہلے نورین بیگم ہوش میں آئیں۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیا بول رہے ہو جانتے بھی ہو۔۔۔۔نورین بیگم پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھتیں قدم بڑھا کر احکم کے کندھے پے ہاتھ رکھتے ہوئے بولیں۔۔۔نور ہنوز بے یقینی سے احکم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جانتا ہوں خالہ لیکن میں فیصلہ کر چکا ہوں اور اب اس سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔احکم بولتا ہوا دوبارہ گردن گھوما کر نور کو دیکھتا ایک قدم آگے بڑھ کر اسکے دائیں بائیں کندھے پے ہاتھ رکھ کر اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔۔

نور تم اچھی لڑکی ہو تمہیں مجھ سے زیادہ اچھا شخص۔۔۔اس سے قبل وہ اپنی بات مکمل کرتا نور نے کندھے پر رکھے اسکے ہاتھوں زور سے ہٹاتے ایک قدم

پیچھے لیا حکم نے اسکی حرکت پے ہونٹ بھنچ لئے۔۔۔

میں جانتی تھی یہ ہوگا مجھے کل ہی معلوم ہوچکا تھا جیسے تم سب چھوڑ چھاڑ کر اس کے گھر گئے تھے۔۔امی میں نے کہا تھا آپ سے یہ اپنی اس گھٹیا لڑکی کو۔۔۔۔

نور زبان کو لگام دو۔۔۔۔نور کی بات سنتے ہی احکم نے غصّے سے بیچ میں اسکی بات کاٹ کر گھورتے ہوئے بولا۔۔۔نور نے اسکی بات پر ایک قدم پیچھے لیتے اپنی ماں پھر اسے دیکھا۔۔۔

وہ کبھی خوش نہیں رہے گی نہ تم کبھی اسے پا سکو گے اللہ کرے وہ مر جائے۔۔۔نور نے نفرت سے چیختے ہوئے کہتے انگلی سے انگوٹھی نکال کر اسکی جانب اچھالی جو احکم کے کندھے سے لگ کر قدموں میں جا گری تھی احکم بے یقینی سے اسکے اس روپ کو دیکھ رہا تھا جو بد دعاؤں پر اتر آئی تھی۔۔۔

تم نے ٹھیک کہا ہے مجھے تم سے زیادہ اچھا شخص مل جائے گا لیکن مجھے افسوس رہے گا کے تمہارے نصیب میں ایک ایسی لڑکی ہے جسے کوئی بھی اپنی بہو نہ بنائے خالہ بھی کبھی راضی نہیں ہوں گی۔۔۔۔کبھی نہیں۔۔غصّے سے ہانپتی نور دوبارہ تیز تیز بولتی ڈرائنگ روم سے نکل گئی جب کے احکم ہنوز اسی طرف کھڑا رہا۔۔۔منزہ کو بچپن سے جانتا تھا اسے کسی کو صفائی نہیں دینی تھی۔۔

احکم کے گھر پہنچنے سے قبل ہی یہ بات گھر تک پہنچ چکی تھی۔۔۔

گہری سانس لے کر احکم نے لاونج میں قدم رکھا سامنے ہی اسکے والدین اور بھائی بہن بیٹھے ہوئے تھے۔۔

السلام علیکم! احکم کے سلام کا جواب رضیہ بیگم کے علاوہ سب نے دیا احکم ایک نظر سب پر ڈالتا اپنی ماں کو دیکھنے لگا جو غصّے سے اٹھ کر اسکے نزدیک آئیں تھیں۔۔

کہاں سے آرہے ہو۔۔جواب دو۔۔۔رضیہ بیگم نے پوری آنکھیں کھولتے ہوِئے غصے سے چیختے ہوئے کہا ابراھیم صاحب صوفے پر سکون سے بیٹھے احکم کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو معلوم تو ہوگیا ہے پھر یہ سب پوچھنے کا کیا مقصد ہے۔۔احکم نے انہیں دیکھتے ہوئے آہستہ سے پوچھا۔۔

کبھی نہیں کبھی بھی نہیں احکم میں تمہاری شادی ایک بیہودہ لڑکی سے کبھی نہیں ہونے دونگی جسے زندگی جینے کا ڈھنگ نہیں ہے میں اپنی نسل برباد نہیں ہونے دے سکتی سنا تم نے تمہاری وجہ سے میری بہن نے تعلق ختم کرلیا اور وہ نور اتنا کچھ سنا گئی صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔رضیہ بیگم آپے سے باہر آتیں دونوں ہاتھوں۔سی اسکے بازو سختی سے پکڑتیں غصے سے بولنے لگئیں۔۔۔ہنزلہ اور رباب گھبرا کر اٹھتے اپنی ماں کے قریب آئے۔۔۔

وہ کیسے باتیں سنا سکتی ہے امی آپ کی بھانجی تو بہت سلیقہ مند بچی ہے نہ۔۔۔احکم کے اچانک طنزیہ لہجے میں بولنے پر وہ جو منزہ کو بُرا بھلا کہہ رہی تھیں ایکدم چپ ہوگئیں ابراھیم صاحب بھی صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے تینوں پریشانی سے ماں اور بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔

بتائیں نہ امی وہ تو بہت اچھی لڑکی ہے نہ مانتا ہوں منزہ کو کھانا پکانا لڑکیوں کی طرح شرمانا گھبرانا نہیں آتا نہ ہی اسے کبھی لڑکیوں کی طرح کا لباس پہننا پسند ہے اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے امی کے وہ بری ہے وہ سچی ہے وہ سب کر سکتی ہے امی میں جانتا ہوں اسے وہ بہت بہادر ہے امی وہ بہت اچھی ہے۔۔۔احکم نڈھال سا بولتا آگے بڑھ کر اپنے باپ کے مقابل جا کھڑا ہوا رضیہ بیگم ہنوز اسی طرف کھڑی رہیں۔۔

ابو میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں میں آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گا مجھے صرف منزہ چاہیے۔۔۔۔۔۔۔احکم انہیں بولتا سر جھکا کر انکے جواب کا منتظر تھا ابراھیم صاحب اسے دیکھتے رہنے کے بعد دھیرے سے مسکرائے ہنزلہ اور رباب دونوں احکم کی بات پر معنی خیز نظروں سے مسکراہٹ چھپارہے تھے۔۔

احکم اپنے باپ کو نسکراتے دیکھ کر سکون بھرا سانس لے کر انکے گلے لگا تھا وہ مطمئن تھا اب جانتا تھا اسکی ماں کو وہ راضی کرلیں گے۔۔۔

منزہ احکم کا دیا سوٹ پہن کر بستر پے رکھے نیٹ کے ڈوپٹے کو اٹھا کر پھیلا کر نظروں سے اسکی لمبائی اور چوڑائی دیکھنے لگی۔۔

اس کا تو ایک اور سوٹ بن جائے۔۔۔منزہ بڑبڑاتی ہوئی اسے ایک کندھے پر ڈال کر جیسے ہی آئینے کے سامنے پلٹنے لگی ڈوپٹہ پھسل کر نیچے قدموں میں گر گیا منزہ نے تیزی سے جھک کر ڈوپتٹہ اٹھایا۔۔۔

اس سے قبل وہ ڈوپٹے کا ہی ستیاناس کر دیتی مدیحہ بیگم اندر داخل ہوئیں لیکن سامنے ہی اسے دیکھ کر ٹھٹھک کر روک گئیں۔۔

امی رک کیوں گئیں۔۔منزہ نے جب انہیں دروازے پر ہی کھڑے دیکھا تو سنجیدگی سے کہا مدیحہ بیگم چونک کر اندر بڑھتیں اِدھر اُدھر نظر دوڑاتیں۔۔۔ منزہ تعجب سے انہیں دیکھ کر خود بھی ارد گرد دیکھنے لگی.۔۔

کیا دیکھ رہی ہیں؟ منزہ نے دیکھنے کے بعد انکی جانب دیکھ کر پوچھا۔۔۔

اپنے بیٹے کو دیکھ رہی ہوں منزہ نام ہے اس کا کیا تم نے اسے دیکھا ہے پیاری لڑکی؟ مدیحہ بیگم نے اکھٹےساتھ اسکے گال پر نرمی سے ہاتھ رکھ کے مسکرا کر پوچھا منزہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔۔۔آنکھوں میں نمی لائے اس نے اپنے گال پے رکھے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

پتہ نہیں امی وہ کہاں چلا گیا۔۔۔منزہ نے دھیرے سے انہیں کہا اس سے قبل وہ کچھ اور کہتی مہر جلدی سے اندر داخل ہوئی۔۔۔

امی آنٹی یہیں آرہی ہیں۔۔۔مہر بولتے ہی منزہ کو دیکھ کر اسکے قریب آکر سر تا پیر اسے دیکھنے لگی۔۔

ماشاءاللہ بھئی ماشاءاللہ آج لگ رہی ہیں نہ منزہ آپی۔۔۔موہر شرارت سے بولتی اسکے گلے لگی منزہ نے آنکھوں کو سختی سے میچ کر آنسوں اندر اترے۔۔۔

کمرے میں رضیہ بیگم اپنی بیٹی رباب کے ساتھ منزہ کے کمرے میں کھڑی کمرے کا جائزہ لے رہی تھیں سادہ سا کمرہ منزہ کے کمرے میں وہ پہلی بار آئیں تھیں کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی انہیں۔۔۔

کمرے کی حالت دیکھ کر لگتا ہی نہیں ہے یہ کسی لڑکی کا ہے۔۔۔طنزیہ لہجے میں بولتیں وہ منزہ کو دیکھا جو شرمندہ ہوئے بغیر ہلکے نے مسکرائی تھی۔۔

آنٹی لڑکیوں والا کمرہ کیسا ہوتا ہے؟۔معصومیت سے پوچھتی وہ اپنے ہی کمرے کو دیکھنے لگی صف ستھرا کمرہ ہر چیز اپنی جگہ پر تھی۔۔۔منزہ کی معصومیت پر رضیہ بیگم نے ضبط کیا جب کے مدیحہ بیگم نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔۔وہ جانتی تھیں کے وہ لوگ احکم کے لئے آئے ہیں۔۔

عموماً لڑکیاں اپنے آپ کے ساتھ ساتھ اپنے کمرے کو بھی بہت سجا سنوار کر رکھتی ہیں اگر ایسا نہیں تو کم از کم کتابوں کا ڈھیر ہوتا ہے لیکن یہ تو بلکل ہی خالی کمرہ کچھ عجیب لگتا ہے کیوں مدیحہ ٹھیک کہ رہی ہوں نہ۔۔۔رضیہ بیگم

جان بوجھ کر کمرے پے تنقید کر رہی تھیں تاکہ منزہ ایسا کوئی جواب دے جسے سامنے رکھ کر رشتے سے انکار کردیا جائے لیکن منزہ نے جواب دینے کی . بجائے مسکرا کر لاپرواہ انداز میں کندھے اُچکائے تھے۔۔۔مدیحہ بیگم نے شکر کا سانس لیا کے منزہ نے بحث نہیں کی۔۔۔

چلیں اب باہر چل کر بیٹھتے ہیں۔۔۔مدیحہ بیگم نے جلدی سے کہا راضیہ بیگم ایک نظر اسے دیکھ کر سر کو اثباب میں جمنش دیتیں رباب کو اشارہ کرتیں کمرے سے نکلنے لگیں مدیحہ بیگم مسکرا کر منزہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتیں انکے پیچھے چل دیں جب کے مہر منزہ کو پشت سے جھپی ڈالتی اسکا گال کھینچ کر خود بھی باہر کی جانب بھاگی۔۔۔کمرے سے جاتے ہی منزہ نے لمبی سانس لی۔۔۔آنکھیں دوبارہ چھلکنے کو تیار تھیں...منزہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کھڑکی کی جانب بڑھتی ہاتھ اٹھا کر دونوں پٹ وا کیے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو آنکھوں کی پتلیاں اور پھیل گئیں یوں لگا جیسے گزرے سال کی فلم نظروں کے سامنے گھومتی چلا دی ہو۔۔۔۔

بچپن سے اب تک کا ہر لمحہ ہر منظر کا سفر کچھ ہی وقت میں گزرتا چلا گیا ایکدم ہی وہ رات جس نے اسے بدترین اذیت سے دو چار کیا تھا ایک بار پر سامنے چلنے لگی

چھوڑو مجھے۔۔۔۔خدا کا واسطہ ہے چھوڑدو۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم سے شادی کا سوچا تھا لیکن تم تو اس لائیک نہیں ہو۔۔انس زور سے اسے بستر پر پھینکتا بنا وقت ضائع کیے اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔۔

نہیں۔۔۔احکم۔۔۔نہیں!!!! چھوڑو مجھے۔۔منزہ خود کو چھڑوانے کے چکر میں بری طرح تڑپ رہی تھی منزہ کے چیخنے پر وہ غصّے سے کانپنے لگا ایک ہاتھ سے اسکے منہ کو دباتے وہ اسے بےبس کر چکا تھا۔۔۔

منزہ جتنی بھی مضبوط سہی لیکن جسمانی طور پر اس سے مقابلہ نہ کر سکی اس وقت وہ صرف وحشی درندہ بنا ہوا تھا جسے ڈبل بیڑی کہنے پر عزت کا خیال تک نا رہا جو اسے اپنی عزت بنانا چاہتا تھا۔۔

اپنی حوس پوری کرتا وہ بری طرف گھبرا کر کھڑکی کھول کر بھاگنے لگا جب منزہ کے کرانے کی آواز پر وحشت سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھتا دور سے آتی قدموں کی آواز پر دروازے کو دیکھنے کے بعد منزہ کے قریب آکر دونوں ہاتھوں سے اسکا سر تھاما وہ جو دھندلی نظروں سے اسے دیکھ کر ہاتھ اٹھانے لگی تھی انس نے پوری قوت سے اسکے سر کو بیڈ کے کنارے پر دے مارا۔۔

س سوری تمہارا مرنا ضروری تھا۔۔اٹک کر بولتا وہ کمینگی سے مسکرا کر کھڑکی سے باہر نکل گیا اسکے غائب ہوتے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر ہنزلہ اور مہر اندر داخل ہوئے۔۔۔

آہ! منزہ نے ایکدم گہری سانس لے کر آنکھوں کو بند کر کے کھولا تو منظر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بدل گیا۔۔

احکم سب سے نظر بچاتا تیمور صاحب کو اشارہ کرتا اندر داخل ہوا۔۔

ڈاکٹر!!

ڈاکٹر۔۔۔۔احکم انداز داخل ہوتے ہی بولا ڈاکٹر نے سر اٹھا کر پلٹ کر اسے دیکھا۔۔

آپ کون ہیں مریض کے ؟ ڈاکٹر نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا جو بستر پر بیہوش پڑی ہوئی منزہ کو دیکھ رہا تھا ڈاکٹر کی بات پر نظروں کا زاویہ ان پر مرکوز کیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا اور اسکا رشتہ بہت گہرا ہے ڈاکٹر مجھے اس کی حالت کے مطالق بتائیں زخم زیادہ گہرا تو نہیں ہے۔۔۔احکم نم آنکھوں سے ڈاکٹر سے سوال کر رہا تھا جب ڈاکٹر گہری نظروں سے اُسے دیکھنے کے بعد کمرے میں واحد نرس کو باہر جانے کا حکم دے کر ہاتھ میں تھامی رپورٹ کو کونے میں رکھی میز پر رکھ کر اسکے مقابل آئے تھے۔

جسم پے لگے زخم وقت کے ساتھ ٹھیک ہوجاتے ہیں نوجوان اور اس طرح کے کیسز میں ایک یا دو کیس ایسے ہوتے ہیں کے خوش قسمتی سے بچ جائے ورنہ زیادہ تر تو وحشی درندے معصوموں کی سانسیں نچوڑ لیتے ہیں کے ہم افسوس

کے علاوہ کچھ نہیں کر پاتے۔۔۔تمہیں عجیب لگ رہا ہوگا میرے منہ سے یہ باتیں سننا میری بہن کی بچی اسی درندگی کا شکار ہوچکی ہے لیکن یہ خوش قسمت ہے۔۔۔ڈاکٹر افسوردگی سے بولتے ہوئے مسکرائے احکم دھک دھک ہوتے دل سے انکی باتیں سن رہا تھا جب دروازہ کھول کر تیمور صاحب نے اندر جھانکا دونوں نے چونک کر تیمور صاحب کو دیکھا۔

ڈاکٹر میری بچی۔۔۔تیمور صاحب نے اتنا ہی کہا جب ڈاکٹر کے سر ہلانے پر اندر داخل ہوئے۔۔۔۔

ڈاکٹر دھیرے دھیرے دونوں کو بتا رہے تھے ڈاکٹر کی بات سنتے ہی تیمور صاحب نے سینے پے ہاتھ رکھ لیا جب کے احکم جبڑے بھنچے لہو رنگ ہوتی نظروں سے ڈاکٹر کی بات سن رہا تھا۔۔۔اس سے قبل وہ سب چھوڑ کر باہر جاتا سسکیوں کی آواز پر تینوں بری طرح چونک گئے احکم جو دروازے پر جانے والا تھا ٹھٹھک کر روک کے گھوما سامنے ہی منزہ نظریں چھت پر مرکوز کیئے بری طرح سسک رہی تھی۔۔۔جانے کب منزہ ہوش میں آئی تھی۔۔۔احکم نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔

!!ٹھک ٹھک ٹھک

دروازے کے بجنے کی آواز پر منظر ہوا میں تحلیل میں ہوگیا گہری سانس لیتی دونوں ہاتھ سے گال رگڑ کر منزہ کھڑکی کے دنوں پٹ بند کر کے پلٹی جہاں

دروازے پر احکم چوکھٹ سے پشت ٹکا کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا منزہ اُسے دیکھ کر مسکرا کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے مقابل آئی۔۔۔

میرا دوست کہاں گیا محترمہ۔۔۔احکم مسکرا کر اسے دیکھتا ہاتھ بڑھا کر ڈوپٹے کے پلو کو دوسرے کندھے پر رکھتے ہوئے بولا منزہ نم آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

چپ رہو مجھے معلوم ہے عجوبہ لگ رہی ہوں۔۔۔منزہ کہتے ہوئے اسکے کندھے پر چیپ مارتے ہوئے ایکدم رک گئی۔۔۔احکم جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا منزہ کے روک جانے پر خود اسکا ہاتھ اپنی گرفت لے کر اسے دیکھتا رہا۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔منزہ اسکی نظروں سے پہلی بار جھجھک کے بولی تھی۔۔۔

جانتی ہو کوئی بھی تمہیں تنگ کرتا تھا تو تم سب سے پہلے بھاگی بھاگی میرے پاس آتی تھی تاکہ میں اس سے لڑوں لیکن اس بار تمہیں میرا ساتھ دینا ہے منزہ ہمت نہیں ہارنی کبھی بھی نہیں۔۔۔تم مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ پاؤ گی یہ وعدہ ہے۔۔۔۔احکم ٹھہر ٹھہر کر کہتا اسکے ہاتھ۔پر دوسرے ہاتھ سے تھپتھپا کر مسکرا رہا تھا۔

کبھی نہیں احکم میں جانتی ہوں تم مجھے کبھی ٹوٹنے نہیں دوگے لیکن تم بہت اچھے ہو میں اتنی اچھی نہیں ہوں۔۔۔منزہ نے بھیگی نظروں سے اسے دیکھ کر آنکھوں کو میچ کر سر جھکایا احکم نے ہونٹ بھنچ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنا میرے لیے دکھ ہے تو ٹھیک ہے تمھیں جان سے مار دیتا ہوں وہ درندہ آزاد ہوجائے گا لیکن ایک بات ضرور سمجھ لو یہ زندگی تمہارے لئے تحفہ ہے اگر اسی طرح جینا چاہتی ہو تو یہ تحفے کی ناشکری ہے۔۔۔احکم نے اسکی بات سن کر جیکٹ میں رکھا چاقو جو وہ ضرورت کے تحت رکھتا تھا نکال کر اسکی گردن پر رکھتے اسکی جانب جھک کر اسکی نظروں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔

اس سے قبل وہ جواباً کچھ کہتی قدموں کی آواز پر دونوں نے چونک کر گردن گھومائی جہاں مہر کے ساتھ رباب آرہی تھی۔۔

السلام علیکم!! اہم اہم ماشاءاللہ احکم بھائی یہ کون ہیں رباب خوش گوار حیرت میں بولتی احکم کو دیکھنے لگی جس نے مسکراتے ہوئے ایک ہاتھ سے اسکے کندھے پر بازو حائل کیا تھا۔

مجھے لگتا ہے یہ تمہاری خطرناک بھابھی۔۔۔احکم نے اسے آنکھ مارتے ہوئے رباب سے کہا جس نے حیرت سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا۔

آپ کو کیسے معلوم ہوا رشتہ تہہ ہوگیا ہے؟ رباب نے اسے دیکھ کر پوچھا جس کی مسکراہٹ گہری ہوگئی تھی۔۔

جادو سے۔۔۔ہاہاہا۔۔چلو اب۔۔۔احکم اسے بولتا ہوا ہنس کر چلنے کا اشارہ کرنے لگا مہر پرجوش انداز میں آگے بڑھ کر منزہ سے گلے لگی۔۔۔

دو کمرے کے فلیٹ میں چھوٹے سے لاونج میں صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے سکون سے بیٹھا وہ سیگریٹ کے کش لے رہا تھا دائیں ہاتھ میں پکڑے موبائل پر ساتھ وہ کسی سے میسج پر بات بھی کر رہا تھا جب پھولی سانسوں کے کوئی ساتھ آکر سامنے بیٹھا احکم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو سیگریٹ لبوں سے لگا چکا تھا۔۔۔

کچھ بولا۔۔۔احکم نے موبائل رکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

نہیں کمینہ کہہ رہا ہے میں وہاں تھا ہی نہیں۔۔ابراھیم نے کہتے ہوئے آگے ہو کر ٹیبل پر رکھے جگ سے گلاس میں پانی انڈیلا۔۔۔

ہمم!۔تمہارا شکریہ ابراھیم اب تم جاؤ جب تک میں اس سے خود نبٹ لوں کب تک زبان نہیں کھولے گا ایک بار سچ اُگل لے خبیث۔۔۔احکم نے نفرت سے اسے کہتے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔۔

احکم ویسے تو اُسے قانون کے حوالے کیوں نہیں کرتا۔۔۔ابراھیم نے کب سے مچلتے سوال کو آخر پوچھ لیا۔۔۔احکم کے اٹھتے قدم اسکے سوال پر رکے۔۔۔

وہ بھی کر دوں گا لیکن ثبوت کے ساتھ اور ثبوت بھی ایسا کے اسکے بعد کوئی سوال پیدا نہ ہو اور یہ کام میں خود کروں گا۔۔۔احکم دانت پر دانت جماتا تیزی سے آگے بڑھ گیا۔۔۔

کن سوچوں میں ڈوبی ہوئی ہو مدیحہ۔۔۔تیمور صاحب ریموٹ سے آواز ہلکی کرتے گردن گھوما کر مدیحہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

ہاہ! تیمور اتنا جلدی سب کیسے ہوگا مجھے سمجھ نہیں آرہا رضیہ باجی کا رویہ منزہ کے ساتھ اتنا اچھا نہیں ہے اور۔۔۔

اوفوہ! اتنی سی بات پر اتنا پریشان ہونے کی کون سی بات ہے پھر احکم بیٹا جیسا لڑکا خوش قسمت والوں کو ملتا ہے رہا اتنی جلدی تو احکم چاہتا ہے پھر برسوں سے جانتے ہیں ایک دوسرے کو تم ان سب کو چھوڑو تیاریاں شروع کردو۔۔۔تیمور صاحب انہیں سمجھاتے گہری سانس لے کر دوبارہ ٹی وی کی جانب متوجہ ہوگئے۔۔

جب کے مدیحہ بیگم سر جھٹک کر اٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔

کمرے میں ایک ہی بلب روشن تھا ایسے میں درمیان میں کرسی پے بندھا شخص درد سے کراہ رہا تھا۔۔۔جب دروازہ کھول کر قدم اٹھاتا وہ اسکے نزدیک آیا قدموں کی آواز پر جیسے ہی اس نے آنے والے کو دیکھا پوری آنکھیں پھاڑے لمبے چوڑے احکم کو دیکھ کر بری طرح تڑپ کر رہ گیا۔۔۔

کیوں باندھا ہے مجھے۔۔۔انس نے حلق کے بل چیخ کر اُسے کہا احکم تلخی سے مسکراتا سیگریٹ لبوں سے نکال کر جھک کر سارا دھواں اس پر چھوڑتا سگرہٹ

پھینک کر جوتے سے مسل کر دونوں ہتھیلیاں دائیں بائیں رکھ کر اُسے دیکھنے لگا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

دل تو چاہ رہا ہے تیرے جسم کا ریشہ ریشہ الگ کر دوں لیکن چل تجھے ایک موقع دیتے ہیں تو تو اکیلے ہی مزے لے کر بھاگ گیا ساتھ لڑکی کو بھی ختم کر آیا۔۔چچ۔۔۔احکم کی بات پر انس کا حلق خشک ہوگیا۔۔۔

اس سے قبل وہ اپنی زبان کو حرکت دیتا کمرے کا دروازہ کھولتے ایک نقاب پوش اندر آیا۔۔احکم نے سیدھے ہوتے پلٹ کر اسے دیکھا جو وہیں روک گیا تھا۔۔۔

احکم قدم اٹھاتا اسکے نزدیک جاکر ہاتھ بڑھا کر اسکے گال پر رکھ کر اُسے دیکھ کر مسکرایا۔۔

جب فیصلہ کر لیا ہے تو پیچھے ہٹ کر کم ہمّت ہونے کا ثبوت مت دینا۔۔چلو قصّہ ختم کرو میں اب بیزار ہو چکا ہوں اس کے وجود سے۔۔۔احکم نرمی سے بولتا ہاتھ سے اپنے سر کے بال ٹھیک کرتے بول کر انس کی جانب گھوما جس کی خوف کے مارے زبان گنگ تھی۔۔۔

ایک نظر احکم کو دیکھ کر گہری سانس لے کر اس نے قدم آگے بڑھائے جب کے احکم نے آگے بڑھ کر کمرے کا دروازہ پورا کھول دیا تھا۔۔۔

کک کون ہو تم۔۔۔انس خوف سے اس سے پوچھ رہا تھا جو دیوار کے ساتھ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رکھی ہاکی اسٹیک ہاتھ میں تھام کر اسکی طرف گھومی تھی۔۔۔انس دیکھتے ہی بری طرح خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

مارو۔۔۔احکم نے اسکے ہاتھوں کو کپکپاتے دیکھ کر روعب سے حکم دیا۔۔۔

منزہ نے آنسوؤں سے لبریز نظروں سے احکم کو دیکھا پھر اسے دیکھ کر ہاتھ اونچا کرتی پوری قوت سے اسکی ٹانگ پر رسید کیا احکم مسکرایا جب کے انس بلبلا اٹھا۔۔۔

روکو مت منزہ جب تک یہ کتّا سب بھونک نہیں دیتا۔۔۔احکم نے آگے بڑھ کر منزہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے ہونے کا یقین دلایا۔۔۔انس اپنا درد بھولے اسے دیکھنے لگا منزہ نے احکم کی بات سن کر ایک بار پھر پوری قوت سے اسے مارا خاموشی میں پورے فلیٹ میں اسکی آواز گونج رہی تھی۔۔۔۔

مجھے چھوڑ دو۔۔معاف کردو مجھے منزہ۔۔۔۔آآآ۔۔۔۔۔معاف۔۔۔۔انس درد کی شدّت سے رو رو کر اس سے معافی مانگ رہا تھا جو اس سے بات کرنے کے بجائے لگاتار مارے جا رہی تھی انس کے معافی مانگنے پر احکم بے غصے سے لات مار کر کرسی سمیت اسے الٹ دیا۔۔۔

میری منزہ کوئی کھلونا نہیں ہے سمجھا خبیث اتنا کچھ کرنے کے بعد تیری اتنی مجال اپنی گندی زبان سے اسکا نام لے رہا ہے۔۔۔احکم غصے سے منزہ کو پیچھے کرتا جھک کر گریبان سے اسے اٹھا کر چہرے پر مکّے مار کر اسے چھوڑ کر پھولی

سانسوں کے ساتھ لات مار کر منزہ کا ہاتھ تھام کر اسے دیکھنے لگا جو ادھ موئی حالت میں سر اٹھا کر منزہ کو دیکھ کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا احکم تیزی سے منزہ کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔

یہ میری ہے اپنی ناپاک نظریں نیچے رکھ۔۔۔احکم نے کھولتے دماغ کے ساتھ اسے کہا منزہ نے کانپتے ہاتھ سے اسکے بازو پر ہاتھ رکھا احکم نہ ہوتا تو شاید وہ اتنی ہمت نہ دکھا پاتی۔۔۔

م مجھے چھوڑ دو مجھ سے غلطی ہوگئی جو ہوا غصّے میں ہوگیا مجھے جانے دو میں مر جاؤں گا ورنہ۔۔۔۔۔انس نے پورے ایک دن بعد نڈھال حالت میں اپنے جرم کا اعتراف کیا یہ جانے بغیر کے کمرے کے باہر پولیس تیمور صاحب کے ساتھ حمدان صاحب کے ساتھ کھڑے سب سن رہے تھے حمدان صاحب سنتے ہی لڑکھڑائے ابراھیم نے تیزی سے انہیں سہارا دیا۔۔۔

مجھے بات کرنی ہے۔۔حمدان صاحب نے دھیرے سے کہا ابراھیم سر ہلاتا انہیں لے کر اندر بڑھا انکے پیچھے ہی سب اندر داخل ہوئے احکم نے منزہ کا ہاتھ سختی سے تھام لیا جب کے انس کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔۔

پاپا!!

خبردار ! تم جیسا بھیڑیا صفت جانور میرا بیٹا نہیں ہوسکتا یہ کیا کردیا تو نے۔۔یہ کیا کردیا تیری ماں کہتی رہی حمدان ہمارا بیٹا غصے میں پاگل سا ہوجاتا ہے لیکن

میں سمجھتا تھا خود ٹھیک ہوجائے گا غصّے پے قابو پا لے گا لیکن میں غلط تھا بلکل غلط اتنا غلیظ ہے تو۔۔۔حمدان صاحب بولتے بولتے نیچے بیٹھ گئے۔۔انس اپنے باپ کی باتیں سن کر رونے لگا۔۔۔احکم منزہ کے ساتھ چلتا ان تک آیا۔

ہمیں اب چلنا چاہیے۔۔۔ثبوت اور مجرم دونوں آپ کے سامنے ہے۔۔۔۔احکم انہیں کہتا انسپکٹر سے بولا۔احکم کے بولتے ہی انس چیخنے لگا۔۔

چھوڑ دو پاپا اپنے بیٹے کو بتائیں یہ بدکار لڑکی اپنے یار کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔۔۔انس ڈر کر پوری جان لگا کر بول رہا تھا جب تیمور صاحب نے آگے بڑھ کر اسکے گریبان کو پکڑ کر تھپڑ رسید کیا تھا حمدان صاحب سر جھکا کر بیٹھے تھے وہ اگر چاہ بھی سکتے تب بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ احکم انس کی ریکارڈنگ کروا رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فلیٹ سے اتر کر احکم۔اپنی ہیوی بائیک کی طرف بڑھ رہا تھا منزہ اپنا نقاب اتارے اس سے ایک قدم پیچھے چلتی نظریں جھکا کر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں . دبے دیکھ کر دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔۔

بیٹھو! احکم نے ہاتھ چھوڑتے ہوئے بیٹھتے ہوئے اسے کہا جو کوئی بھی جواب دیئے اسکے پیچھے بیٹھ گئی تھی۔

احکم! منزہ نے آہستہ سے اسے پکارا

ہاں۔۔۔احکم نے بولتے ہی ہیلمٹ پہنا۔۔۔منزہ مسکرائی۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔منزہ نے کہتے ہوئے اسکی پشت پر سر ٹیکایا احکم اپنا ایک ہاتھ پیچھے لے جا کر اسکا ہاتھ پکڑ آگے لایا۔۔

مضبوطی سے پکڑنا۔۔۔احکم نے اسکی جانب چہرہ کر کے زور سے کہا منزہ نے دوسرا ہاتھ بھی اسکے گرد حائل کر کے گرفت مضبوط کرلی۔۔

منزہ جلدی آجاؤ بیٹی۔۔۔منزہ۔۔۔ارے او منزہ۔۔۔مدیحہ بیگم راضیہ بیگم اور رباب کے آنے پر تیزی سے منزہ کے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔

وہ جو وارڈروب سے اپنے سارے کپڑے نکال کر نیچے بچھائی چادر پر پھینک رہی تھی اپنی ماں کی آواز پر چونک کر سنجیدگی سے انہیں دیکھنے لگی جو حیرت سے اُسکی کاروائی دیکھ رہی تھیں۔۔

امی کیا ہوا ؟ منزہ نے ہاتھ میں پکڑی ٹی شرٹ نیچے پھینکی۔۔۔

پہلے مجھے یہ بتاؤ اب یہ کیا کرنے چلی ہو۔۔۔۔مدیحہ بیگم آنکھوں کی پتلیوں کو چھوٹی کرتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔

آہ! شادی ہونے والی ہے اب پرانے کپڑے تھوڑی لے کر جاؤں گی اسلئے مہر کو ان میں سے جو چاہیے وہ رکھ لے گی باقی کسی ضرورت مند کو دے دے دُعا ہی مل جائیں گی۔۔۔منزہ گہری سانس لے کر بولتی ہوئی دوبار اپنے کام میں

لگ گئی مدیحہ بیگم اسکی بات سنتے ہی اداس ہو گئیں آنکھ کا کنارہ انگلی کی پور سے پوچھتیں قدم اٹھا کر اسکے نزدیک گئیں۔۔۔

یہ جیکٹ کیوں چھوڑ رہی ہو یہ تو تمہاری سب سے پسندیدہ ہے اسے لینے کے لئے ایک دن کا فاقع یاد نہیں۔۔۔مدیحہ بیگم نے مسکراتے ہوئے جھک کر جیکٹ اُٹھا کر پوچھا منزہ نے ایک نظر انکے ہاتھ میں جیکٹ دیکھ کر نظریں چُرائی۔۔۔

جانتی ہوں امی لیکن یہ پرانی ہوچکی ہے اور پھر احکم ہے نہ اسکی جیب پر قبضہ کرنے کا پورا پورا ارادہ ہے میرا۔۔منزہ بات کا رخ مذاق میں لے گئی۔۔مدیحہ بیگم نے اسکی بات سن کر ایک قدم آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر چپت لگائی۔۔

بے شرم سدھر جاؤ پہلے ہی تمہاری ساس کے مزاج نہیں مل رہے۔۔۔مدیحہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔۔۔

لو بھلا اس میں بے شرمی والی کون سی بات ہوگئی ہے اب میں ابراھیم انکل سے پیسے مانگوں گی انکی بیگم برا نہیں مان جائیں گی اور ویسے بھی میری پیاری امی میں کسی کا حق مارنے تھوڑی جا رہی ہوں مل کر ایش ویش کریں گے سب رضیہ آنٹی سے دوستی شوستی میں کر ہی لوں گی فکر نہ کریں۔۔۔منزہ نیچے بیٹھ کر چادر کو باندھے ہوئے بولے جا رہی تھی جب کے مدیحہ بیگم نم آنکھوں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے مسکراتی ہوئیں اُسکی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

ایکدم دروازہ کھول کر مہر اندر داخل ہوئی منزہ نے چپ ہوکر اُسے دیکھا۔۔

امی آپ منزہ آپی کو بولانے آئیں تھیں اور یہیں باتوں میں لگ گئیں جلدی چلیں منزہ آپی کی ساس نکاح کا جوڑا لائیں ہیں۔۔۔مہر چہک کر بولتی منزہ کا بازو پکڑ کر اٹھانے لگی جو دھک دھک کرتے دل کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

ابو مجھے جیل سے نکلوائیں میں مر جاؤں گا یہاں۔۔۔انس سلاخوں کے تھامے روتے ہوئے اپنے باپ سے بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس منہ سے بات کر رہے ہو تم ایسی اتنا آسان نہیں ہے سمجھے تم کسی کی عزت برباد کرنے سے پہلے انجام سوچ لیتے تو یہ نوبت نہ آتی تمہاری وجہ سے میں کسی سے آنکھ ملانے کے قابل نہ رہا ارے مجھے بولتا شادی کا یہ حرکت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔حمدان صاحب نے غصّے سے اسے سخت آواز میں جھڑکا جو کچھ بھی سنے بغیر صرف روئے جا رہا تھا۔۔۔

مجھ سے غلطی ہوگئی ہے ابو آپ۔۔۔آپ ایک کام کریں مجھے یہاں سے باہر نکلوادیں میں منزہ سے شادی کر لوں گا ہاں یہ ٹھیک۔۔۔آنکھوں کو بڑی کیے وہ پاگلوں کی طرف بول رہا تھا جب کوئی تیزی سے قریب آکر اسکے گریبان پر

جھپٹا حمدان صاحب نے تیزی سے سر گھوما کر اپنے بائیں جانب دیکھا۔۔

منزہ کا نام اپنی گندی زبان سے اب لیا تو تیری زبان کھینچ لوں گا تم جیسے مردوں کی وجہ سے کسی کی بیٹی محفوظ نہیں ہے سالے اپنے نفس کے غلام مرد تو اندر سے کھوکھلا ہے لعنت ہے تجھ پر۔۔احکم غصّے سے چیختے ہوئے بولتے ساتھ پوری قوت سے اُسے دھکّا دے کر اپنے دوست ابراھیم سے پانی کی بوتل لے کر دو تین گھونٹ پی کر حمدان صاحب کو دیکھ کر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬

اوفو! نور اپنا موڈ ٹھیک کرو دفع کرو احکم کو اچھا ہوا جو ہوا وہ تو بہن کی وجہ سے ہم راضی ہوگئے تھے ورنہ تمہارے ابو تو پہلے ہی نہیں چاہ رہے تھے جس طرح وہ اپنے دوستوں کے ساتھ اس لڑکی کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ بدمعاشی کرتا ہے کوئی شریف لڑکی تھوڑی ملنی تھی میرے بھانجے صاحب کو۔۔۔یہ دیکھو کتنا پیارا ہے۔۔۔نورین بیگم اسکے خلاف بولتی ہوئیں نور کو سمجھاتی دُکان میں داخل ہوتے ساتھ ایک سوٹ دکھاتے ہوئے دوسری طرف متوجہ کرنے لگیں۔۔نور انکی بات سن کر مسکرا کر انہیں دیکھ کر سوٹ دیکھنے لگی وہ جانتی تھی اسکی ماں بہلانے کے لئے اسے آج مارکیٹ لائیں ہیں۔۔۔

نور سر جھٹک کر انکے ساتھ خریداری میں لگ گئی جب انیقہ بیگم کو وہیں گاڑیوں کے درمیان کھڑے دیکھا۔۔۔

امی یہ تو وہی ہیں نہ جو منزہ کے گھر آئے ہوئے تھے۔۔۔نور کی نظر اچانک ان پر پڑی جو کھڑی کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے رونا شروع ہوچکی تھیں۔۔نور کے متوجہ کرواتے ہی نورین بیگم اسے لے کر انکی جانب بڑھیں۔۔

شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں احکم کے کہنے پر سادگی سے نکاح کے بعد رخصتی اسکے بعد ولیمہ تہہ ہوا تھا اسے اور منزہ دونوں کو ان تقریبوں میں دلچسپی نہیں تھی۔۔۔لیکن منزہ کے لاکھ منہ بنانے کے باوجود گھر پر ہی ڈھولکی کے ساتھ مایوں کی رسم ہو رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کے آٹھ بج رہے تھے جب گھر میں منزہ کی دوستوں نے رونق لگائی ہوئی تھی۔۔۔۔

مہندی لگا کے رکھنا ڈولی سجا کے رکھنا لینے تجھے ہو منزہ آہے گا تیرا احکم چکنا۔۔۔۔

مہندی۔۔۔۔آؤچ۔۔۔۔شرم نہیں آرہی دلہن بن کر بھی بعض نہیں آرہی ہو جنگلی۔۔۔کرن جو منزہ کے قریب ہی بیٹھی گا رہی تھی چکنا کہنے پر منزہ نے اسے اپنا لہنگا اٹھا کر لات ماری۔۔۔

خبردار کرن کی بچی احکم کہاں سے چکنا ہے ہاں تمہارا وہ چھچھوندرا چکنا ہونے کے ساتھ ٹکلا بھی ہے یہ بکواس اسے سنانا جا کر اور بس بہت ہوگیا میں تھک

گئی ہوں۔۔۔مہر یار کھانا دو انہیں ورنہ یہ ایسے نہیں جانے والی چڑیلیں۔۔۔منزہ نے پھولوں کا ٹیکا ٹھیک کرتے ہوئے گھور کر اسے بولنے کے بعد مہر سے کہا جو اپنی ہنسی ضبط کر رہی تھی۔۔۔کرن ردا ثنا صائمہ۔۔جو اسکی محلے کی دوستیں کمرے میں ہی بیٹھیں تھیں اسے دیکھ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں جب کے کرن تلملا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

تمہیں تو احکم ہی ٹھیک کرے گا بدتمیز۔۔۔کرن کھول کر بولتی ہوئی باہر نکلنے لگی جب منزہ نے مسکراتے ہوئے اُسے کہا۔۔

میری دُعا ہے تمہیں بھی احکم جیسا ہی ملے چلو اب کٹ لو سب۔۔۔۔منزہ کہتے ساتھ اٹھ کر ڈوپٹہ اُتارتی بستر پر بیٹھ کر موبائل پر احکم کو میسج کرنے لگی۔۔۔

دوسری طرف احکم جو اپنے گھر والوں کے سامنے سر جھکا کر کھڑا تھا سر اٹھا کر باری باری سب کو دیکھنے لگا۔۔

رضیہ بیگم نے آگے بڑھ کر ایکدم زور سے اسکے گال پر تھپڑ رسید کیا۔۔

اتنے بڑے ہوگئے ہو کے خود سے فیصلے کرنے لگے ہو ؟ اگر نورین انیقہ کو یہاں لاکر سچائی نہ بتاتیں تو ہمارے ساتھ ہمارا اپنا بیٹا اتنا بڑا دھوکہ کرنے چلا تھا ارے میں تو جانتی تھی جس طرح کے اس لڑکی کے لچھن رہے ہیں ایسا تو ہونا ہی تھا اللہ جانے خود ہی کوئی تعلق ہوگا۔۔

امی بسس بس کریں بہت ہوچکا آپ اسکے بارے میں کچھ نہیں کہیں گی آپ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے اس ذلیل کی ماں نے غلط بیانی کی ہے اور میری خالہ اس میں برابر کی حصّے دار ہیں۔۔۔رضیہ بیگم غصّے سے چیخ چیخ کر بول رہی تھیں جب احکم نے ہاتھ اٹھا کر سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ انہیں کہا۔۔رضیہ بیگم نے اسکی بات سن کر دوبارہ تھپڑ مارنا چاہا جب ابراھیم صاحب نے تیزی سے انکا ہاتھ بیچ میں ہی روک دیا رضیہ بیگم نے آنکھیں پھیلائے حیرت سے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔

جوان بیٹے پر ہاتھ اٹھانا آپ کو زیب نہیں دیتا یہ بات آرام سے بھی ہوسکتی ہے میرے بیٹے نے کسی کی بچی کا پردہ رکھنا چاہا جسے چاک کرنے والوں کے ساتھ تم شامل مت ہو منزہ بچی کو بچپن سے دیکھتے آرہے ہیں رضیہ یوں تم تہمت لگا کر گنہگار مت ہو۔۔۔ابراھیم صاحب پُرسکون لہجے میں کہتے ہوئے انکا ہاتھ چھوڑ کر احکم کی جانب پلٹے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم مجھے تو بتا سکتے تھے۔۔،ابراھیم صاحب نے نرمی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا جس کی پلکیں نم تھیں۔۔۔

میں نہیں چاہتا تھا میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا اس کا قصور نہیں ہے ابّو لیکن اب یہ بات سب کو معلوم ہوجائے گی یہ لوگ منزہ کا جینا حرام کردیں گے ابو آپ امی کو سمجھائیں ورنہ میں اسے یہاں سے لے جاؤں گا ورنہ اسے جان سے مار کرخود جیل چلا جاؤں گا۔۔احکم اپنے باپ کا ہاتھ تھامتے ہوئے بول رہا تھا جب کے اسکی بات سن کر رضیہ بیگم کے ساتھ اسکے بھائی بہن بھی گھبرا گئے احکم کا یہ روپ انکے لیے نیا تھا۔۔

تم جو مرضی کہو احکم اس لڑکی کے ساتھ جو ہوا یہ ہمارا قصور نہیں ہے اب جب اسکے ماں باپ اسے بہو بنانا چاہتے ہیں تو تم کیوں ان لوگوں کو دھمکا رہے ہو۔۔۔رضیہ بیگم نے بے بسی سے اپنے سرپھرے اور ضدی بیٹے سے کہا جو انکی بات پر سب کو ایک نظر دیکھ کر تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

احکم روک جاؤ۔۔۔رضیہ بیگم ایکدم بے چین ہو کر زور سے بولیں۔۔۔

جانے دیں اسے اور ابھی کوئی ایسا قدم مت اُٹھایئے گا کے بعد میں پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہ رہے۔۔۔ابراھیم صاحب انہیں بولتے ہوئے کنپٹی دباتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

ہنزلہ بیٹا۔۔۔رضیہ بیگم اسکی طرف پلٹیں جو نفی میں سر ہلاتا رباب کے کندھے پر بازو پھیلا کر اندر بڑھ گیا۔۔۔

آہ! یا اللہ یہ کیسی آزمائش میں گھیر گئی ہوں میں۔۔۔رضیہ بیگم بڑبڑاتے ہوئے وہیں صوفے پر بیٹھ گئیں۔

رات کے تین بجے کا وقت تھا جب گھر کی بیل لگاتار بجتی گئی۔۔۔

اللہ خیر کون آگیا ہے اتنی رات کو۔۔۔مدیحہ بیگم ہڑبڑا کر جاگتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے اٹھ بیٹھیں.

میں دیکھتا ہوں۔۔۔تیمور صاحب اٹھ کر کمرے سے نکلے مدیحہ بیگم بھی ڈوپٹہ

اوڑھتیں اُن کے پیچھے گئیں۔

جب کے دوسری طرف منزہ بھی غصے میں کمرے سے لاونج میں آئی تھی۔۔۔

تیمور صاحب کے دروازہ کھولتے ہی رضیہ بیگم زاروقطار روتے ہوئے رباب کے ساتھ اندر داخل ہوئیں مدیحہ بیگم اور منزہ دونوں نے گھبرا کر اپنے سینے پے ہاتھ رکھ لیا۔۔

تیمور بھائی ابراھیم کو فون آیا کسی کا وہ ہنزلہ کے ساتھ گئے ہیں میں پوچھ بھی رہی تھی لیکن باہر نکل گئے احکم بھی رات سے گھر نہیں آیا میرا بیٹا ناراض ہوکر گیا تھا۔۔۔رضیہ بیگم کی بات پر منزہ لڑکھڑاتے ہوئے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رضیہ باجی یہ پانی پیئں تیمور فون کر رہے ہیں ان شاءللہ جلد معلوم ہوجائے گا۔۔مدیحہ بیگم پانی کا گلاس انکے ہاتھ میں تھماتے ہوئے تسلی دینے لگیں، رضیہ بیگم نے چند چھوٹے چھوٹے گھونٹ لئے۔۔۔

دوسری طرف منزہ احکم کے نمبر پر کال کرنے کے بعد میسج کر رہی تھی جو ہسپتال کے بستر پر آنکھیں موندے لیٹا تھا پاس ہی شہریار اور ارسلان ڈاکٹر کے ساتھ بات کر رہے تھے احکم کا موبائل سائلنٹ موڈ پر شہریار کے پاس تھا جب کمرے کا دروازہ کھول کر ابراھیم صاحب اور ہنزلہ اندر داخل ہوئے

سامنے ہی احکم کو دیکھ کر تیزی سے اسکے قریب گئے جو سر اور بازو پر پٹی لپیٹے آنکھیں موندے اُن سب کی باتوں سے اب بیزار ہو رہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر میرا بیٹا ٹھیک تو ہے نہ؟ ابراھیم صاحب نے بے چینی سے رخ اُن کی طرف کر کے پوچھا۔۔

اس سے قبل ڈاکٹر جواب دیتے ایکدم ارسلان بول پڑا۔۔۔

گاڑی نے مار دیا میرے بھائی کو اچھے خاصے بائیک پر ہی جا رہے تھے لیکن میرے کہنے پر روڈ کراس کرنے لگے جب کسی اندھے بے رحم نے مار دیا۔۔۔ارسلان بولنے کے ساتھ سر جھکا کر سوں سوں کرنے لگا۔۔احکم نے ہی یہ جھوٹ کہنے کو ان سب سے کہا تھا ورنہ اگر اسکے باپ کو معلوم ہو جاتا کے منزہ نے جن پر گول گپیے کا پانی پھنکا تھا وہی اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اچانک اس پر حملہ آور ہوئے تھے تو ایک بار پھر منزہ سب کی نظروں میں بُری بن جاتی۔۔

ارسلان کی بات پر تیمور صاحب نے گہری سانس لی جب کے ہنزلہ ان کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

منزہ تنگ آکر دوبار لاونج میں آتی رضیہ بیگم کے سامنے جا کھڑی ہوئی ایکدم اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا اسکے ماں باپ دونوں وہاں نہیں تھے جب

کے رضیہ بیگم کے پاس کھڑی رباب نظریں جُھکائے کھڑی تھی۔۔۔

آنٹی۔۔۔امی کہاں ہیں ؟ احکم کا معلوم ہوا ؟ منزہ نے اردگرد نظر دوڑا کر پریشانی سے پوچھا۔۔۔

اس سے قبل وہ دوبارہ اُن سے کچھ کہتی رونے کی آواز پر گھبرا کر اپنی ماں کے کمرے میں داخل ہونے لگی لیکن اندر سے آتی آواز پر چوکھٹ پر ہی روک گئی۔۔۔

یا اللہ یہ کیا ہوگیا ہماری بیٹی کے ساتھ اتنا کچھ ہوگیا تیمور اور میں کیسی ماں ہوں...میں اچھی ماں نہیں ہوں تیمور میں اپنی بیٹی کی حفاظت نہیں کر سکی۔۔یا اللہ۔۔۔زاروقطار ہچکیوں سے روتی ہوئیں وہ خود کو کوس رہی تھیں منزہ سپاٹ چہرے کے ساتھ پلٹ کر قدم قدم چلتی لاونج میں بیٹھی رضیہ بیگم کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔

احکم ایسا نہیں کر سکتا آنٹی۔۔۔منزہ کی آہستہ آواز پر رضیہ بیگم نے آنسوؤں سے لبریز نظریں اٹھا کر اُسکے یقین کو دیکھا۔۔

ہا۔۔۔ہاں میرا بیٹا واقعی ایسا نہیں کر سکتا تم سہی کہہ رہی ہو وہ کبھی بھی ایسا نہیں کرتا وہ اپنی ماں کی طرح دل میں کسی کے لئے بلاوجہ کی نفرت نہیں لے کر پھرتا یہ تو ہم جیسے رکھتے ہیں۔۔۔رضیہ بیگم غائب دماغی سے اُسے کہتیں اپنی جگہ سے اُٹھیں۔۔

منزہ انکی بات سن کر روتے ہوئے مسکرائی

رضیہ بیگم نے اُسے دیکھا۔۔

میں تم جیسی بہو نہیں چاہتی منزہ لیکن میں اپنے اللہ کو ناراض نہیں کرنا چاہتی اس پروردگار نے میرے بیٹے کو تمھارے لئے چنا ہے ایسا فیصلہ کرنا ناممکن سا لگتا ہے لیکن جہاں اللہ کو راضی کرنے کی بات آجائے وہاں یہ سب بے معنی ہے۔۔دیکھو میں نے جذبات میں تمہاری ماں کا دل دکھایا اور میرا بیٹا ہسپتال میں زخمی ہے کہیں اللہ مجھ سے ناراض ہوگیا تو میں اپنے بیٹے کو کھو نہ دوں۔۔۔رضیہ بیگم نے منزہ کے دونوں ہاتھ تھام کر روتے ہوئے کہا منزہ کا دماغ ہسپتالمیں ہی اٹک گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کون سے ہسپتال آنٹی احکم کس ہسپتال میں ہے۔۔۔منزہ ایکدم دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھنے لگی جب رباب کے موبائل پر ہنزلہ کا میسج آیا۔۔۔

امی۔۔۔ہنزلہ کہ رہا ہے وہ لوگ احکم بھائی کو لے کر پہنچنے والے ہیں۔۔۔رباب نے جلدی سے انہیں بتایا تیمور صاحب بھی مدیحہ بیگم کو لے کر کمرے سے نکلے جو منزہ کو ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

منزہ نے انہیں دیکھا تو مسکرائی۔۔۔

امی ہنزلہ کا میسج آیا ہے وہ لوگ گھر آرہے ہیں ویسے آپ کے داماد کو چین نہیں ہے کل شادی ہے اور ہڈیاں تڑوادیں ہا! اب بتائیں زخمی دولہا کیسا لگے

گا۔۔منزہ ماحول کی افسردگی زائل کرنے کے لئے شرارت سے کہتی انکے نزدیک آئی۔۔مدیحہ بیگم نے ہستے ہوئے اسکے گال پر ہلکے سے چپت لگا کر اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔

منزہ کی مسکراہٹ ایکدم غائب ہوئی آنکھوں کو میچ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے انکے گرد حصار کر لیا۔۔

شام کا وقت تھا ایسے میں احکم کاٹن کا شلوار قمیض پہنے نکھرا نکھرا سا وہیں کرسی پر اپنے دوستوں اور بھائی کے ساتھ بیٹھا تھا جب موبائل پر بپ ہوئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احکم نے پٹی بندھے ہاتھ سے موبائل جیب سے نکال کر دیکھا جب کے سر پر گہرا زخم نہ ہونے کی وجہ سے ماتھے کے ایک طرف ثنی پلاسٹ لگایا ہوا تھا۔۔۔

منزہ کا نام دیکھ کر اس نے واٹس ایپ کھولا۔۔

احکم دلہن بننے کا آئیڈیا کس کا ہے اف جانتے ہو میں کبھی دلہن نہیں بنی ہوں بیٹھے بیٹھے میری کمر کی قبر بننے لگی ہے۔۔۔۔منزہ کا میسج پڑھ کر احکم اپنا قہقہ ضبط کرتے اُسے جواب لکھنے لگا جو بیوٹیشن کو تپا چکی تھی۔۔۔

میڈم یہ آپ کے سسرال کے ساتھ میرا بھی حکم ہے تمیز سے بیٹھ کر تیار ہو

تنگ مت کرو ورنہ ایسا نہ ہو پارلر سے ہی نکال دیں اور دوسری بات ہر لڑکی پہلی بار ہی دلہن بنتی ہے۔۔۔احکم کے میسج بھیجنے پر وہ جو آنکھوں پر آئی شیڈ لگوا رہی تھی منزہ کے روکنے پر صبر کے گھونٹ بھرتی پیچھے ہوئی۔۔

ہاتھ لگا کر تو دکھائیں پیسے دئے ہیں کوئی مفت میں تھوڑی بیٹھی ہوں اور یہ پہلی بار کا بہت معلوم ہے تمہیں فلمے ڈرامے نہیں دیکھتے کتنی بار دلہنوں کی طرح سجتی ہیں اپنی اصل شادی میں بھی ایسا لگتا ہے جیسے کسی ڈرامے کی شوٹنگ ہو۔۔منزہ نے لکھ کر جواب بھیج کے کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندی جب مہر نے ہاتھ سے موبائل کھینچ کر اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

میرا موبائل۔۔۔منزہ نے گھبرا کر آنکھیں کھول کر تیزی سے ارد گرد نیچے دیکھنا شروع کیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اففف! منزہ آپی میرے پاس ہے آپ کا موبائل جلدی سے تیار ہوں بہت وقت ہو چکا ہے۔۔۔مہر اپنا ماتھا پیٹتی بول کر جلدی سے وہاں سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

بہت ہلکے لینے لگے ہیں سب مجھے خیر بعد میں بتاتی ہوں اسے تو۔۔آپ کھڑی کیوں ہیں جلدی کریں آکر۔۔۔منزہ منہ بنا کر سامنے کھڑی لڑکی سے بولی جو اسے گھورتے ہوئے دوبارہ کام میں لگ گئی تھی۔۔۔

منزہ دلہن بنی گھونگھٹ کیئے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی جب برات آنے کا سنتے ہی اسکا دل دھک دھک کرنے لگا۔۔۔

گھونگھٹ اٹھا کر اس نے کمرے میں نظر دوڑائی۔۔۔باہر سے لوگوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ایکدم اسے اپنے کمرے میں تنہا ہونے پر گھبراہٹ ہونے لگی۔۔۔

اس سے قبل وہ باہر نکلتی کمرے کا دروازہ کھول کر اسکی دوستیں اور مہر اندر داخل ہوئیں۔۔

چلو بھئی آفت۔۔۔کرن اُسے دیکھنے کے بعد آنکھیں گھوما کر بولی منزہ نے آگے بڑھ کر اسکے بال خراب کیے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جنگلی ہو پوری۔۔۔

اوئے خبردار اب کچھ کہا تو بھوکی نکالی جاؤ گی اس گھر سے۔۔منزہ نے اسکے کہنے پر گردن اکڑا کر کہا جس پر سب ہنستی ہوئی منزہ کو باہر لے گئیں۔۔

نکاح کی رسومات کے بعد کھانا کھول گیا۔۔۔

احکم بھائی دل میں۔۔۔اس سے قبل شہریار اپنی بات جاری رکھتا ارسلان نے تیزی سے اُسے ٹوکا۔۔۔

بھائی چپ رہ تو ہم سمجھ گئے۔۔۔

ہاہاہاہا!! احکم نے ابراھیم کے ہاتھ پے ہاتھ مارا ابراھیم آج اسکی شادی میں شریک تھا احکم اپنے دوست کا احسان مند تھا جس نے انس کو کڈنیپ کرنے میں اُسکی مدد کی تھی۔۔۔

رضیہ بہت مبارک ہو تمہیں لیکن یہ اچانک تم نے اپنے بیٹے کا رشتہ یہاں کیوں کردیا تم جانتی نہیں ہو یہ لڑکی کم مرد مارنی زیادہ ہے آئے ہائے میرے مدثر کو کتنی بار مار چکی ہے۔۔۔ریحانہ بیگم ناگواری سے رضیہ بیگم کو آہستہ سے بول رہی تھیں جب ہنزلہ کو قریب آتے دیکھ کر چُپ ہوئیں۔۔۔

امی ابو کہ رہے ہیں اب چلنے کی کریں۔۔۔۔ہنزلہ ایک نظر ریحانہ بیگم کو مسکرا کر دیکھتا اپنی ماں سے بولا۔۔

رضیہ بیگم نے اسکی بات سن کر ریحانہ بیگم کو دیکھا پھر ہنزلہ کو۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔اچھا ریحانہ اپنے بیٹے کا جب رشتہ کرو تو دعوت نامہ لازمی دینا میں بھی تمہاری نیک بہو کو دیکھنے آؤں گی۔۔۔رضیہ بیگم مسکرا کر طنزیہ لہجے میں بولتیں ہنزلہ کے ساتھ آگے بڑھ گئیں۔۔

منزہ سب سے مل کر احکم کے بازو کو کہنی سے تھامے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلنے لگی جو ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد کنکھیوں سے اسکے سجے سنورے روپ کو دیکھے جا رہا تھا۔۔زندگی میں پہلی دفعہ منزہ تیمور لڑکیوں کی طرف سجی

تھی چونکہ گھر ساتھ ہی تھا اسلئے دونوں سب کے ساتھ چلتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تھے دونوں کا استقبال بہت شاندار طریقے سے ہوا۔۔۔

ہاہاہا!! احکم دونوں کا ناچنا تو دیکھو۔۔۔۔۔منزہ ہاتھ لبوں پر رکھے ہنستے ہوئے احکم کی جانب جُھکی اُسے شہریار اور ارسلان کی طرف متوجہ کرواتے ہوئے بولی احکم نے منزہ کی بات سن کر اسے دیکھا جو بلکل نزدیک کھڑی تھی۔۔۔احکم اسے دیکھے جا رہا تھا جو مسکراتے ہوئے ان سب کو بھنگڑے ڈالتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

اچانک کسی کے کندھے پر ہاتھ رکھنے سے وہ چونکا۔۔۔

رضیہ بیگم دونوں کو اندر آنے کا اشارہ کر رہی تھیں احکم مسکرا کر سر جھٹک کر مضبوطی سے منزہ کا ہاتھ تھام کر چلنے لگا منزہ نے چونک کر اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھا پھر شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ قدم بڑھانے لگی دونوں کو اندر لاکر صوفے پر بٹھایا چند رسموں کے بعد ہی منزہ کو گرمی اور لباس اور زیورات کی وجہ سے گھبراہٹ ہونے لگی۔۔

احکم جو ساتھ ہی بیٹھا تھا اٹھ کر جانے لگا جب بے ساختہ منزہ نے اسکا آستین پکڑا احکم نے چونک کر اسے دیکھا جب کے منزہ کے اس طرح کرنے پر سب دوست ہوٹنگ کرنے لگے۔۔

منزہ ایکدم شرمائی گئی احکم مسکراتے ہوئے اسکی طرف جھکا۔۔

فرمائیں۔۔۔۔

تنگ مت کرو۔۔۔احکم کے محبت بھرے انداز سے پوچھنے پر منزہ نظر جُھکا کر بولی۔۔۔احکم حیرت سے اُس کے شرمانے کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔

تھوڑی دیر میں منزہ نے رباب سے کہا جس کے بعد اسے احکم کے کمرے میں لے جایا گیا جب کے احکم اپنے دوستوں کے ساتھ گیٹ کے پاس ہی کھڑا ہنسی مذاق کر رہا تھا جب جیب میں رکھا اسکا موبائل بجنے لگا۔۔۔

احکم نے چونک کر موبائل نکال کر انسپکٹر حیدر کی کال دیکھ کر تعجب سے ان سب سے فیصلے پر آیا۔۔۔

السلام علیکم! انسپکٹر صاحب۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں آتے ہی منزہ گھوم کر جائزہ لیتی مسکرا کر گلابوں سے بنے دل کو دیکھنے لگی جس میں ویلکم لکھا ہوا تھا بیڈ کے چاروں طرف گلاب اور موتیے کی لڑیوں کے ساتھ نیٹ کے سفید پردے لٹکے ہوئے تھے جب کے جا بجا خوشبو والی موم بتیاں رکھی ہوئی تھیں۔۔۔منزہ ایک ایک چیز کو بہت چاہت سے دیکھ رہی تھی کمرے میں اے سی کی ٹھنڈک کی وجہ سے وہ پُرسکون کھڑی تھی جب دروازہ کھولنے کی آواز پر پلٹی۔۔۔

احکم دروازے پر سنجیدگی سے کھڑا کمرے کو دیکھ رہا تھا منزہ مسکرا کر چھوٹے

چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے مقابل آئی۔۔۔

احکم نے ایک نظر اُسے دیکھا پھر پلٹ کر دروازہ لاک کر کے اُسکی جانب رخ کیا۔۔۔

کیا ہوا؟ منزہ نے اسکی خاموشی دیکھ کر پوچھا۔۔

ہاہ! انسپکٹر کا فون آیا تھا انس نے حوالت میں اپنے ساتھ والے مجرم کو غصّے میں اسی کے بلیڈ سے قتل کرنے کے بعد خود کو بھی ختم کر دیا۔۔۔۔احکم نے اسے بتا کر ایک قدم آگے بڑھ کر منزہ کو اپنے گلے لگایا منزہ نے گہری سانس لے کر اسکے سینے میں چہرہ چھپا کر آنکھوں کو موند لیا۔۔

وہ پاگل تھا منزہ۔۔۔۔۔احکم نے دھیرے سے کہتے ہوئے نظریں جھکا کر سینے سے لگی منزہ کو دیکھا جس نے اُسکی بات سن کر سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

اور تم دیوانے۔۔۔منزہ نے شرارت سے کہتے ہوئے اسکی ناک دبا کر دوڑ لگانا چاہی لیکن لہنگے میں ہی الجھ کر گرنے لگی احکم نے تیزی سے اُسے گرنے سے روکا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

منزہ۔۔۔۔ایک بات بتاؤ۔۔۔منزہ۔۔۔سن رہی ہو یا نہیں۔۔۔۔منزہ شب خوابی کے لباس میں بالوں کو کھولے جو نا کٹوانے کی وجہ سے کندھوں سے نیچے آنے لگے تھے ٹیبل کے پاس نیچے بیٹھی پھولوں کی پتییوں کو توڑ رہی تھی احکم

www.neweramagazine.com

کی آواز پر چونک کر اسے دیکھنے لگی جو اُسی کی گود میں سر رکھے اُسے سوچوں میں گم دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہمم سُن رہی ہوں۔۔۔منزہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کبھی محبت کی ہے؟ احکم کے سوال پر وہ لمحے بھر کے لئے سن رہ گئی۔۔۔۔

پہلے تم بتاؤ۔۔۔منزہ نے اپنے تیز دھڑکتے دل کو قابو کرتے ہوئے نظر چُرا کر پوچھا۔۔احکم اسکے سوال پر اٹھ کر اسی کے انداز میں ساتھ بیٹھا۔۔۔

ہاں! کبھی کی ہی نہیں میں اس جذبے سے انجان تھا۔۔۔احکم اتنا بول کر چپ ہوا منزہ نے اسکے تھا پر چونک کر اُسے دیکھا دونوں ایک دوسرے کے نزدیک قالین پر بیٹھے تھے کمرے میں صرف موم بتیوں کی روشنیاں تھیں دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جب منزہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

تھا مطلب؟

تھا مطلب منزہ احکم یہ تب تک تھا ہے میں بدلہ جب تمہیں خون میں بیہوش پایا۔۔۔تمہیں کچھ ہو جانے کا خوف ایک رات سکون سے سونے نہیں دے رہا تھا۔۔۔میں بس اتنا جانتا ہوں جو ہوا اُس میں تمہارا قصور نہیں ہے میں تمہیں بچپن سے جانتا ہوں۔۔۔احکم نے آہستگی سے مسکراتے ہوئے اسکے گال پر ہاتھ رکھا منزہ آنکھوں میں نمی لائے احکم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مسکرانے لگی۔۔۔

اہم۔۔۔ویسے بریانی مجھے پسند ہے۔۔۔احکم نے اچانک گلا کھنکھار کر آنکھیں

گھومائیں۔

منزہ اسکی بات پر سوچ میں پڑ گئی۔۔۔اچانک اُسے نور یاد آئی۔۔۔

میں سیکھ جاؤں گی یوٹیوب سے ورنہ رضیہ امی ہیں نہ۔۔۔منزہ نے گردن اکڑا کر اُسے جواب دیا جو رضیہ امی کہنے پر حیرت سے اسے دیکھ کر رہ گیا تھا منزہ اپنی بات مکمل کرکے اٹھ کر بستر کی طرف بڑھ گئ

اگلے چند دن ولیمے اور دعوتوں سے احکم اور منزہ دونوں ہی بیزار ہونے کے ساتھ تھک چکے تھے۔۔ایک ہفتہ دونوں کو اسی میں گزر گیا آج جا کر دعوتوں سے انکی جان چھوٹی تھی۔۔۔

احکم جلدی سے اٹھو ورنہ میں جا رہی ہوں رضیہ امی کے ساتھ۔۔۔منزہ ڈوپٹے کو سہی سے سیٹ کرتے ہوئے احکم سے کہ کے اپنے کام میں مگن ہوگئ

ڈوپٹہ سہی سے لینا اسے رباب اور احکم سکھاتے رہے تھے۔۔۔

منزہ کی بات پر احکم نے مونڈی مونڈی آنکھوں سے اُسے دیکھا جس کے ماتھے پر بل آئے ہوئے تھے۔۔۔

احکم مسکراتے ہوئے اٹھ کر اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوا پھر کندھوں سے تھام کر اسکا رخ اپنی جانب کر کے ڈوپٹہ سیٹ کرنے لگا منزہ جو کچھ کہنے والی تھی مسکرا کر لاڈ

سے اُسکی گردن کے گرد اپنے ہاتھ باندھ کر مسکراتے ہوئے احکم کو دیکھنے لگی۔۔

اب بتاؤ یہ ساس بہو کی سواری کس جنگ پے جا رہی ہے۔۔۔احکم اسکی کمر کے گرد دونوں بازو حمائل کر کے پوچھنے لگا۔۔۔

رضیہ امی کل سے مجھے کھانا بنانا سیکھا رہی ہیں ہائے ایک بار مجھے بریانی آجائے پھر دیکھنا روز نہیں بلکہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن بریانی۔۔۔کیسا۔۔۔منزہ نے پُرجوش انداز میں احکم سے کہا جس نے اسکی معصومیت پے گہری مسکراہٹ کے ساتھ اُسے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔۔۔۔

ہیوی بائیک کے پاس کھڑا وہ سیگریٹ کے کش لیتا اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا جب منزہ ہاتھ میں جھاڑو پکڑے باہر آئی۔۔

السلام علیکم بھابھی۔۔۔۔شہریار اور ارسلان دونوں نے اسے تیزی سے آتے دیکھ کر سلام کیا

وعلیکم السلام اور اللہ حافظ تم دونوں چلو نکلو گھر سے۔۔۔منزہ نے کہتے ساتھ جھاڑو باری باری دونوں کے سامنے کیا۔

منزہ۔۔۔۔احکم نے اسے ٹوکا جو دونوں کو چھوڑ کر احکم کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

کیا ہے؟

...یہی سوال میرا ہے۔۔یہ کیا کر رہی ہو

ہاہاہا۔۔۔احکم بھائی ہماری بھابھی اس طرح کرتی ہوئیں محلّے کی خالہ لگ رہی ہیں۔۔۔۔شہریاں نے ہنستے ہوئے احکم سے کہتے ہی گھبرا کر باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔۔۔

ہاہ!! احکم وہ مجھے خالہ کہ کر چلا گیا اب دوبارہ آیا نہ میں اسکا سر پھاڑ دوں اور تم اب یہاں کس خوشی میں کھڑے ہو۔۔منزہ نے جھاڑو زمین پر پھینک کر دانت پیستے ہوئے کہتے ارسلان کو دیکھ کر بھڑاس نکالی احکم کے جانے کا اشارہ کرتے ہی ارسلان گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

منزہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا پھر احکم کو دیکھ کر ہاتھ بڑھا کے اسکے لبوں سے دبا سیگریٹ نکال کر دور اُچھالا۔۔۔

کم پیا کرو۔۔۔منزہ بول کر جھک کر جھاڑو اٹھا کر جانے لگی احکم نے مسکرا کر اُسے دیکھا جو اُسکی وجہ سے گھر کے ہر کام کو کرنے کی کوشش میں بگاڑ دیتی تھی لیکن وہ جانتا تھا اسکی منزہ تیمور سب سیکھ جائے گی اور وہ ہمیشہ اسکے ساتھ تھا۔۔

یہی سب سوچتا وہ اندر بڑھ گیا جہاں منزہ صوفے کی پشت پے سر گرائے آنکھیں موندھے ہوئے تھی۔۔۔

احکم ارد گرد دیکھتا جھک کر اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر اسی کے ساتھ بیٹھ گیا۔

احکم نیند آ رہی ہے۔۔۔منزہ نے اسکے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو کمرے میں یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔احکم نے اُسے دیکھ کر کہا جس نے کندھے سے سر اٹھا کر اُسے دیکھا تھا۔۔۔

لیکن میرے پیروں میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔

ہا! میں ہوں نا آجاؤ۔۔۔منزہ کے آنکھیں پٹپٹا کر کہنے پر احکم گہری سانس لے کر مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔

منزہ اُسے کھڑا ہوتا دیکھ کر خود بھی مسکرا کر تیزی سے کھڑی ہوئی۔۔۔احکم اسکی پھرتی دیکھ کر گھورتے ہوئے اسے کندھے پر ڈال کر کمرے کی طرف جانے لگا۔۔

جب کے منزہ صدمے میں چلی گئ وہ جو سمجھ رہی تھی فلموں کی طرح احکم نرمی سے گود میں اُٹھائے گا لیکن وہ کیوں بھول گئ احکم ابراھیم سیدھے کام کم ہی کرتا ہے۔۔

کمرے میں پہنچتے ہی احکم نے اسے بستر پر پھینکا۔۔۔

خوش؟احکم نے اُسے چھوڑتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے پوچھا منزہ نے پاس رکھا تکیہ اٹھا کر اُس کی طرف اُچھالا۔جب کے کمرے کے باہر سے گزرتے ہنزلہ اور رباب اندر سے دونوں کی نوک جھونک سے محظوظ ہوتے

مسکرا کر آگے بڑھ گئے۔۔۔۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews